بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء ۸۰)

جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا

مشکوٰۃ شریف

مترجم اردو

جلد سوئم

مؤلفہ

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

مترجم

جناب مولانا عبد العلیم علوی

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ

کراچی، لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الْفِتَنِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۱۴۷ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَّا تَرَكَ شَيْئًا يَّكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَّسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهٗ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فِتنوں کا بیان

پہلی فصل

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور اس وقت سے لے کر قیامت تک جو کچھ ہونا تھا اس کا ذکر کیا یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا وہ بھول گیا میرے یہ ساتھی اس کو جانتے ہیں ان میں سے کوئی چیز ظہور پذیر ہوتی ہے جس کو میں بھول چکا ہوتا ہوں تو اس کو دیکھ کر مجھے یاد آجاتا ہے جیسے ایک آدمی کسی آدمی کا چہرہ یاد رکھتا ہے جب وہ غائب ہوتا ہے پھر جب اس کو دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۱۴۸ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَّا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فتنے دلوں پر پیش کیے جائیں گے جس طرح بوریہ پر ایک ایک تنکا پیش کیا جاتا ہے پس جس دل میں وہ ملا دیا گیا تو اس میں ایک سیاہ نکتہ ڈال دیا جاتا ہے اور جو دل اس کا انکار کرے اس میں ایک سفید نشان لگایا جاتا ہے۔ پس دل دو قسموں میں بٹ جائیں گے ایک سفید سنگ مرمر کی طرح چنانچہ جب تک آسمان و زمین موجود ہیں اس کو کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور دوسرا سیاہ راکھ کی طرح الٹے برتن کی مانند ہے کسی نیک کام کو وہ پہچانے گا

مُجَخِّيًا لَّا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَّلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نہیں اور نہ کسی بُرے کام کو بُرا جانے گا مگر خواہش نفس جو اس کو پلا دی گئی ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۱۴۹ وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ وَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَّيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو دو حدیثیں بیان کی ہیں ان میں ایک کو میں نے دیکھ لیا ہے اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں ہم کو آپ نے حدیث بیان کی کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اتری پھر انہوں نے قرآن کو جانا پھر انہوں نے سنت کو جانا اور اس کے اٹھ جانے کے متعلق آپ نے بیان فرمایا کہ آدمی سوئے گا کہ اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی اس کا نشان اس کے دل میں تل (خال) کی طرح رہ جائے گا۔ پھر ایک دفعہ کا سونا سوئے گا کہ اس کو بھی قبض کر لیا جائے گا۔ اس کا نشان آبلہ کی طرح رہ جائے گا جیسے انگارہ ہے جس کو پاؤں پر لڑھکائے پس آبلہ ہو جائے وہ پھول جائے اس کو تو ابھرا ہوا دیکھے گا اور اس میں کچھ بھی نہ ہوگا لوگ بیع و شرا کریں گے اور کوئی بھی امانت ادا نہیں کریگا۔ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانتدار آدمی ہے اور کہا جائے گا فلاں آدمی کس قدر عقلمند اور خوشگو ہے کس قدر چالاک قوی ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

۵۱۵۰ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُّدْرِكَنِي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کرتے اور میں آپ سے شر کے متعلق سوال کرتا اس بات کے خوف سے کہ مجھ کو نہ پہنچے حذیفہ نے کہا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم جاہلیت اور شر میں تھے اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو لایا۔ پس کہا

وَّشَرٍّ فَجَآءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهٗ قَالَ قَوْمٌ يَّسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَ يَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰٓى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْٓ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (متفق علیہ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَآءُ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ الْاَمِيْرَ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ

اس خیر کے بعد کچھ شر ہے فرمایا ہاں میں نے کہا اور اس شر کے بعد پھر خیر ہوگی فرمایا ہاں اور اس میں کدورت ہوگی میں نے کہا اور اس کی کدورت کیا ہے فرمایا کچھ لوگ ہوں گے جو میری راہ کے سوا اور راہ اختیار کریں گے اور میری راہ کے علاوہ اور راہ دکھلائیں گے ان کے بعض کاموں کو تو پہچانے گا بعض کا انکار کرے گا میں نے کہا اس خیر کے بعد شر ہوگی، فرمایا کہ ہاں جہنم کے دروازے کی طرف بلانے والے ہوں گے جو ان کی بات مانے گا اس کو دوزخ میں ڈالیں گے میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ان کی صفت بیان کریں۔ فرمایا وہ ہماری قوم میں ہوں گے اور ہماری زبان میں کلام کریں گے میں نے کہا آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں اگر مجھ کو ایسا وقت پائے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑ۔ میں نے کہا اگر ان کی جماعت اور ان کا امام نہ ہو۔ فرمایا ان سب فرقوں سے علیحدہ ہو جا اگر تو درخت کی جڑ چبا دے یہاں تک کہ تجھ کو موت پالے اور تو اس حالت پر ہو (متفق علیہ، مسلم کی روایت میں ہے) فرمایا میرے بعد امام ہوں گے جو میری راہ پر نہیں چلیں گے اور نہ میرے طریقے کو اختیار کریں گے اس زمانے میں کتنے ہی لوگ ہوں گے جن کے دل شیطانوں کے ہوں گے انسانی جسموں میں حذیفہؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اس وقت میں کیا کروں اگر ایسا وقت میں پالوں، فرمایا تو اپنے امیر کی اطاعت کر اور جو کچھ وہ کہے اس کو سن اگرچہ تیری پیٹھ پر مارا جائے اور تیرا مال پکڑا جائے پھر بھی تو سمع و طاعت اختیار کر۔

وَاطِعْ۔

۵۱۵۱/۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّیُمْسِیْ كَافِرًا وَّیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَّیُصْبِحُ كَافِرًا یَّبِیْعُ دِیْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے فتنوں سے پہلے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے نیک اعمال میں جلدی کرلو ایک شخص صبح مومن ہوگا شام کو کافر ہوجائے گا شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر ہوگا اپنے دین کو دنیا کے سامان کے بدلے میں بیچ ڈالے گا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۱۵۲/۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلنَّائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَقْظَانِ وَالْیَقْظَانُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ فَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَسْتَعِذْ بِهٖ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب فتنے پیدا ہوں گے ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا جو شخص اس کی طرف جھانکے گا اس کو کھینچ لے گا جو شخص خلاصی یا پناہ کی جگہ پائے اس کو چاہیئے کہ اس کے ساتھ پناہ پکڑے (متفق علیہ، مسلم کی ایک روایت میں ہے فرمایا فتنے ہوں گے ان میں سونے والا بیدار سے بہتر ہے اور بیدار کھڑے ہونے والے سے بہتر ہے کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہے جو شخص بھاگنے کی جگہ یا پناہ پائے پس چاہیئے کہ اس کے ساتھ پناہ پکڑے۔

۵۱۵۳/۷ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ اِلَیْهَا اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ فتنے پیدا ہوں گے خبردار بہت سے فتنے پیدا ہوں گے خبردار بہت سے فتنے پیدا ہوں گے پھر ایک بہت بڑا فتنہ ہوگا اس میں بیٹھنے والا چلنے والے سے بہتر اور اس میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا خبردار جس وقت فتنہ واقع ہوجائے جس کے پاس اونٹ ہوں وہ

فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اپنے اونٹوں کو جا ملے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے ساتھ جا ملے جس کی زمین ہو وہ اپنی زمین کو جا ملے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول جس کے پاس اونٹ یا بکریاں اور زمین نہ ہو فرمایا وہ اپنی تلوار کی طرف قصد کرے اور تلوار کی تیز دھار پر پتھر مارے پھر جلد بھاگ جائے اگر بھاگ سکے اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟ تین مرتبہ آپ نے فرمایا تو ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول آپ خبر دیں اگر مجھ کو مجبور کر کے دونوں صفوں میں سے کسی ایک کی طرف نکالا جائے پھر کوئی آدمی مجھ کو تلوار مارے یا کوئی تیر آ کر مجھ کو لگے اور قتل کر ڈالے۔ فرمایا وہ اپنے اور تیرے گناہ کے ساتھ پھرے گا اور دوزخیوں سے ہوگا۔

روایت کیا اس کو مسلم نے

۵۱۵۴/۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ آدمی کا بہترین مال بکریاں ہوں وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے قطرات گرنے کی جگہوں پر ان کے پیچھے جائے گا اپنے دین کو لے کر فتنوں سے بھاگے گا۔

روایت کیا اس کو بخاری نے

۵۱۵۵/۹ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہؓ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے ٹیلوں کی طرف جھانک کر فرمایا کیا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جس کو میں دیکھتا ہوں صحابہؓ نے عرض کیا نہیں فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں تمہارے گھروں میں اس طرح گر رہے ہیں جس طرح بارش گرتی ہے۔

(متفق علیہ)

۵۱۵۶/۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نے فرمایا میری امت کی ہلاکت قریش کے نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔

روایت کیا اس کو بخاری نے

۵۱۵۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ قریب ہوجائے گا اور علم اُٹھا لیا جائیگا فتنے ظاہر ہوں گے بخل ڈالا جائے گا ہرج بہت ہوگا صحابہؓ نے عرض کیا ہرج کیا ہے فرمایا قتل

(متفق علیہ)

۵۱۵۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَّا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قاتل کو معلوم نہیں ہوگا کہ کس سبب سے اس نے قتل کیا اور مقتول کو یہ علم نہیں ہوگا کہ اسے کس سبب سے قتل کیا گیا کہا گیا ایسا کس طرح ہوگا فرمایا کہ ہرج ہوگا اس میں قاتل و مقتول دونوں دوزخ میں ہوں گے۔ مسلم

۵۱۵۹ وَعَنْ مَّعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتنے کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کا ثواب رکھتی ہے۔

روایت کیا اس کو مسلم نے

۵۱۶۰ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَإِنَّهٗ لَا يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهٗ أَشَرُّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَّبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت زبیرؓ بن عدی سے روایت ہے کہ ہم انس بن مالکؓ کے پاس آئے اور ان سے حجاج کے بُرے سلوک کی شکایت کی جس سے ہم دوچار تھے، فرمایا صبر کرو تم پر جو زمانہ بھی آئے گا وہ پہلے سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے جا ملوگے یہ بات میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے۔

روایت کیا اسکو بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۱۶۱ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰى اَنْ تَنْقَضِیَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَّعَهٗ ثَلٰثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَاسْمِ قَبِيْلَتِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

دُوسری فصل

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم میں نہیں سمجھ سکا کہ میرے دوست بھول گئے ہیں یا بھولنے کا اظہار کر رہے ہیں اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے ختم ہونے تک پیدا ہونے والے ہر ایسے فتنے کے قائد جس کے تابعداروں کی تعداد تین سو یا زیادہ ہوگی کا نام بتلا دیا اور اس کے باپ اور قبیلے کا نام بھی بتلایا۔

روایت کیا اس کو ابوداؤد نے

۵۱۶۲ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِیَ الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنی امت پر گمراہ اماموں کا خوف رکھتا ہوں جس وقت میری امت میں تلوار رکھ دی گئی۔ قیامت تک نہ اٹھائی جائے گی۔

روایت کیا اس کو ابوداؤد نے ترمذی نے

۵۱۶۳ وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكًا ثُمَّ يَقُوْلُ سَفِيْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِیْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَةً وَعُثْمَانَ اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ وَّعَلِیٍّ سِتَّةً (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت سفینہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے خلافت تیس سال تک رہے گی پھر بادشاہت میں تبدیل ہو جائے گی سفینہؓ نے کہا ابوبکرؓ کی خلافت دو سال عمرؓ کی خلافت دس سال عثمان کی خلافت بارہ سال علیؓ کی خلافت چھ سال کل تیس سال ہوئی۔

روایت کیا اس کو احمد، ترمذی، ابوداؤد نے

۵۱۶۴ وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهٗ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا اس خیر کے بعد شر ہوگی جیسا کہ اس سے پہلے بھی شر تھا فرمایا ہاں میں نے کہا اس میں بچاؤ کا کیا راستہ ہے فرمایا تلوار میں نے کہا تلوار کے بعد اہل اسلام باقی رہیں گے

بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُوْنُ إِمَارَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ تُنْتَجُ الْمُهُرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِّنْهُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

فرمایا ہاں فساد پر امارت ہوگی اور کدورت پر صلح ہوگی میں نے کہا پھر کیا ہوگا فرمایا پھر گمراہی کی طرف بلانے والے پیدا ہوں گے۔ اگر زمین میں اللہ کا خلیفہ ہو جو تیری پیٹھ پر کوڑے مارے اور تیرا مال پکڑے پھر بھی تو اس کی اطاعت کر اگر خلیفہ نہ ہو تو اس حال میں مر کہ کسی درخت کی جڑ کو لازم پکڑنے والا ہو میں نے کہا پھر کیا ہوگا فرمایا پھر دجّال نکلے گا اس کے ساتھ پانی کی نہر اور آگ ہوگی جو اس کی آگ میں گر پڑا اس کا اجر ثابت ہو گیا اور اس کا بوجھ اُتار گیا اور جو کوئی اس کی نہر میں گر پڑا اس کے گناہ کا بوجھ واجب ہوا اور اس کا اجر اتار گیا حضرت حذیفہؓ نے کہا میں نے کہا پھر کیا ہوگا فرمایا گھوڑی کا بچّہ پیدا ہوگا ابھی وہ سواری کے قابل نہیں ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی ایک روایت میں ہے کہ کدورت پر صلح ہوگی اور ناخوش پر اجتماع ہوگا میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ الھدنۃ علی دخن کا کیا مطلب ہے فرمایا لوگوں کے دل اس حالت پر نہیں لوٹیں گے جس پر وہ پہلے ہوں گے میں نے کہا کیا اس خیر کے بعد شر ہوگی فرمایا اندھا بہرا فتنہ ہوگا کہ دوزخ کے دروازوں کی طرف بلانے والے ہوں گے اگر اے حذیفہؓ تو ایسی حالت میں مرے کہ تو درخت کی جڑ کو لازم پکڑنے والا ہو تو تیرے لیے بہتر ہے اس سے کہ تو ان میں سے کسی کی پیروی کرے (ابوداؤد)

۵۱۶۵/۱۹ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفًا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوْتَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گدھے پر سوار تھا جب ہم مدینہ کے گھروں سے آگے بڑھے آپ نے فرمایا اے ابوذرؓ جس وقت مدینہ میں ایسی بھوک ہوگی کہ تو اپنے بستر سے کھڑا ہو کر مسجد نہیں جا سکے

إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ جُوعٌ تَقُومُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتَّى يَجْهَدَكَ الْجُوعُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفْ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتَّى أَنَّهُ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ أَحْجَارَ الزَّيْتِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَأْتِي مَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَأَلْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذًا قُلْتُ فَكَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلَى وَجْهِكَ لِيَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

گا یہاں تک کہ بھوک تجھ کو مشقت میں ڈال دے گی اس وقت تیرا کیا حال ہوگا میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا پارسائی اختیار کر اے ابوذرؓ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب مدینہ میں موت واقع ہوگی کہ ایک گھر غلام کی قیمت کو پہنچ جائے گا یہاں تک کہ ایک قبر کی جگہ غلام کی قیمت کو پہنچ جائے گی میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا صبر اختیار کر۔ اے ابوذرؓ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب مدینہ میں قتل ہوگا کہ خون احجار الزیت کو ڈھانک لے گا۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے، فرمایا جس سے تو ہے اس کے پاس چلا جا میں نے کہا اور میں اپنے ہتھیار پہن لوں فرمایا اس وقت تو ان لوگوں میں شریک ہو جائے گا میں نے کہا میں کیا کروں اے اللہ کے رسول فرمایا اگر تو ڈرے کہ تلوار کی چمک تم پر روشن ہو اپنے چہرے پر کپڑے کا کنارہ ڈال لے تاکہ وہ اپنے اور تیرے گناہ کے ساتھ لوٹے۔

روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۱۶۶/۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُبْقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَإِيَّاكَ وَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو ناکارہ لوگوں میں رہنے لگے گا ان کے عہد اور امانتیں رَل مِل جائیں گے اور وہ اختلاف کریں پس اس طرح ہو جائیں گے آپ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں عبداللہ نے عرض کیا آپ مجھ کو کس بات کا حکم دیتے ہیں فرمایا جس کو تو حق سمجھتا ہے اس کو لازم پکڑ اور جس کو تو

عَوَآمَّهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَآصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَآمَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

برا جانے اس کو چھوڑ دے اور اپنے نفس کے کام کو لازم پکڑ اور عوام کے کام کو چھوڑ دے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اپنے گھر کو لازم پکڑ اور اپنی زبان کو قابو میں رکھ اور جس کام کو نیک جانتا ہے، اس کو پکڑ لے اور جس کو تو برا جانے اس کو چھوڑ دے اور اپنے نفس کے کام کو لازم پکڑ اور عوام کے کام کو چھوڑ دے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۱۶۷/۲۱ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَّيُمْسِيْ كَافِرًا وَّيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَّيُصْبِحُ كَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَآئِمِ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ فَكَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوْا سُيُوْفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ اٰدَمَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ ذُكِرَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ ثُمَّ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ كُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيْهَا اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابو موسیٰ رضؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا قیامت سے پہلے تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند فتنے ہوں گے ان میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن تو صبح کو کافر ہوگا ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہے اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہے ان فتنوں میں اپنی کمانیں توڑ ڈالو اور اپنی کمان کے چلوں کو کاٹ ڈالو اور اپنی تلواروں کو پتھر پر مارو اگر کسی پر کوئی داخل ہو وہ آدم کے دو بیٹوں کے بہترین بیٹے کی طرح ہو جائے روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور انہی کی ایک روایت میں ہے کہ ابوداؤد نے یہ حدیث خیر من الساعی تک ذکر کی۔ پھر صحابہؓ نے عرض کیا آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا اپنے گھر کے ٹاٹ بن جاؤ ترمذی کی ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتنہ کے زمانے میں اپنی کمانوں کو توڑ دو اور ان کے چلے کاٹ ڈالو اور اپنے گھروں کو لازم پکڑو اور آدم کے بیٹے کی طرح ہو جاؤ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۵۱۶۸/۲۲ وَعَنْ اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام مالک بہزیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور اسے قریب ظاہر

فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا قَالَ رَجُلٌ فِيْ مَاشِيَتِهٖ يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهٗ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کیا میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول اس میں بہتر کون ہوگا فرمایا وہ شخص جو اپنے مویشیوں میں ہے ان کا حق ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی بندگی کرتا ہے اور ایک وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑ کر دشمنان دین کو ڈراتا ہے اور وہ اس کو ڈراتے ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۱۶۹/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَّقْعِ السَّيْفِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بہت بڑا فتنہ ہوگا جو تمام عرب پر غالب ہوگا اس کے مقتول دوزخ میں ہوں گے اس میں زبان کو دراز کرنا تلوار کے مارنے سے سخت تر ہوگا۔

روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے

۵۱۷۰/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهٗ وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوُقُوْعِ السَّيْفِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گونگے بہرے اور اندھے فتنے ہونگے جو ان کی طرف دیکھے گا اس کو اپنی طرف کھینچ لیں گے اس فتنے میں زبان دراز کرنا تلوار مارنے کی مانند ہے۔

روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۱۷۱/۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَاَكْثَرَ فِيْ ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَّمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَّحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ مِنِّيْ وَلَيْسَ مِنِّيْ اِنَّمَا اَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُوْنَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے فتنوں کا ذکر کیا اور بہت زیادہ فتنوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ آپؐ نے فتنۂ احلاس کا ذکر کیا ایک کہنے والے نے کہا احلاس کا فتنہ کیا ہے؟ فرمایا وہ بھاگنا اور جنگ کرنا ہے پھر سراء کے فتنہ کا ذکر کیا فرمایا اس کا فساد ایک شخص کے دونوں قدموں کے نیچے سے ہوگا جو میرے اہل بیت سے ہوگا وہ خیال کرتا ہوگا کہ وہ مجھ سے ہے لیکن مجھ سے نہیں ہوگا میرے دوست تو پرہیزگار ہیں اس کے بعد لوگ ایک شخص کی

عَلٰى رَجُلٍ كَوْرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَاِذَا قِيْلَ انْقَضَتْ تَمَادَّتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَّيُمْسِيْ كَافِرًا حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَّوْمِهٖ اَوْ مِنْ غَدِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

بیعت پر جمع ہوں گے جیسے کوہان پر پسلی ہوتی ہے پھر وہیماء کا فتنہ ہوگا اس اُمت میں سے کسی کو نہیں چھوڑیگا مگر اس کو طمانچہ مارے گا جس وقت خیال کیا جائے گا کہ فتنہ ختم ہوا اور بڑھ جائے گا آدمی صبح کو مومن ہوگا شام کو کافر ہوگا یہاں تک کہ لوگ دو خیموں میں تقسیم ہوں گے ایک ایمان کا خیمہ ہوگا کہ اس میں نفاق نہ ہوگا ایک نفاق کا خیمہ ہوگا کہ اس میں ایمان نہ ہوگا جب ایسا ہوگا تو دجّال کا انتظار کرو اس دن یا اُس کے اگلے دن۔

روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

۵۱۷۲/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کے لیے اس شر سے ہلاکت ہو جو قریب آگیا ہے اس شخص نے نجات پائی جس نے اپنے ہاتھ بند رکھے (ابوداؤد)

۵۱۷۳/۲۷ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

مقدادؓ بن اسود سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو فتنوں سے دُور رکھا گیا خوش نصیب ہے وہ شخص ہے جو فتنوں سے دُور رکھا گیا خوش نصیب ہے وہ شخص جو فتنوں سے دُور رکھا گیا اور خوش نصیب ہے وہ شخص جو فتنوں میں مبتلا ہوا اور صبر کیا اور افسوس ہے اس شخص پر جو فتنہ سے دُور نہ ہوا اور صبر نہ کیا۔

۵۱۷۴/۲۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت میری امّت میں تلوار رکھ دی جائے گی پھر قیامت تک وہ اُٹھائی نہ جائے گی اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امّت کا ایک قبیلہ مشرکوں سے جاملے گا اور یہاں تک کہ میری اُمّت کے

وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

کچھ قبائل بتوں کو پوجیں گے اور عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے ہر ایک خیال کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا میری اُمت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر ہوگی اور ہمیشہ غالب رہے گی جو شخص مخالفت کرے گا وہ اُن کو نقصان نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ اللہ کا امر آجائے۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے)

۵۱۷۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُوْرُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ أَوْ سِتٍّ وَّثَلَاثِيْنَ أَوْ سَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ فَإِنْ يَّهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَّقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضٰى قَالَ مِمَّا مَضٰى۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا اسلام کی چکی پینتیس چھتیس یا سینتیس سال تک پھرتی رہے گی اگر ہلاک ہو جائیں تو یہ ان کی راہ ہے جو لوگ پہلے ہلاک ہوئے اگر ان کا دین ان کے لیے پورا قائم ہو تو ستر سال تک پورا قائم رہے گا میں نے کہا ستر برس ان سالوں سے بعد ہوں گے جن کا ذکر ہوا یا مع ان کے فرمایا جو زمانہ گذرا اس کے بعد سے یعنی اسلام کے بعد سے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۱۷۶ وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلٰى غَزْوَةِ حُنَيْنٍ مَّرَّ بِشَجَرَةٍ لِّلْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهُ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَّنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اجْعَلْ لَّنَا إِلٰهًا

حضرت ابو واقد لیثیؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت حنین کی جنگ کے لیے نکلے آپ مشرکوں کے ایک درخت کے پاس سے گزرے جس پر وہ اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے اس درخت کو ذات انواط کہتے تھے صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول جس طرح ان کا ذات انواط ہے آپ بھی ہمارے لیے ایک ذات انواط بنائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو وہی بات ہے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا جس طرح ان کا معبود ہے ہمارا بھی معبود مقرر کر دیں اس ذات کی قسم

كَمَا لَهُمْ اِلٰهٌ وَّالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

جس کے قبضے میں میری جان ہے تم پہلے لوگوں کی راہ پر چلو گے۔ (ترمذی)

۵۱۷۷/۳۱ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْاُوْلٰی یَعْنِیْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِیَةُ یَعْنِی الْحَرَّةَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَةِ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن مسیبؓ سے روایت ہے پہلا فتنہ یعنی واقعۂ شہادت عثمانؓ ہوا تو بدری صحابہ میں سے کوئی باقی نہ رہا۔ پھر دوسرا فتنہ یعنی حرّہ کا واقعہ ہوا تو حدیبیہ میں موجود ہونے والے صحابہؓ میں سے کوئی باقی نہ رہا پھر تیسرا فتنہ ظاہر ہوا وہ لوگوں میں قوت و فربہی رہنے تک نہ اُٹھا۔

روایت کیا اس کو بخاری نے۔

بَابُ الْمَلَاحِمِ

لڑائیوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۱۷۸/۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ تَكُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَّحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِّنْ ثَلٰثِیْنَ كُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَ یَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَ یَظْهَرَ الْفِتَنُ وَیَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰی یَكْثُرَ فِیْكُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یَهُمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰی یَعْرِضَهٗ فَیَقُوْلَ الَّذِیْ یَعْرِضُهٗ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہ باہم جنگ کریں گے اور ان کے درمیان ایک بہت بڑی جنگ بپا ہوگی ان کا دعویٰ ایک ہوگا اور یہاں تک کہ تیس کے قریب دجّال اور کذاب ظاہر ہوں گے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا زلزلے بہت زیادہ آئیں گے زمانہ قریب قریب ہو جائے گا فتنے ظاہر ہوں گے ہرج یعنی قتل بہت ہونگے تم میں مال بہت زیادہ ہو جائے گا یہاں تک کہ مالدار شخص پریشان ہوگا کہ اس کا صدقہ کون لے کسی شخص کو وہ صدقہ دینا چاہے گا وہ کہے گا مجھے آج اس کی کچھ ضرورت نہیں لوگ بلند عمارات بنانے

عَلَيْهِ لَا آرَبَ لِي بِهٖ وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا وَّلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهٖ وَلَا يَطْوِيَانِهٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا يَطْعَمُهٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيْطُ حَوْضَهٗ فَلَا يَسْقِيْ فِيْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰى فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں فخر محسوس کریں گے یہاں تک کہ ایک شخص کسی شخص کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کاش اس کی جگہ میں دفن ہوتا سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اُس کو دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کسی جان کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے سکے گا جب کہ پہلے ایمان نہ لائے یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کی اور اس قدر جلد قیامت قائم ہو جائے گی کہ دو آدمیوں نے کپڑا اپنے درمیان کھولا ہوگا وہ خرید و فروخت نہیں کر سکیں گے کہ قیامت آجائے گی ایک آدمی اونٹنی کا دودھ لے کر آرہا ہوگا اس کو پی نہیں سکے گا کہ قیامت آجائے گی۔ ایک شخص اپنے حوض کو لیپ پوت رہا ہوگا اس میں پانی نہیں چلائے گا کہ قیامت آجائے گی ایک شخص اپنے منہ کی طرف لقمہ اٹھا رہا ہوگا اُس کو کھا نہ سکے گا کہ قیامت آجائے گی۔ (متفق علیہ)

۵۱۷۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرو گے جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی اور یہاں تک کہ تم ترکوں سے لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی چہرے سُرخ ہوں گے ناک بیٹھے ہوئے ہوں گے ان کے چہرے تہہ بتہہ ڈھالوں کی طرح معلوم ہونگے

۵۱۸۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

انہی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم عجمیوں میں سے خوز اور کرمان سے جنگ نہ کرو گے جن کے چہرے سُرخ ناک چپٹے آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہیں ان کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھالوں کی مانند معلوم ہوتے ہیں ان کی جوتیاں بالوں

نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضَ الْوُجُوهِ

گی ہیں روایت کیا اس کو بخاری نے بخاری کی ایک روایت میں ہے جو عمرو بن تغلب سے مروی ہے کہ انکے چہرے چوڑے چکلے ہیں

۵۱۸۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں گے اور مسلمان یہودیوں کو قتل کریں گے اور اگر کوئی یہودی کسی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپ جائیگا تو وہ درخت یا پتھر کہے گا اے مسلمان اے اللہ کے بندے میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے آکر اس کو قتل کردے البتہ غرقد درخت نہیں کہے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔

روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۱۸۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قحطان قبیلے میں ایک آدمی پیدا ہوگا وہ لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔ متفق علیہ

۵۱۸۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِي يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن ختم نہیں ہوں گے یہاں تک کہ ایک آدمی بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہا جائے گا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جب تک موالی میں سے ایک شخص بادشاہ نہ ہو جائے گا جس کو جہجاہ کہا جائے گا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۱۸۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتُفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرٰى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مسلمانوں کی ایک جماعت آل کسریٰ کا خزانہ کھولے گی جو کہ اس کے سفید محل میں ہے،

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۱۸۵/۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰی فَلَا یَكُوْنُ كِسْرٰی بَعْدَهٗ وَ قَیْصَرُ لَیَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا یَكُوْنُ قَیْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَسَمَّی الْحَرْبَ خُدْعَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب کسریٰ ہلاک ہوگا اور اس کے بعد اور کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور البتہ قیصر ہلاک ہوگا اور پھر کوئی قیصر نہ ہوگا اور ان دونوں بادشاہوں کے خزانے خدا کی راہ میں تقسیم کر دیئے جائیں گے اور آپ نے لڑائی کا نام دھوکہ اور فریب رکھا۔ (متفق علیہ)

۵۱۸۶/۹ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِیْرَةَ الْعَرَبِ فَیَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ فَارِسَ فَیَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَیَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَیَفْتَحُهُ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نافع بن عتبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جزیرہ عرب سے جنگ کروگے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے لیے فتح کر دیگا پھر فارس سے جنگ کروگے اللہ تعالیٰ اس کو فتح کر دے گا پھر روم سے جنگ کروگے اللہ اس کو فتح کر دیگا پھر تم دجّال سے جنگ کروگے اللہ اس پر تم کو فتح دے گا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۱۸۷/۱۰ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِیْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ مَوْتِیْ ثُمَّ فَتْحُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ یَاْخُذُ فِیْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰی یُعْطَی الرَّجُلُ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَیَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَّا یَبْقٰی بَیْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ فَیَغْدِرُوْنَ فَیَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِیْنَ غَایَةً تَحْتَ كُلِّ غَایَةٍ

حضرت عوف ابن مالک سے روایت ہے کہ جنگ تبوک میں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ چمڑے کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا قیامت سے پہلے چھ چیزوں کو گن لے میرا فوت ہونا بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم میں ایک عام وبا پھیلے گی جیسے بکریوں کی بیماری ہوتی ہے پھر مال بہت زیادہ ہوگا یہاں تک کہ کسی شخص کو سو دینار دیئے جائیں گے وہ ناراض ہوگا پھر ایک فتنہ ظاہر ہوگا جو عربوں کے ہر گھر میں داخل ہوگا پھر تمہارے درمیان اور رومیوں کے درمیان ایک صلح ہوگی اور وہ عہد شکنی کریں گے اور اسّی جھنڈوں کا لشکر لے کر تم پر چڑھائی کریں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۱۸۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَّيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اَنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَعُدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَؤُمُّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكُوْهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِيْ حَرْبَتِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ رومی اعماق یا دابق میں نہیں اتریں گے مدینہ سے ایک لشکر ان کے مقابلہ کے لیے نکلے گا وہ زمین کے بہترین لوگ ہوں گے جب وہ صفیں باندھ لیں گے رومی کہیں گے ہمارے اور لوگوں کے درمیان سے جگہ خالی کردو جنہوں نے ہم میں سے قیدی پکڑے ہیں ہم ان سے جنگ کرتے ہیں مسلمان کہیں گے اللہ کی قسم ہم اپنے اور اپنے بھائیوں کے درمیان جگہ خالی نہیں کریں گے مسلمان رومیوں سے لڑیں گے ایک تہائی شکست کھا کر بھاگ جائیں گے اللہ کبھی ان کی توبہ قبول نہ کرے گا۔ ایک تہائی قتل ہو جائیں گے اللہ کے نزدیک وہ افضل ترین شہید ہیں ایک تہائی کو فتح حاصل ہوگی کبھی وہ فتنہ میں نہ ڈالے جائیں گے وہ قسطنطنیہ شہر کو فتح کریں گے اسی اثنا میں کہ وہ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے انہوں نے زیتون کے ساتھ اپنی تلواریں لٹکا رکھی ہوں گی شیطان ان میں آواز دے گا کہ مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں آچکا ہے وہ نکل جائیں گے اور یہ بات جھوٹی ہوگی جب وہ آئیں گے کہ وہ نکل آئے گا لڑائی کے لیے وہ تیار ہوں گے اور صفیں باندھ لی ہوں گی جب نماز کی اقامت کہی جائے گی عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے ان کی امامت کرائیں گے جب اللہ کا دشمن (دجال) آپ کو دیکھے گا پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے اگر اس کو چھوڑ دیں تو وہ گل جاوے یہاں تک کہ ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں قتل کروائے گا حضرت عیسیٰ اپنے نیزے میں اس کا خون دکھلائیں گے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۱۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَّلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ يَّجْمَعُوْنَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ يَعْنِي الرُّوْمَ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ وَلَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُحْجَزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُحْجَزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيِّتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ أَيِّ مِيْرَاثٍ يُقْسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوْا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میراث تقسیم نہ کی جائے گی اور غنیمت سے خوش نہ ہوا جائے گا پھر فرمایا دشمن اہل شام کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے اکٹھے ہوں گے اہل اسلام ان آدمیوں کے لیے اکٹھے ہوں گے (یعنی رومیوں کیلئے) مسلمان اپنے لشکر میں سے ایک فوج منتخب کریں گے جو مرنا قبول کریں گے اور یا غالب فتحیاب ہو کر واپس لوٹیں گے پس وہ جنگ کریں گے رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی مسلمان اور کافر ہر ایک غیر غالب اپنے اپنے ڈیروں کی طرف لوٹیں گے اور وہ جماعت ماری جائے گی پھر مسلمان اپنے لشکر سے ایک فوج موت کے لیے منتخب کریں گے کہ وہ غالب ہو کر ہی لوٹیں گے (یا مارے جائیں گے) وہ جنگ کریں گے یہاں تک رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی مسلمان و کافر ہر ایک غیر غالب اپنے اپنے ڈیروں کی طرف لوٹیں گے اور وہ جماعت ماردی جائے گی پھر مسلمان موت کے لیے ایک جماعت نکالیں گے کہ وہ کامیاب واپس آئیں گے شام تک وہ لڑتے رہیں گے مسلمان و کافر دونوں اپنے اپنے ڈیروں کی طرف غیر غالب واپس آئیں گے اور وہ جماعت فنا ہو جائے گی جب چوتھا دن ہوگا سبھی مسلمان ان کی طرف نکل کھڑے ہوں گے اللہ تعالیٰ کفار کو شکست دے دیگا وہ اس طرح لڑیں گے کہ اس جیسا لڑنا نہیں دیکھا پرندہ ان کی جوانب سے اڑ کر گزرنا چاہے گا ان کو پیچھے چھوڑنے سے پہلے مر کر گر پڑیگا ایک باپ کے بیٹوں کو گنا جائیگا کہ سو تھے ان میں سے ایک ہی باقی بچے گا پس کس غنیمت کے ساتھ خوش ہوا جائے اور کون سی میراث تقسیم کی جائے وہ اس حالت میں ہوں گے کہ وہ اس سے بھی بڑی جنگ کے متعلق سنیں گے مسلمانوں کو ایک آواز سنائی دے گی کہ ان کے اہل و عیال میں دجال آچکا ہے وہ اس چیز کو چھوڑ دیں گے جو ان کے ہاتھوں میں ہوگی اور

فَجَآءَهُمُ الصَّرِيخُ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَسْمَآءَهُمْ وَاَسْمَآءَ اٰبَآءِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دجّال کی طرف متوجّہ ہوں گے دجّال کے حالات سے مطلع ہونے کے لیے وہ دس سوار بھیجیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان کے نام جانتا ہوں ان کے باپ دادوں کے نام بھی اور ان کے گھوڑوں کے نام رنگ کو بھی جانتا ہوں وہ بہترین سوار ہوں گے یا فرمایا روئے زمین پر بہترین سوار ہوں گے۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۱۹۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِيْ اِسْحَاقَ فَاِذَا جَآءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَّلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيْ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَآءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَّيَرْجِعُوْنَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے ایک شہر سُنا رکھا ہے جس کا ایک کنارہ خشکی کی جانب ہے اور ایک کنارہ دریا کی جانب ہے صحابہ نے عرض کیا ہاں اے اللہ کے رسُول آپ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک اسحٰق علیہ السلام کی اولاد سے ستر ہزار آدمی ان سے جنگ نہ کریں گے جب وہاں پہنچیں گے وہاں اُتریں گے کسی ہتھیار سے وہ نہ لڑیں گے اور نہ کوئی تیر پھینکیں گے بلکہ کہیں گے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ واللہ اکبر اس کا ایک کنارہ گر جائے گا حدیث کے راوی ثور ابن یزید نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ابوہریرہؓ نے یہاں سمندر کی جانب والی دیوار کہا تھا پھر دوسری مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ واللہ اکبر کہیں گے تو دوسرا کنارہ گر جائے گا پھر تیسری مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ واللہ اکبر کہیں گے ان کے لیے راستہ نکل آئے گا وہ اس میں داخل ہوں گے اور مالِ غنیمت لوٹیں گے وہ ابھی غنیمت کے مال کو تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ایک آواز آئے گی کہ دجّال نکل آیا ہے وہ ہر چیز کو چھوڑ دیں گے اور واپس لوٹ آئیں گے۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۱۹۱ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

معاذؓ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کا آباد ہونا مدینہ کے ویران ہونے کا سبب ہے اور مدینہ کا ویران ہونا جنگ عظیم کا سبب ہے اور جنگ عظیم قسطنطنیہ کی فتح کا سبب ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجّال کے خروج کا سبب ہے۔
روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۱۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

اسی معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور دجّال کا خروج سات ماہ میں ہو جائے گا۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے۔

۵۱۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ)

عبداللہ بن بُسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہے ساتویں سال دجّال نکلے گا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور کہا یہ حدیث بہت صحیح ہے۔

۵۱۹۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُّحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ وَسَلَاحُ قَرِيْبٌ مِّنْ خَيْبَرَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا قریب ہے کہ مسلمان ایک شہر میں محصور ہوں گے یہاں تک کہ ان کی دُور ترین سرحد سلاح ہوگا۔ سلاح خیبر کے نزدیک ایک موضع ہے۔
(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۱۹۵ وَعَنْ ذِيْ مِخْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ذی مخبرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قریب ہے کہ تم رومیوں سے صلح کرو گے

سَتُصَالِحُونَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَآئِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهٗ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

صلح باامن۔ پھر تم اور وہ مل کر ایک تیسرے دشمن کے ساتھ جنگ کرو گے تم فتحیاب ہو گے اور غنیمت حاصل کرو گے اور سلامت رہو گے حتیٰ کہ ایک سرسبز اور ٹیلوں والی زمین پر اترو گے تو ایک عیسائی صلیب اٹھائیگا اور کہے گا کہ صلیب غالب آگئی مسلمانوں کا ایک آدمی غضبناک ہو جائیگا وہ صلیب توڑ ڈالے گا اس وقت رومی عہد توڑ ڈالیں گے اور جنگ کے لیے اکٹھے ہو جائیں گے بعض نے الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں کہ مسلمان اپنے اسلحہ کی طرف دوڑیں گے پھر جنگ کریں گے اللہ تعالیٰ اس جماعت کو شہادت کے ساتھ عزت بخشے گا۔

روایت کیا اس کو ابوداؤد نے

۵۱۹۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوْكُمْ فَاِنَّهٗ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عبداللہؓ بن عمرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا حبشیوں کو چھوڑے رکھو جب تک وہ تم کو چھوڑے رکھیں کیونکہ کعبہ کا خزانہ ایک چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی نکالے گا۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۱۹۷ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوْكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ سے روایت ہے فرمایا حبشیوں کو اس وقت تک چھوڑے رکھو جب تک وہ تم کو چھوڑے رکھیں اور ترکوں کو چھوڑو جب تک وہ تم کو چھوڑیں۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے)

۵۱۹۸ وَعَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْاَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ

بریدہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے ایک حدیث میں فرمایا ایک قوم تمہارے ساتھ جنگ کرے گی ان کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی یعنی ترک تین مرتبہ تم ان کو ہانکو گے یہاں تک کہ

قَالَ تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى تَلْحَقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَاَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْاُوْلٰى فَيَنْجُوْ مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَاَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ وَّيَهْلِكُ بَعْضٌ وَاَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

تم ان کو جزیرۂ عرب میں پہنچاؤ گے۔ پہلی مرتبہ ہانکنے میں ان سے وہ نجات پا جائیں گے جو بھاگ جائیں گے جو بھاگ نکلے دوسری مرتبہ ہانکنے میں بعض نجات پائیں گے اور بعض ہلاک ہو جائیں گے۔ تیسری مرتبہ جڑ سے اُکھاڑ دیے جائیں گے یا جس طرح آپؐ نے فرمایا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۱۹۹/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ بِغَائِطٍ يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهَرٍ يُقَالُ لَهٗ دِجْلَةُ يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ اَهْلُهَا وَيَكُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ اَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَّاْخُذُوْنَ فِيْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَّاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَّجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت ایک پست زمین میں اُترے گی اس شہر کا نام وہ بصرہ رکھیں گے وہ ایک دریا کے پاس ہے جس کا نام دجلہ ہے اس پر پُل ہوگی اس کے رہنے والے بہت زیادہ ہو جائیں گے اور وہ شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا۔ اخیر زمانہ میں قنطورا کے بیٹے آئیں گے جن کے چہرے چوڑے اور ان کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی۔ یہاں تک کہ وہ نہر کے کنارے پر اُتریں گے اس شہر کے لوگ تین فرقوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک فرقہ بیلوں کی دُموں میں پناہ پکڑے گا اور جنگل میں چلے جائیں گے وہ ہلاک ہو جائیں گے ایک فرقہ کے لوگ امان طلب کریں گے اور ہلاک ہو جائیں گے ایک فرقہ اپنی عورتوں اور بچوں کو پس پشت ڈال دے گا اور اُن سے جنگ کریں گے وہ شہید ہوں گے (ابوداؤد)

۵۲۰۰/۲۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَنَسُ اِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَاِنَّ مِصْرًا مِّنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انسؓ لوگ ایک شہر آباد کریں گے ان میں سے ایک شہر کا نام بصرہ ہوگا اگر وہاں سے گذرے یا اس میں داخل ہو تو اس کی شور والی زمین سے بچنا اور اس کے سبزہ سے اس کی کھجوروں سے اور اس کے بازاروں سے اور اُمراء کے دروازوں سے۔ اس کے

وَكَلَاءِهَا وَنَخِيلِهَا وَسُوقِهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيتُونَ وَيُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

کناروں کو لازم پکڑو کیونکہ وہاں صورتوں کا بدل جانا پتھروں کا پڑنا اور زلزلوں کا آنا ہوگا۔
وہاں ایک قوم رات گزارے گی اور صبح وہ بندر اور خنزیر بنا دیے جائیں گے۔ (روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

۵۲۰۱ ۲۴ وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ يَقُولُ انْطَلَقْنَا حَاجِّينَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُولُ هٰذِهِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ فِي بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى)

صالحؒ بن درہم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم حج کے لیے نکلے وہاں ایک آدمی تھا اس نے کہا تمہارے علاقہ میں ایک بستی ہے جس کا نام اُبلّہ ہے ہم نے کہا ہاں اس نے کہا مجھے اس بات کی کون ضمانت دیتا ہے کہ وہاں کی مسجد عشار میں میرے لیے دو رکعت نماز پڑھے یا چار رکعت اور پھر کہے یہ نماز ابوہریرہؓ کے لیے ہے۔ میں نے اپنے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن مسجد عشار سے شہید اٹھائے گا۔ بدر کے شہیدوں کے ساتھ ان کے علاوہ کوئی اور نہ کھڑے ہوں گے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور کہا یہ مسجد نہر کی جانب ہے۔ ہم ابوالدرداء کی حدیث ان فسطاط المسلمین باب ذکر الیمن والشام میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۲۰۲ ۲۵ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا

شقیقؒ حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم عمرؓ کے پاس تھے وہ کہنے لگے فتنہ کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کس کو یاد ہے میں نے کہا مجھے یاد ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا۔ کہنے لگے لاؤ بیشک تو دلیر تھا آپ نے کس طرح فرمایا تھا۔ میں نے کہا رسول اللہ

قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيٌّ وَّكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا أُرِيْدُ إِنَّمَا أُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَالَكَ وَلَهَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَحْرٰى أَنْ لَّا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً إِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ قَالَ فَهِبْنَا أَنْ نَّسْأَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی آزمائش اس کے اہل، مال اور اس کی ذات، اس کی اولاد اس کے ہمسایہ میں ہوگی جس کا کفارہ روزے، نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بن جاتے ہیں عمرؓ کہنے لگے میری مراد یہ نہیں ہے میری مراد اس فتنہ سے ہے جو دریا کی طرح موجیں مارے گا حذیفہؓ نے کہا میں نے کہا تجھ کو اس سے کیا اے امیر المومنین آپ کے اور اس کے درمیان ایک دروازہ بند ہے اس نے کہا دروازہ توڑا جائیگا یا کھولا جائے گا۔ میں نے کہا توڑا جائے گا کہنے لگے پھر یہ زیادہ لائق ہے کہ کبھی بند نہ کیا جا سکے۔ ہم نے حذیفہؓ سے کہا عمرؓ جانتے تھے وہ دروازہ کون ہے کہنے لگے ہاں جس طرح دن کے بعد رات آنے کا ان کو یقین تھا میں نے ان کو حدیث بیان کی تھی کوئی غلط بات نہیں بتلائی تھی۔ راوی کا کہنا ہے کہ ہم ڈر گئے کہ حذیفہؓ سے پوچھیں کہ دروازہ کون تھا۔ ہم نے مسروق سے کہا آپ حضرت حذیفہ سے پوچھیں اس نے پوچھا وہ کہنے لگے دروازہ عمرؓ تھے۔ (متفق علیہ)

۵۲۰۳/۲۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہا قسطنطنیہ کا فتح ہونا قیامت کے قریب ہوگا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۰۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَآءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ اِمْرَاَةً اَلْقَيِّمُ الْوَاحِدُ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَّقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علاماتِ قیامت کا بیان

پہلی فصل

انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے علاماتِ قیامت سے ہے کہ علم اُٹھا لیا جائے گا۔ جہالت زیادہ ہوگی۔ زنا بہت ہوگا۔ شراب کا پینا بڑھ جائے گا آدمی تھوڑے ہو جائیں گے۔ عورتیں زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک خبر گیری کرنے والا مرد ہوگا۔ ایک روایت میں ہے علم کم ہو جائے گا جہالت ظاہر ہوگی۔
(متفق علیہ)

۵۲۰۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے قیامت سے پہلے جھوٹے پیدا ہوں گے۔ اُن سے بچو۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۲۰۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ اِذْ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث بیان کر رہے تھے ایک اعرابی آیا اس نے کہا قیامت کب آئے گی۔ فرمایا جب امانت ضائع کر دی جائے گی قیامت کا انتظار کر اس نے کہا اُس کا ضائع ہونا کیسا ہے فرمایا جب حکومت کا کام نااہلوں کے سپرد کیا جائے قیامت کا انتظار کر۔
روایت کیا اس کو بخاری نے۔

۵۲۰۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰى يَخْرُجَ

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مال زیادہ اور عام ہو جائے گا یہاں تک کہ آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ

الرَّجُلُ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَّقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يَهَابَ

نکالے گا اور کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا اور یہاں تک کہ عرب کی زمین چراگاہوں اور دریاؤں میں تبدیل ہو جائے گی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے) ایک روایت میں ہے کہ اس کی آبادی اہاب یا یہاب تک پہنچ جائے گی۔

۵۲۰۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَّقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَّكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَّحْثِيْ الْمَالَ حَثْيًا وَّلَا يَعُدُّهٗ عَدًّا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کی تقسیم کرے گا اس کو گنے گا نہیں۔ ایک روایت میں ہے میری اُمت کے اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو لپیں بھر بھر کر مال دے گا اور اس کو شمار نہیں کریگا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۰۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کے ایک خزانے سے کھل جائے گا جو شخص وہاں موجود ہو اس سے کچھ نہ لے۔ (متفق علیہ)

۵۲۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَّقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات سونے کے پہاڑ سے کھل جائے گا لوگ اس کے پاس جنگ کریں گے سو میں سے ننانوے وہاں مارے جائیں گے ہر آدمی کہے گا شاید میں بھی وہ شخص ہوں گا جو نجات پائیگا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۲۱۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْقِي الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین اپنے جگر کے ٹکڑے جو سونے اور چاندی کے ستونوں کی مانند ہوں گے باہر نکال دے گی قاتل آئے گا کہے گا اس کی وجہ سے میں نے قتل کیا تھا۔ قطع رحمی کرنے والا آئے

فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ وَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهٗ فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گا کہے گا اس کی وجہ سے میں نے قطع رحمی کی تھی چور آئیگا کہے گا اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اس کو چھوڑ دیں گے اور اس سے کچھ بھی نہ لیں گے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا اس پر لوٹے گا اور کہے گا اے کاش اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا وہ لوٹنا دین کے سبب سے نہ ہوگا بلکہ بلا کی وجہ سے ہوگا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہوجائیں گی۔ (متفق علیہ)

۵۲۱۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی پہلی علامت یہ ہے کہ ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانکے گی۔ روایت کیا اس کو بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۲۱۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زمانہ قریب ہوجائے گا سال

حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

مہینہ کی مانند ہوگا۔ مہینہ جمعہ کی مانند۔ جمعہ ایک دن کی مانند ہوگا۔ اور ایک دن ساعت کی طرح اور ساعت آگ کے شعلہ اُٹھنے کی مانند ہوگا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۲۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَّعَرَفَ الْجَهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ اِلَى النَّاسِ فَيَسْتَاْثِرُوْا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِيْ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ اِذَا رَاَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ فَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ اِلٰى رَاْسِكَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عبداللہ بن حوالہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو پیادہ جہاد کرنے کیلئے بھیجا تاکہ ہم غنیمت لائیں ہم واپس لوٹے اور کچھ غنیمت حاصل نہ ہوئی اور ہمارے چہروں میں آپ نے مشقت کا اثر دیکھا آپ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے فرمایا اے اللہ ان کے کام میری طرف نہ سونپ میں ضعیف ہوجاؤں گا اور ان کو ان کی جانوں کی طرف نہ سونپ وہ اس سے عاجز رہ جائیں گے اور ان کو لوگوں کی طرف نہ سونپ وہ ان کی حاجتوں پر اپنی حاجتوں کو مقدم رکھیں گے پھر اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا فرمایا اے ابن حوالہ جس وقت تو دیکھے کہ خلافت مقدس زمین میں اتر چکی ہے اس وقت زلزلے فکر وغم اور بڑے بڑے امور قریب آجائیں گے۔ قیامت اس وقت اس قدر قریب ہوگی جیسا کہ میرا ہاتھ تیرے سر کے قریب ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۲۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَّالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَّالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَّتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَظَهَرَتِ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت غنیمتوں کو ذاتی دولت ٹھہرایا جائے اور امانت کو غنیمت سمجھا جائے۔ زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے غیر دین کے لیے علم پڑھا جائے، آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے، اپنی ماں کی نافرمانی کرے، اپنے دوست کو نزدیک کرے اپنے باپ کو دور رکھے مساجد میں آوازیں ظاہر ہوں۔ فاسق وفاجر شخص اپنے قبیلہ

الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِیْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَکَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُکْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِیْحًا حَمْرَآءَ وَزَلْزَلَةً وَّخَسْفًا وَّمَسْخًا وَّقَذْفًا وَّاٰیَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

کا سردار بن جائے، قوم کا سردار ذلیل و کمینہ شخص ہو، آدمی کے شر سے ڈرتے ہوئے اس کی عزت کی جائے۔ گانے بجانے والیاں اور باجے ظاہر ہوں اور شراب پی جائے اس امت کے پچھلے اگلوں کو لعنت کریں اس وقت سرخ ہوا کا زلزلوں کا اور زمین میں دھنس جانے، صورتوں کے تبدیل ہونے کا، پتھروں کے برسنے اور پے در پے نشانیوں کے ظاہر ہونے کا انتظار کرو جیسے جواہر کی لڑی کا ڈور ٹوٹ جاتے اور اس کے دانے پیہم گرنے لگیں (ترمذی)

۵۲۱۸ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِیْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً تَحِلُّ بِهَا الْبَلَآءُ وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ یَذْکُرْ تُعُلِّمَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ قَالَ وَبَرَّ صَدِیْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَقَالَ وَشُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِیْرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت میری اُمت میں پندرہ خصلتیں پیدا ہو جائیں گی تو اُن پر بلا اور آزمائش اُتر پڑے گی آپ نے ان خصلتوں کا شمار کیا اور اس میں یہ مذکور نہیں کہ غیر دین کیلئے علم سیکھا جائے گا اور فرمایا اپنے دوست سے نیک سلوک کرے گا اور اپنے باپ پر ظلم کریگا اور فرمایا شراب پی جائے گی اور ریشم پہنا جائیگا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے،

۵۲۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِیْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ قَالَ لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰی ذٰلِكَ الْیَوْمَ حَتّٰی یَبْعَثَ اللّٰهُ فِیْهِ رَجُلًا مِّنِّیْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اسْمُهٗ

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا مالک ہوگا اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا (روایت کیا اس کو ترمذی نے، اور ابوداؤد نے) ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ گیا اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھ میں سے یا فرمایا میرے اہل بیت کے ایک آدمی کو مبعوث فرمادیگا جس کا نام میرے نام کے اور باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا۔ وہ زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دے گا جیسا کہ وہ اس سے

اِسْمِیْ وَاِسْمُ اَبِیْهِ اِسْمَ اَبِیْ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا۔

پہلے ظلم اور جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

۵۲۲۰/۱۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَهْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے مہدی میری عترت اولادِ فاطمہ میں سے ہوگا۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۲۲۱/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَهْدِیُّ مِنِّیْ اَجْلَی الْجَبْهَةِ اَقْنَی الْاَنْفِ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا یَمْلِكُ سَبْعَ سِنِیْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابُوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی مجھ سے ہے روشن پیشانی بلند بینی والا ہوگا زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم اور جور سے بھری ہوئی ہوگی سات برس تک زمین میں حکومت کریگا۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۲۲۲/۱۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قِصَّةِ الْمَهْدِیِّ قَالَ فَیَجِیْءُ اِلَیْهِ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَا مَهْدِیُّ اَعْطِنِیْ اَعْطِنِیْ فَیَحْثِیْ لَهٗ فِیْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ یَّحْمِلَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

انہی (ابوسعیدؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مہدی کے قصے میں آپ نے فرمایا ایک آدمی اس کے پاس آئے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے دے مجھے دے آپ نے فرمایا وہ اس کو کپڑے میں لپ بھر کر اتنا دیگا کہ وہ اس کو اُٹھا سکے۔ (ترمذی)

۵۲۲۳/۲۰ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِیْفَةٍ فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ هَارِبًا اِلٰی مَکَّةَ فَیَاْتِیْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَکَّةَ فَیُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ کَارِهٌ فَیُبَایِعُوْنَهٗ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَیُبْعَثُ اِلَیْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَیُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَیْدَآءِ بَیْنَ

اُمّ سلمہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں فرمایا ایک خلیفہ کے مرنے پر اختلاف پیدا ہو جائے گا اہل مدینہ کا ایک شخص بھاگ کر مکہ چلا آئے گا۔ اہل مکہ اس کے پاس آئیں گے وہ اس کو نکالیں گے جبکہ وہ اس کو مکروہ سمجھتا ہوگا۔ رُکن اور مقام کے درمیان وہ اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ شام سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجا جائے گا مکہ اور مدینہ کے درمیان بیداء مقام میں ان کو دھنسا دیا جائے گا جس وقت لوگ اس بات کو دیکھیں گے شام کے ابدال اور اہل عراق کے

مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

کر وہ اس کے پاس آئیں گے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے پھر قریش کا ایک آدمی جس کے ماموں کلب سے ہوں گے ظاہر ہوگا۔ وہ ان کی طرف اپنا ایک لشکر بھیجے گا۔ مہدی اس پر غالب آجائیں گے اور یہ مذکور لشکر کلب کا فتنہ ہوگا۔ مہدی لوگوں میں سنّت نبویؐ کے مطابق عمل کریں گے اسلام اپنی گردن زمین پر ڈال دے گا سات سال تک وہ رہیں گے پھر فوت ہو جائیں گے۔ اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

(روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

۵۲۲۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُصِيبُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِي وَأَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْأَرْضُ مِنْ نَّبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ يَعِيشُ فِي ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانَ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا جو اس اُمت کو پہنچے گا یہاں تک کہ کوئی آدمی پناہ گاہ نہیں پائے گا جس کی طرف ظلم سے پناہ پکڑے۔ اللہ تعالیٰ میری عترت اور اہل بیت سے ایک آدمی مبعوث فرمائے گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم اور جور سے بھری ہوگی۔ آسمان اور زمین کے رہنے والے اس سے خوش ہوں گے۔ آسمان مینہ کا ایک قطرہ باقی نہ رکھے گا مگر اس کو زمین پر گرا دے گا اور زمین پیداوار سے کچھ نہ چھوڑے گی مگر اس کو نکال دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگ مردوں کی آرزو کریں گے سات سال یا آٹھ سال یا نو سال تک وہ اس حالت میں رہیں گے۔

(روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

۵۲۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ

علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماوراء النہر سے ایک آدمی ظاہر ہوگا اس کو حارث حراث کہیں

مِنْ وَّرَآءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰى مُقَدِّمَتِهٖ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ مَنْصُوْرٌ يُّوَطِّئُ اَوْ يُمَكِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَّصْرُهٗ اَوْ قَالَ اِجَابَتُهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

گے اس کے مقدمۂ لشکر پر ایک آدمی ہوگا جس کا نام منصور ہوگا وہ آل محمد کو جگہ اور ٹھکانہ دے گا جس طرح قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکانہ دیا تھا۔ ہر مسلمان پر اس کی مدد کرنا واجب ہے یا فرمایا اس کی بات قبول کرنا واجب ہے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۲۲۶/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ يُخْبِرُهٗ فَخِذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اُس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے باتیں کریں گے اور یہاں تک کہ کوڑے کا پھندنا اور اس کی جوتی کا تسمہ آدمی سے کلام کریں گے۔ اس کی ران اس کو خبر دے گی جو کچھ اس کی غیر حاضری میں اس کے اہل وعیال نے کیا ہوگا (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۲۲۷/۲۴ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نشانیاں دوسو برس بعد پیدا ہوں گی۔ (روایت کیا اس کو ماجہ نے)

۵۲۲۸/۲۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاْتُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم سیاہ جھنڈے دیکھو کہ خراسان سے نکل آئے ہیں تم ان کے پاس آؤ کیونکہ ان میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ روایت کیا اس کو احمد اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۲۲۹/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَّنَظَرَ اِلٰى ابْنِهِ الْحَسَنِ وَقَالَ اِنَّ ابْنِيْ

ابواسحاقؓ سے روایت ہے کہ علیؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ کو دیکھ کر کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرا یہ بیٹا سردار ہے اس کی پشت سے ایک آدمی ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام

هٰذَا اَسِيْدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهٖ رَجُلٌ يُّسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهٗ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهٗ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ)

کے موافق ہوگا جو خلق میں آپ کے مشابہ ہوگا اور خلق میں مشابہ نہیں ہوگا پھر اس پورے قصہ کو بیان کیا۔ زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے لیکن اس نے قصہ کا ذکر نہیں کیا۔

۵۲۳۰/۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فُقِدَ الْجَرَادُ فِيْ سَنَةٍ مِّنْ سِنِيْ عُمَرَ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيْدًا فَبَعَثَ اِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا فَرَاكِبًا اِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا اِلَى الشَّامِ يَسْاَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ يُرٰى مِنْهُ شَيْئًا فَاَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِيْ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ اَلْفَ اُمَّةٍ سِتُّمِائَةٍ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ وَاَرْبَعُمِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَاِنَّ اَوَّلَ هَلَاكِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْجَرَادُ فَاِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْاُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایک سال جس میں آپ نے وفات پائی، ٹڈی گم ہوگئی۔ آپ کو اس بات کا سخت غم ہوا آپ نے یمن کی طرف سوار بھیجا ایک سوار عراق کی طرف ایک سوار شام کی طرف بھیجا جو ٹڈی کے متعلق پوچھتے تھے کیا اس کو دیکھا گیا ہے یا نہیں وہ سوار جو یمن کی طرف گیا تھا ایک مٹھی بھر کر لایا اور حضرت عمرؓ کے آگے پھیلا دیں جب انہوں نے دیکھا اللہ اکبر کہا اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار قسم کی مخلوقات پیدا کی ہیں چھ سو سمندر میں اور چار سو خشکی میں اس امت میں سب سے پہلے ٹڈی ہلاک ہوگی جب ٹڈی ہلاک ہو جائے گی مخلوقات پے در پے ہلاک ہوں گی جس طرح موتیوں کی لڑی کی ڈوری ٹوٹ جاتی ہے۔

(روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

---

۱ باطنی مسرت یعنی اخلاق و عادات

۲ ظاہری شکل و صورت

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۳۱/۱ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدِ الْغِفَارِيِّ قَالَ اَطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّآبَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ رِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۳۲/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قیامت سے پہلے کی علامات اور دجّال کا بیان

پہلی فصل

حذیفہؓ بن اُسید غفاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر جھانکا ہم آپس میں ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کس بات کا ذکر کر رہے ہو انہوں نے کہا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں آپؐ نے فرمایا قیامت اس وقت تک ہرگز نہ آئے گی جب تک تم دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ دجّال، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسیٰ بن مریم کا نازل ہونا، یاجوج ماجوج کا آنا، تین خسف ہوں گے ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں، سب سے آخر یمن سے ایک ہوا نکلے گی لوگوں کو محشر کی طرف چلائے گی۔ ایک روایت میں ہے دسویں علامت ایک آندھی آئے گی لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ چیزوں سے پہلے پہلے نیک کاموں میں جلدی کر لو۔

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا اَلدُّخَانَ وَ الدَّجَّالَ وَدَآبَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَةَ اَحَدِكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور ایک عام اور خاص لوگوں کا فتنہ۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّآبَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَّاَيَّتُهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں سے سب سے پہلے سورج کا مغرب سے نکلنا ہوگا اور دابۃ کا لوگوں پر نکلنا چاشت کے وقت ہوگا۔ ان میں سے جونسی علامت پہلے وقوع پذیر ہوجائے دوسری اس کے بعد جلد ہی ظاہر ہوگی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۳۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ وَدَآبَّةُ الْاَرْضِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین نشانیاں ظاہر ہوں گی اس وقت کسی ایسے شخص کو ایمان لانا نفع نہیں دے گا جو اس نشانی سے پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا یا جس شخص نے اپنے ایمان کی حالت میں نیکی نہ کمائی ہوگی۔ سورج کا طلوع ہونا مغرب کی طرف سے اور دجّال کا نکلنا اور دابۃ الارض کا ظاہر ہونا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۳۵ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِیْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا تُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا وَيُقَالُ لَهَا

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت سورج غروب ہوتا ہے تو جانتا ہے کہ کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا سورج جاتا ہے اور عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے اور اجازت طلب کرتا ہے اس کو اجازت دی جاتی ہے اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے اور قبول نہ ہو۔ اجازت طلب کرے اور اس کو اجازت نہ دی جائے اس کے لیے کہا جائیگا واپس لوٹ جا جہاں سے آیا ہے۔ وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان سورج اپنے مستقر

اُرْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

کے لیے چلتا ہے کا یہی مطلب ہے اور اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔ (متفق علیہ)

۵۲۳۶ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَکْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر قیام قیامت تک دجّال سے بڑا امر کوئی نہیں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰی عَلَیْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَیْنِ الْیُمْنٰی كَاَنَّ عَیْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِیَةٌ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر پوشیدہ نہیں ہے تحقیق اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور مسیح دجّال کانا ہے اس کی دائیں آنکھ کانی ہے اس کی آنکھ ایسے معلوم ہوتی ہے جیسے انگور کا پھولا ہوا دانہ۔ (متفق علیہ)

۵۲۳۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ كَافِرٌ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہر نبی نے اعور کذّاب سے اپنی امّت کو ڈرایا ہے خبردار وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہوا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۲۳۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِیْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِیٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ یَجِیْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِیْ یَقُوْلُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں دجّال کے متعلق ایسی خبر دوں جو کسی نبی نے اپنی امّت کو نہیں دی بے شک وہ کانا ہے اور بیشک اس کے ساتھ جنّت اور آگ کی مثل ہوگی جس کو وہ جنّت کہے گا آگ ہوگی میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں جس طرح نوحؑ نے اپنی قوم کو

إِنَّهَا الْجَنَّةُ وَهِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ڈرایا تھا۔ (متفق علیہ)

۵۲۴۰ وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ مُسْلِمٌ وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ۔

حذیفہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دجّال نکلے گا اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی جس کو لوگ پانی دیکھ رہے ہوں گے وہ آگ ہوگی جلائے گی اور جس کو لوگ آگ دیکھ رہے ہوں گے وہ شیریں ٹھنڈا پانی ہوگا تم میں سے جو اس کو پالے وہ اس کی آگ میں واقع ہو کیونکہ وہ شیریں ٹھنڈا عمدہ پانی ہے (متفق علیہ) اور مسلم نے زیادہ کیا ہے کہ دجّال کی آنکھ مٹی ہوگی اور اس پر بھاری ناخنہ ہوگا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جس کو ہر کاتب اور غیر کاتب پڑھ سکے گا۔

۵۲۴۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (حذیفہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجّال بائیں آنکھ سے کانا ہے اس کے بال کثرت سے ہوں گے اسکے ساتھ اسکی جنت اور آگ ہوگی اس کی آگ جنت ہے اور اس کی جنت آگ ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۴۲ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ

نواسؓ بن سمعان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر کیا فرمایا اگر وہ میری موجودگی میں نکل آیا تو میں اس کے ساتھ جھگڑا کرنے والا ہوں اور اگر میری عدم موجودگی میں نکلا تو ہر آدمی اپنے نفس کا جھگڑا کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے دجّال نوجوان ہوگا اس کے بال گھنگریالے ہوں گے اس کی آنکھ چھوٹی ہوئی ہوگی میں اس

قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهُ
بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ
فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ
وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَةِ
الْكَهْفِ فَاِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِّنْ فِتْنَتِهٖ
اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَ
الْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَّعَاثَ شِمَالًا
يَّا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ
يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَّيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَّيَوْمٌ
كَجُمُعَةٍ وَّسَاۗئِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ
قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ
كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ
لَا اقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ
كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِيْ
عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ
فَيَاْمُرُ السَّمَاۗءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ
فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ
اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَّاَسْبَغَهٗ
ضُرُوْعًا وَّاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي
الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ
قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ
مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ
اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا
اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا

کو عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں۔ تم میں سے جو اس کو پائے سورۂ کہف کی ابتدائی آیات اس پر پڑھے ایک روایت میں ہے سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ اس سے امان کا سبب ہیں وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راہ سے ظاہر ہوگا۔ دائیں جانب فساد کرے گا اور بائیں جانب فساد کرے گا۔ اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول زمین میں کس قدر ٹھہرے گا فرمایا چالیس دن ایک دن سال کا ہوگا۔ ایک دن مہینہ کا اور ایک دن ہفتہ کا باقی ایام اپنے معمول کے مطابق ہوں گے ہم نے کہا اے اللہ کے رسول جو دن سال کا ہوگا کیا ہم کو ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی فرمایا نہیں نمازوں کے وقت کا اندازہ لگا لیا کرو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول کس قدر جلدی زمین میں پھریگا فرمایا جس طرح بادل کے پیچھے ہوا لگے۔ ایک قوم کے پاس آئے گا ان کو بلائے گا۔ وہ اس پر ایمان لے آئیں گے، آسمان کو حکم دے گا وہ بارش برسائے گا۔ زمین کو حکم دیگا وہ اُگائے گی۔ شام کو اُن کے پاس ان کے مویشی آئیں گے ان کی کوہانیں دراز ہوں گی تھن خوب پورے اور کھوکھیں خوب بھری ہوئی ہوں گی پھر ایک دوسری قوم کے پاس آئے گا ان کو بلائے گا وہ اس کا انکار کردیں گے وہ ان سے پھرے گا وہ قحط میں مبتلا ہوجائیں گے۔ ان کے پاس ان کے اموال میں سے کچھ بھی نہ رہے گا۔ ایک ویرانہ کے پاس سے گزریگا اس کو کہے گا اپنے خزانے باہر نکال اس کے خزانے اس کے پیچھے چلنے لگیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے چلتی ہیں۔ پھر ایک بھرپور نوجوان کو بلائے گا اس کو تلوار مار کر دو ٹکڑے کردیگا اور تیر کے نشانہ کی مسافت پر پھینک دیگا۔ پھر اس کو بلائے گا وہ مسکراتا ہوا آئے گا اور اس کا

كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا
مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ
فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ
ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ
يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ
الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ
الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ
مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ
مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ
تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ
فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ
إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ
يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ
بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسٰى
قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ
عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ
فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى
اللّٰهُ إِلٰى عِيسٰى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا
لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ
عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ
يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ
حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى
بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا
وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ
مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتّٰى يَنْتَهُوا
إِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ

چہرہ چمکتا ہوگا۔ وہ اس طرح ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو مبعوث فرمائے گا وہ دمشق کے مشرقی جانب بیضاء منارہ سے اُتریں گے۔ دو زرد رنگ کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے ہوں گے اپنے ہاتھ فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے جب اپنے سر کو نیچا کریں گے اس سے قطرے گریں گے اور جب سر اُٹھائیں گے چاندی کے موتیوں کی مانند قطرے گریں گے جس کافر تک ان کی خوشبو پہنچے گی وہ مرجائیگا ان کی خوشبو جہاں تک ان کی نظر پہنچتی ہے وہاں تک پہنچے گی۔ آپ دجّال کو طلب کرینگے یہاں تک کہ باب لُد کے پاس اُسکو جالینگے اسکو قتل کرینگے پھر حضرت عیسیٰ کے پاس ایک جماعت کے لوگ آئینگے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال کی مکر و فریب اور فتنہ سے بچایا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ انکے چہروں سے گرد و غبار کو صاف کرینگے اور انکے درجات انکو بتلائینگے جو جنت میں انکو ملینگے وہ اسی طرح ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کریگا میں نے اپنے ایسے بندے ظاہر کردیئے ہیں کہ کسی کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں میرے بندوں کو طور کی طرف لے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو بھیجے گا وہ ہر بلند زمین سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ بحیرہ طبریہ کے پاس سے ان کی اگلی جماعت گزرے گی وہ اس کا سارا پانی پی جائیں گے۔ پھر آخری جماعت گذرے گی اور کہے گی کبھی یہاں بھی پانی ہوتا ہوگا۔ پھر چلتے چلتے خمر پہاڑ کے قریب پہنچیں گے جو کہ بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے۔ کہیں گے ہم نے زمین والوں کو قتل کردیا ہے آؤ ہم آسمان والوں کو بھی قتل کردیں اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون سے آلودہ کرکے واپس لوٹائے گا۔ اللہ کے نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی محصور ہوجائیں گے۔ یہاں تک کہ بیل کا ایک سر تمہارے آج کے سو دینار سے بہتر معلوم ہوگا۔ اللہ کے نبی عیسیٰ اور انکے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں

الْمُقَدَّسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هٰلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا وَّمَا يُحْصِرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهُ زَهَمُهُمْ وَتَنْتُنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَّا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقَحْفِهَا

کیڑے پیدا کر دیں گا وہ ایک جان کی طرح سب مُردہ ہو جائیں گے پھر اللہ کے نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اُتریں گے وہ زمین میں ایک بالشت جگہ نہیں پائیں گے مگر اس کو ان کی چربی اور بدبو نے بھر دیا ہو گا۔ اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اُونٹوں کی طرح ہوں گی وہ ان کو اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔ ایک روایت میں ہے ان کو نہبل مقام میں پھینک دیں گے۔ مسلمان ان کی کمانوں، نیزوں اور ترکشوں سے سات برس تک آگ جلاتے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا اس سے کوئی مٹی پتھر کا گھر یا روئی کا خیمہ چھپا نہیں رہ سکے گا وہ مینہ زمین کو دھو ڈالے گا۔ یہاں تک کہ صاف آئینہ کی مانند کر دے گا پھر زمین کو کہا جائے گا اپنی برکت ظاہر کر اور پھل نکال اس وقت ایک جماعت ایک انار کھائے گی اس کے چھلکے سے سایہ پکڑیں گے۔ دُودھ میں برکت دی جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک اونٹنی آدمیوں کی ایک کثیر جماعت کو کفایت کرے گی۔ گائے ایک قبیلہ کو کافی ہو گی۔ بکری آدمیوں کی ایک چھوٹی جماعت کو کافی ہو گی۔ لوگ اسی طرح ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا وہ ان کو بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی اور ہر مومن اور مسلمان کی رُوح قبض کر لے گی اور بُرے لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح اختلاط کریں گے۔ ان پر قیامت قائم ہو گی (روایت کیا اس کو مسلم نے) مگر دوسری روایات تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ سے لے کر سبع سنین تک کے الفاظ ترمذی نے روایت کیے ہیں۔

وَيُبَارِكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةُ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةُ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) إِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ إِلٰى قَوْلِهِ سَبْعَ سِنِينَ رَوَاهَا التِّرْمِذِيُّ۔

۵۲۴۳/۱۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُولُونَ لَهُ أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ أَعْمِدُ إِلٰى هٰذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجّال نکلے گا اس کی طرف ایک مسلمان آدمی متوجہ ہوگا۔ دجّال کے سپاہی اس کو ملیں گے اور اُسے کہیں گے تو کہاں جا رہا ہے وہ کہے گا میں اس شخص کی طرف جا رہا ہوں جو نکلا ہے وہ کہیں گے کیا تو ہمارے رب کے ساتھ ایمان نہیں رکھتا وہ کہے گا ہمارے رب کی صفات میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔ وہ کہیں گے اس کو قتل کر دو ان کا بعض بعض سے کہے گا تمہارے رب نے اس سے منع کیا ہے کہ کسی کو اس کی اجازت کے بغیر قتل کیا جائے وہ اس کو دجّال کے پاس پکڑ کر لے جائیں گے جب وہ مومن اسکو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو! یہی وہ دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ دجّال اس کے متعلق حکم دے گا کہ اس کو چت لٹا دو پھر حکم دے گا پکڑ لو اور اس کا سر کچل دو۔ اس کی پیٹھ اور پیٹ مار مار کر فراخ کر دیا

الَّذِیْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَیَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِہٖ فَیُشَبَّحُ فَیَقُوْلُ خُذُوْہُ وَشُجُّوْہُ فَیُوْسَعُ ظَہْرُہٗ وَبَطْنُہٗ ضَرْبًا قَالَ فَیَقُوْلُ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِیْ قَالَ فَیَقُوْلُ اَنْتَ الْمَسِیْحُ الْکَذَّابُ قَالَ فَیُؤْمَرُ بِہٖ وَیُوْشَرُ بِالْمِیْشَارِ مِنْ مَّفْرَقِہٖ حَتّٰی یُفَرَّقَ بَیْنَ رِجْلَیْہِ قَالَ ثُمَّ یَمْشِی الدَّجَّالُ بَیْنَ الْقِطْعَتَیْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ لَہٗ قُمْ فَیَسْتَوِیْ قَائِمًا ثُمَّ یَقُوْلُ لَہٗ اَتُؤْمِنُ بِیْ فَیَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُّ فِیْکَ اِلَّا بَصِیْرَۃً قَالَ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَا یَفْعَلُ بَعْدِیْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ فَیَاْخُذُہُ الدَّجَّالُ لِیَذْبَحَہٗ فَیَجْعَلُ مَا بَیْنَ رَقَبَتِہٖ اِلٰی تَرْقُوَتِہٖ نُحَاسًا فَلَا یَسْتَطِیْعُ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ فَیَاْخُذُ بِیَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ فَیَقْذِفُ بِہٖ فَیَحْسِبُ النَّاسُ اَنَّمَا قَذَفَہٗ اِلَی النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِیَ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا اَعْظَمُ شَھَادَۃً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

جائے گا پھر کہے گا تو میرے ساتھ ایمان نہیں لاتا وہ کہے گا تو مسیح کذاب ہے دجّال کے حکم سے اس کو آرے کے ساتھ چیر دیا جائے گا۔ دجّال اس کے دو ٹکڑوں کے درمیان چلے گا اور پھر کہے گا کھڑا ہو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا، پھر اس سے کہے گا تو میرے ساتھ ایمان لاتا ہے؟ وہ کہے گا تیرے پہچاننے میں میرا علم و یقین بڑھ گیا ہے پھر وہ کہے گا اے لوگو میرے بعد یہ کسی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکے گا، دجّال اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا اس کی گردن اور سینہ کی درمیانی جگہ کو تانبا کی طرح بنا دیا جائے گا وہ اس کی راہ نہ پا سکے گا۔ وہ اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں پکڑ کر پھینکے گا لوگ سمجھیں گے کہ اسکو اس نے آگ میں پھینکا ہے دراں حالیکہ وہ جنّت میں پھینکا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ رب العالمین کے نزدیک سب لوگوں سے بڑھ کر یہ شہادت میں بڑھا ہوا ہوگا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۴۴ وَعَنْ اُمِّ شَرِیْکٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰی یَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِیْکٍ

اُمّ شریکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا لوگ دجّال سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں پر جا چڑھیں گے۔ اُمّ شریکؓ نے کہا میں نے کہا اُس دن عرب کہاں ہوں گے فرمایا وہ اُس وقت تھوڑے ہونگے

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۴۵/۱۵ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَّهُوْدِ اَصْفَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ستر ہزار اصفہان کے یہودی دجّال کی پیروی اختیار کرلیں گے اُن پر سیاہ چادریں ہوں گی۔ روایت کیا اس کو مسلم نے

۵۲۴۶/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ رَجُلٌ وَّهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهٗ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهٗ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ كُنْتُ فِيْكَ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّيْ الْيَوْمَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَّقْتُلَهٗ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجّال آئے گا اس پر حرام ہے کہ مدینہ کے راستوں میں وہ داخل ہو۔ مدینہ کے قریب شور والی زمین میں وہ اُترے گا ایک بہترین آدمی اس کی طرف نکلے گا وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجّال ہے جس کے متعلق ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ دجّال کہے گا مجھے بتلاؤ اگر میں اسکو قتل کردوں پھر زندہ کروں تو میرے معاملہ میں تم کسی قسم کا شک کروگے لوگ کہیں گے نہیں وہ اس کو قتل کردیگا پھر اس کو زندہ کرے گا۔ وہ کہے گا اللہ کی قسم آج سے بڑھ کر مجھے تیرے متعلق یقین حاصل نہیں ہوا۔ دجّال اس کو پھر قتل کرنا چاہے گا لیکن اس پر قابو نہیں پاسکے گا۔

(متفق علیہ)

۵۲۴۷/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ

ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا دجّال مشرق کی طرف سے آئے گا اور مدینہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا احد کے پیچھے اُترے گا۔ فرشتے اس کا منہ ملک شام کی طرف کردیں گے وہاں ہلاک ہوگا۔

(متفق علیہ)

وَهٰذَا لِكَ يُهْلِكُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۴۸/۱۸ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابو بکرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں مسیح دجّال کا رعب داخل نہ ہو سکے گا اس زمانہ میں اس کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازہ پر دو فرشتے مقرر ہوں گے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۲۴۹/۱۹ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ اَلصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ وَّلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَّافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَّعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ لَّخْمٍ وَّجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ فَاَرْفَاُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ

فاطمہؓ بنت قیس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کو سنا جو پکار رہا ہے کہ نماز جمع کرنے والی ہے میں مسجد کی طرف نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھی جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے منبر پر بیٹھے اور آپ مسکرا رہے تھے۔ فرمایا ہر آدمی اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے پھر فرمایا تمہیں اس کا علم ہے کہ میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تم کو کسی رغبت یا رہبت کیلئے جمع نہیں کیا بلکہ میں نے تم کو ایک واقعہ سنانے کیلئے جمع کیا ہے جو کہ مجھے تمیم داری نے بیان کیا ہے جو ایک عیسائی تھا اور اب آکر مسلمان ہوا ہے اس کا وہ واقعہ میرے اس بیان کے مطابق ہے جو میں نے تمہیں دجّال کے متعلق خبر دی تھی اس نے مجھے بتلایا ہے کہ ایک مرتبہ تیس آدمیوں کے ساتھ جو لخم اور جذام قبیلہ سے تھے میں دریائی کشتی میں سوار ہوا ایک مہینہ تک سمندر کی موجیں ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں ایک دن سورج کے غروب کے وقت وہ ایک جزیرہ پر لنگر انداز ہوئے۔ ایک چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر وہ جزیرہ میں داخل ہوئے ایک بہت زیادہ بالوں والا چارپایہ ان کو ملا بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے اور پیچھے کا کچھ

حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ
السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ
دَآبَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ
مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ
قَالُوْا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا
الْجَسَّاسَةُ اِنْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ
فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ
قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا
اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا
سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا
فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ مَا رَاَيْنَاهُ قَطُّ
خَلْقًا وَّ اَشَدُّهٗ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةً
يَدُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى
كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا
اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ
فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ
اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ
بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا
فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَآبَّةٌ
اَهْلَبُ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِعْمِدُوْا
اِلٰى هٰذَا فِي الدَّيْرِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ
سِرَاعًا فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَّخْلِ
بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا
اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَّا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ
عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَآءٌ
قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ قَالَ اِنَّ مَآءَهَا

پتہ نہیں چلتا تھا۔ انہوں نے کہا تیرے لیے ہلاکت ہو تو کون ہے اس نے کہا میں جاسوس ہوں۔ دیر میں ایک شخص ہے اس کے پاس چلو وہ تمہاری خبروں کے سننے کا بہت شوق رکھتا ہے۔ جب اس نے آدمی کا نام لیا۔ ہم ڈر گئے کہیں یہ شیطان نہ ہو ہم جلد جلد چلے اور دیر میں داخل ہو گئے۔ اس میں ایک بہت بڑا انسان تھا اس قدر بڑا انسان ہم نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ کبھی اس قدر مضبوطی کے ساتھ بندھا ہوا دیکھا ہے اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اور اس کے گھٹنوں اور ٹخنوں کے درمیان لوہے سے جکڑے ہوئے ہیں ہم نے کہا تیرے لیے افسوس ہو تو کون ہے اس نے کہا میری خبر پر تم نے قدرت پالی ہے۔ تم کون ہو۔ انہوں نے کہا ہم عرب کے رہنے والے ہیں ایک سمندری جہاز میں ہم سوار ہوئے تھے۔ ایک مہینہ تک موجیں ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں ہم اس جزیرہ میں داخل ہوئے ہمیں ایک بہت بالوں والا چارپایہ ملا اس نے کہا میں جاسوس ہوں اس شخص کے پاس جاؤ جو دیر میں ہے ہم جلد تیرے پاس آگئے ہیں کہنے لگا مجھے نخل بیسان کے متعلق بتلاؤ کیا ان کو پھل لگتا ہے ہم نے کہا ہاں کہنے لگا۔ قریب ہے کہ ان کے پھل نہ لگے۔ پھر کہنے لگا مجھ کو بتلاؤ کیا بحیرۂ طبریہ میں پانی ہے ہم نے کہا اس میں بہت زیادہ پانی ہے کہنے لگا قریب ہے کہ اس کا پانی ختم ہو جائے گا۔ پھر کہنے لگا مجھے بتلاؤ کہ زغر چشمہ میں پانی ہے اور اس چشمہ کے مالک اس سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ ہم نے کہا ہاں اس میں بہت پانی ہے اور اس کے مالک اس سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ پھر کہنے لگا مجھے اُمیوں کے نبی کے متعلق بتلاؤ کہ اس نے کیا کیا ہے ہم نے کہا کہ انہوں نے مکّہ چھوڑ دیا ہے اور یثرب میں مقیم ہیں کہنے لگا کیا عرب نے اس کے ساتھ

يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ
عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ
يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ
هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ
مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ
الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ
مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ
الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ
بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ
يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ أَمَا
إِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي
مُخْبِرُكُمْ عَنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ
وَإِنِّي يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ
فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ
قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً
غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ
عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ
أَدْخُلَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ
بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا
وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً
يَحْرُسُونَهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ
فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ
طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ
حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ أَلَا إِنَّهُ
فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ

جنگ کی ہے ہم نے کہا ہاں کہنے لگا پھر انہوں نے پوچھا انہوں نے اہلِ عرب کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہم نے اس کو بتلایا کہ قرب وجوار کے عرب پر وہ غالب آچکے ہیں اور انہوں نے آپ کی اطاعت کر لی ہے کہنے لگا ہاں یہ بات درست ہے اور اگر وہ اطاعت اختیار کریں ان کے لیے بہتر ہے میں تمہیں اپنے متعلق بتلاتا ہوں کہ میں مسیح دجّال ہوں اور قریب ہے کہ مجھے خروج کی اجازت ملے میں نکلوں گا اور زمین میں چلوں گا۔ اور مکّہ اور مدینہ کے علاوہ چالیس راتوں میں ہر قریہ اور بستی میں جاؤں گا۔ مکّہ اور مدینہ میں داخل ہونا مجھ پر حرام ہے۔ ان میں سے جس میں داخل ہونا چاہوں گا مجھے آگے سے ایک فرشتہ ملے گا جس کے ہاتھ میں سونتی ہوئی تلوار ہوگی مجھے اس سے روکے گا اور اس کے ہر راستہ پر فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لاٹھی منبر پر ماری اور فرمایا یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے۔ مراد اس سے آپ مدینہ لیتے تھے۔ کیا میں نے تم کو یہ حدیث بیان کی تھی؟ لوگوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا وہ شام کے دریا میں ہے یا یمن کے دریا میں ہے نہیں بلکہ مشرق کی جانب میں ہے اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُنِيْ اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاۗءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَّاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَّالِ رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ وَّذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فِيْ بَابِ قِصَّةِ ابْنِ

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات میں نے اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا وہاں پر میں نے ایک بہت خوبصورت گندم گوں رنگ کا آدمی دیکھا جیسا کہ تو نے کبھی دیکھا ہے۔ کندھے تک اس کے بال ہیں بہت خوبصورت جو تو نے کبھی کسی کے کندھے تک کے بال دیکھے ہوں اس نے ان بالوں میں کنگھی کر رکھی ہے ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔ دو آدمیوں کے کندھوں پر ٹیک لگائے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے میں نے کہا یہ کون ہے۔ انہوں نے کہا یہ عیسیٰؑ بن مریمؑ ہے پھر میں نے ایک آدمی دیکھا جس کے بال سخت گھنگریالے ہیں اس کی بائیں آنکھ کانی ہے۔ اس کی آنکھ ایسی ہے جیسے پھولا ہوا انگور کا دانہ۔ جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان میں ابن قطن کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا ہے۔ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے انہوں نے کہا یہ مسیح دجّال ہے (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے دجّال بھاری بھر کم سُرخ رنگ کا مُڑے ہوئے بالوں والا ہے اور اس کی بائیں آنکھ کانی ہے اور لوگوں میں وہ ابن قطن کے بہت مشابہ ہے۔ ابوہریرہؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں لا تقوم الساعۃ حتّٰی تطلع الشمس من مغربہا باب الملاحم میں گزر چکی ہے اور ہم ابن عمر کی حدیث جس کے الفاظ ہیں۔ قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس باب قصۃ ابن صیاد میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

صَیَّادٍ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۲۵۱/۲۱ عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ فِیْ حَدِیْثِ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ قَالَتْ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَۃٍ تَجُرُّ شَعْرَھَا قَالَ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَۃُ اِذْھَبْ اِلٰی ذٰلِکَ الْقَصْرِ فَاَتَیْتُہٗ فَاِذَا رَجُلٌ یَّجُرُّ شَعْرَہٗ مُسَلْسَلٌ فِی الْاَغْلَالِ یَنْزُوْ فِیْمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

فاطمہؓ بنت قیس تمیم داری کی حدیث میں ذکر کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا ناگہاں میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بال کھینچتی ہے اس نے کہا تو کون ہے اس نے کہا میں جاسوسی کرنے والی ہوں اس محل میں جائیں میں محل میں آیا۔ وہاں ایک آدمی اپنے بال کھینچتا ہے۔ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے آسمان اور زمین کے درمیان کودتا ہے میں نے کہا تو کون ہے اس نے کہا میں دجّال ہوں۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۲۵۲/۲۲ وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ حَدَّثْتُکُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ لَّا تَعْقِلُوْا اَنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ قَصِیْرٌ اَفْحَجُ جَعْدٌ اَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَیْنِ لَیْسَتْ بِنَاتِیَۃٍ وَّلَا جَحْرَآءَ فَاِنْ اُلْبِسَ عَلَیْکُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عبادہؓ بن صامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں نے دجّال کے متعلق تمہیں خبر دی ہے یہاں تک کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تمہیں اس کے متعلق سمجھ نہ آئے۔ مسیح دجّال ٹھگنے قد کا پھڈا مڑے ہوئے بالوں والا اور کانا ہے۔ اس کی آنکھ مٹی ہوئی ہے نہ ابھری ہوئی اور نہ اندر کو دھنسی ہوئی ہے اگر پھر بھی تم کو شک پڑ جائے تو یاد رکھو تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۲۵۳/۲۳ وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَّبِیٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَہٗ وَاَنَا اُنْذِرُکُمُوْہُ فَوَصَفَہٗ لَنَا قَالَ

ابوعبیدہؓ بن جراح سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی نے اپنی قوم کو دجّال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں۔ آپ نے اس کی صفت ہمارے لیے بیان کی فرمایا شاید کہ اس کو کوئی ایسا شخص پالے جس نے مجھ

قَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ)

محمد دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس روز ہمارے دل کیسے ہوں گے فرمایا جیسا کہ ہیں آج کے دن یا اس سے بھی بہتر ہوں گے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

۵۲۵۴/۲۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن حریثؓ سے روایت ہے وہ ابوبکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دجّال کے متعلق باتیں کیں فرمایا وہ مشرق سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہے۔ بہت سی قومیں اس کی پیروی اختیار کریں گی اُن کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۲۵۵/۲۵ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسَبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجّال کے متعلق جو شخص سُنے اس سے دُور بھاگے بخدا ایک آدمی اس کے پاس آئے گا اور وہ خود کو مومن سمجھتا ہوگا لیکن شبہات دیکھ کر وہ اس کی پیروی اختیار کرلے گا۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

۵۲۵۶/۲۶ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

اسماء بنت یزید بن سکن سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجّال زمین میں چالیس برس تک ٹھہرے گا سال مہینہ کے مانند ہوگا مہینہ جمعہ کے اور جمعہ دن کے مانند اور دن تنکوں کے آگ میں جلنے کے مانند ہوگا۔

(روایت کیا اس کو شرح السُّنہ میں)

۵۲۵۷/۲۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيْجَانُ۔
(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

نے فرمایا میری اُمّت کے ستّر ہزار آدمی دجّال کی پیروی اختیار کریں گے ان پر سیاہ چادریں ہوں گی۔
(روایت کیا اس کو شرح السنّہ میں)

۵۲۵۸ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ قَدْ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ سِنِيْنَ سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِيْهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهٗ وَالْاَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهٗ فَلَا يَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ وَّلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِّنَ الْبَهَائِمِ اِلَّا هَلَكَ وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِهٖ اَنَّهٗ يَاْتِي الْاَعْرَابِيَّ فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اِبِلَكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ اِبِلِهٖ كَاَحْسَنِ مَا يَكُوْنُ ضُرُوْعًا وَّاَعْظَمِهٖ اَسْنِمَةً قَالَ وَيَاْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ اَخُوْهُ وَمَاتَ اَبُوْهُ فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اَبَاكَ وَاَخَاكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِيْنُ نَحْوَ اَبِيْهِ وَنَحْوَ اَخِيْهِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم میرے گھر تشریف فرما تھے آپ نے دجّال کا ذکر کیا اور فرمایا اس کے ظہور سے پیشتر تین سال ہوں گے پہلے سال آسمان ایک تہائی بارش روک لے گا اور زمین ایک تہائی روئیدگی بند کر دے گی دوسرے سال آسمان دو تہائی بارش اور زمین دو تہائی روئیدگی بند رکھے گی۔ تیسرے سال آسمان اپنی پوری بارش اور زمین اپنی پوری روئیدگی روک لے گی وحشی چارپایوں میں سے ہر کھری والا اور دانت والا ہلاک ہو جائے گا اس کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہے کہ وہ اعرابی کے پاس آئے گا کہے گا مجھے بتلاؤ اگر میں تمہارے اونٹ زندہ کر دوں تو جان لے گا کہ میں تیرا رب ہوں وہ کہے گا کیوں نہیں شیطان اس کے اونٹوں کی صورتیں بنا لائے گا بہت عمدہ تھنوں والے اور بہت بڑے کوہانوں والے۔ ایک آدمی آئے گا جس کا بھائی اور باپ مر گیا ہوگا وہ کہے گا مجھے بتلاؤ اگر میں تمہارے باپ یا بھائی کو زندہ کر دوں کیا تو نہیں جانے گا کہ میں تیرا رب ہوں۔ وہ کہے گا کیوں نہیں۔ شیطان اس کے بھائی اور اس کے باپ کی صورت بنا دیں گے۔ پھر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کسی کام کے لیے باہر تشریف لے گئے پھر واپس آئے اور لوگ فکر میں تھے اس وجہ سے جو آپ نے ان کو دجّال کے متعلق بتلایا تھا، کہا پس آپ نے دروازے کی دونوں طرفوں کو پکڑا اور فرمایا اسماء کیا ہے میں نے کہا اے اللہ کے رسول دجّال کے ذکر سے آپ نے ہمارے دلوں کو نکال ڈالا ہے فرمایا اگر

لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِي اهْتِمَامٍ وَّغَمٍّ مِّمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ فَاَخَذَ بِلَحْمَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْيَمْ اَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَعَتْ اَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا حَيٌّ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ وَاِلَّا فَاِنَّ رَبِّيْ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهٗ حَتّٰى نَجُوْعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِئُهُمْ مَّا يُجْزِئُ اَهْلَ السَّمَآءِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ!

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

وہ میری زندگی میں نکل آیا میں اس کے ساتھ جھگڑنے والا ہوں وگرنہ میرا رب ہر مومن پر میرا خلیفہ ہے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ کی قسم ہم آٹا گوندھتے ہیں ہم روٹیاں نہیں پکاتے کہ ہم کو بھوک لگ جاتی ہے اس وقت ایماندار کیا کریں گے۔ فرمایا ان کو تسبیح و تقدیس کفایت کرے گی جس طرح آسمان والوں کو کرتی ہے۔

(روایت کیا اس کو احمد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۲۵۹/۲۹ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ وَاِنَّهٗ قَالَ لِيْ مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهٗ جَبَلَ خُبْزٍ وَّنَهْرَ مَآءٍ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجّال کے متعلق اس قدر نہیں پوچھا جس قدر میں نے پوچھا ہے آپ نے مجھے فرمایا وہ تجھے کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ روٹیوں کا ایک پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا۔ فرمایا وہ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ ذلیل ہے (متفق علیہ)

۵۲۶۰/۳۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰى حِمَارٍ اَقْمَرَ مَا بَيْنَ اُذُنَيْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں دجّال ایک سفید گدھے پر نکلے گا اس کے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ ستر کلاوے ہوگا۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔)

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَیَّادٍ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۶۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدُوْهُ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فِیْ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَصَّهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَیَّادٍ مَّاذَا تَرٰی قَالَ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَیْكَ الْاَمْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِیْئًا وَّخَبَاَ لَهٗ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ

ابنِ صیّاد کے قصّہ کا بیان

پہلی فصل

عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں بیشک عمر بن خطاب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ آپ کے صحابہ کی ایک جماعت میں ابنِ صیّاد کی طرف نکلے یہاں تک کہ اس کو بنو مغالہ محلّہ کے ایک ٹیلے میں بچّوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا۔ ابن صیاد اس وقت تک بلوغت کے قریب پہنچ چکا تھا وہ سمجھ نہ سکا یہاں تک کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس کی پشت پر اپنا ہاتھ مارا۔ پھر فرمایا کہ تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسُول ہوں اس نے آپ کی طرف دیکھا کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اُمّیوں کا رسول ہے۔ پھر ابنِ صیّاد نے کہا کہ تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھینچا پھر فرمایا میں اللہ کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ ایمان لایا پھر آپ نے ابن صیّاد سے فرمایا تجھے کیا دکھائی دیتا ہے کہنے لگا میرے پاس ایک سچا اور ایک جھوٹا آتا ہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا معاملہ تجھ پر مشتبہ کیا گیا ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میں نے تیرے لیے اپنے سینہ میں کچھ چھپا لیا ہے اور آپ نے اس آیت کو چھپایا تھا یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ کہنے لگا۔ دُخ ہے۔ فرمایا دُور ہو تو اپنے قدر سے تجاوز نہ کرے گا۔ عمرؓ نے کہا اے اللہ کے رسُول مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اُڑا دوں۔ آپ نے فرمایا اگر یہ وہی ہے تو تُو اس پر مسلّط نہ کیا جائے گا اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ابن عمرؓ نے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ فِيْهِ اَنْ اَضْرِبَ
عُنُقَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ
وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ
النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ
اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ
اَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُّضْطَجِعٌ عَلٰى
فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَّهٗ فِيْهَا رَمْزَمَةٌ
فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ
النَّخْلِ فَقَالَتْ اَيْ صَافُ وَهُوَ اسْمُهٗ
هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَنَاهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ
تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ
قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ
اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ
اُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ
اَنْذَرَ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ
وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَّمْ يَقُلْهُ
نَبِيٌّ لِّقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَ

نے کہا اس کے بعد آپ ابی بن کعب انصاری کو لے کر ابن صیاد کی طرف نکلے۔ آپ ان کھجوروں کے درختوں کا قصد کرتے تھے جن میں وہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے تنوں سے بچاؤ پکڑتے۔ آپ اس کو فریب دیتے تھے اور چاہتے تھے کہ ابن صیاد سے کچھ سنیں اس سے پہلے کہ آپ کو دیکھے، ابن صیاد اپنی چادر اوڑھ کر اپنے بستر پر سویا ہوا تھا اور ایک پوشیدہ آواز نکالتا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کی شاخوں میں چھپا ہوا دیکھ لیا کہنے لگی اے صاف اور صاف اس کا نام تھا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آرہے ہیں۔ ابن صیاد رک گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ چھوڑ دیتی تو معاملہ ظاہر ہو جاتا عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی جس کا وہ اہل ہے۔ پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی ایسا نبی نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ نوحؑ نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا۔ لیکن اس کے متعلق میں تم کو ایک ایسی بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں کہی۔ جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر ابن صیاد کو مدینہ کے کسی راستہ میں ملے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں وہ کہنے لگا تو بھی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ، اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا تو کیا دیکھتا ہے۔ کہنے لگا میں پانی پر ایک تخت بچھا ہوا دیکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سمندر پر ابلیس کا تخت دیکھتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا تو کیا دیکھتا ہے۔ کہنے لگا میں دو سچے اور ایک جھوٹا یا دو جھوٹے اور ایک سچا دیکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے۔ اس کو چھوڑ دو۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۶۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَقِيَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يَعْنِيْ ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ مَاذَا تَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ قَالَ وَمَا تَرٰى قَالَ اَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا اَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِّسَ عَلَيْهِ فَدَعُوْهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابو سعید) سے روایت ہے ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کی مٹی کے متعلق پوچھا، فرمایا سفید میدہ مشک خالص سے ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۶۳ وَعَنْهُ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَآءُ مِسْكٌ خَالِصٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۶۴ وَعَنْ نَّافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ قَوْلًا اَغْضَبَهٗ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَاَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى

نافعؒ سے روایت ہے کہا ابن صیاد مدینہ کے ایک راستہ میں ابن عمرؓ کو ملا ابن عمرؓ نے اس کو ایسی بات کہدی جس سے وہ ناراض ہو گیا وہ پھول گیا یہاں تک کہ اس نے راستہ کو بھر دیا۔ ابن عمرؓ حضرت حفصہؓ کے گھر گئے۔ انہیں اس واقعہ

حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا أَرَدْتَّ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَّغْضَبُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کی اطلاع مل گئی تھی وہ کہنے لگی اللہ تجھ پر رحم کرے ابن صیاد سے تو کیا چاہتا تھا کیا تجھے علم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دجال ایک غصہ کی وجہ سے نکلے گا جو اس کو ناراض کر دیگا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۶۵/۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ لِيْ مَا لَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُوْنَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُ لَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِيْ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ وَهُوَ كَافِرٌ وَّأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَأَنَا أُرِيْدُ مَكَّةَ قَالَ لِيْ فِيْ آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ فَلَبَّسَنِيْ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيْلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَهُ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں ابن صیاد کے ساتھ مکہ کی طرف گیا تو اس نے مجھ سے کہا لوگوں کی باتوں سے مجھے بہت تکلیف پہنچی ہے وہ مجھے دجال سمجھتے ہیں۔ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہیں۔ آپ فرماتے تھے کہ اسکی اولاد نہ ہوگی جبکہ میری اولاد ہے۔ کیا آپ نے فرمایا نہیں تھا کہ وہ کافر ہوگا، حالانکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوسکے گا جبکہ میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ کی طرف جارہا ہوں۔ پھر آخر میں کہنے لگا خبردار اللہ کی قسم میں اسکی پیدائش کا وقت اور اس کا مکان جانتا ہوں اور یہ کہ وہ کہاں ہے اور میں اس کے والد اور والدہ کو بھی جانتا ہوں۔ ابو سعید نے کہا اس نے مجھ کو شبہ میں ڈال دیا کہا میں نے اس سے کہا باقی دنوں میں تیرے لیے ہلاکت ہو اور اُسے کہا گیا کیا تو اس بات سے خوش ہوگا کہ تو ہی دجال ہو۔ کہنے لگا اگر مجھ پر پیش کیا جائے تو میں اس کو ناپسند نہ رکھونگا۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۶۶/۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيْتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرٰى قَالَ لَا أَدْرِيْ قُلْتُ لَا تَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ

ابن عمر سے روایت ہے کہا میں اس کو ملا اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی میں نے کہا تیری آنکھ کو کیا ہوا ہے کہنے لگا میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا تو نہیں جانتا جبکہ وہ تیرے سر میں ہے۔ کہنے لگا اگر اللہ چاہے تو اس کو تیری لاٹھی میں پیدا کردے کہا اس نے گدھے کی طرح سخت آواز نکالی میں نے کبھی ایسی

كَاشَدِّ تَخْيِيرٍ حَمَارٍ سَمِعْتُ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آواز نہیں سنی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۶۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ هُوَ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محمدؒ بن منکدر سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا وہ اس بات پر قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد ہی دجّال ہے میں نے کہا تو اللہ کی قسم اٹھاتا ہے۔ کہنے لگا میں نے عمر کو سنا وہ اس بات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھاتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکار نہیں کرتے تھے۔
(متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۲۶۸ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَشُكُّ اَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

نافعؒ سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے اللہ کی قسم مجھے اس بارہ میں کوئی شک نہیں ہے کہ ابن صیاد مسیح دجّال ہے روایت کیا اس کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں)

۵۲۶۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

جابرؓ سے روایت ہے کہا ہم نے ابن صیاد کو حرہ کے دن گم پایا یا روایت کیا اس کو ابو داؤد نے۔

۵۲۷۰ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ اَبُو الدَّجَّالِ ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَّاُمُّهُ امْرَاَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ

ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیس سال تک دجّال کے ماں باپ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوگی۔ پھر ایک کانا بڑے دانتوں والا لڑکا پیدا ہوگا جس کا نفع کم ہوگا۔ اسکی دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور اس کا دل نہیں سوتا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ماں باپ کی ہمارے لیے صفت بیان کی فرمایا اس کا باپ لمبے قد کا تھوڑے گوشت والا اس کی ناک چونچ کی طرح معلوم ہوگی۔ اس کی ماں موٹی اور چوڑی چکلی لمبے ہاتھوں والی ہے۔ ابو بکرہؓ نے کہا ہم نے سنا کہ مدینہ میں یہود کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا

طَوِيلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَبُوبَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُودٍ فِي الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبَوَيْهِ فَإِذَا نَعَتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرَسُ وَأَقْلَهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَإِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيفَةٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ہے۔ میں اور زبیر بن عوام اسکے ماں باپ کے گھر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ نشانیاں ان دونوں میں پائی جاتی تھیں۔ ہم نے ان کو کہا تمہارا کوئی لڑکا ہے کہنے لگے تیس سال تک ہمارے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ پھر ہمارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو کانا اور بڑے دانتوں والا ہے اس کی منفعت کم ہے اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور اس کا دل نہیں سوتا اس نے کہا ہم ان کے پاس سے باہر نکلے وہ چادر لپیٹے دھوپ میں لیٹا ہوا تھا اس کی خفیہ آواز تھی اس نے اپنے سر سے چادر اُتاری کہنے لگا تم دونوں نے کیا کہا ہے ہم نے کہا تو نے سُن لیا ہے جو ہم نے کہا ہے کہنے لگا ہاں میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۲۷۱ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةً نَابُهُ فَأَشْفَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُونَ الدَّجَّالَ فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيفَةٍ يُهَمْهِمُ فَأَذَنَتْهُ أُمُّهُ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللّٰهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ

جابرؓ سے روایت ہے ایک یہودی عورت کے ہاں مدینہ میں لڑکا پیدا ہوا جس کی آنکھ مٹی ہوئی تھی اور دانت ابھرا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈر گئے کہ کہیں یہ دجّال نہ ہو۔ آپ نے اس کو چادر کے نیچے سوتا دیکھا خفیہ آواز نکال رہا تھا۔ اس کی ماں نے اس کو آواز دی اے عبداللہ یہ ابوالقاسمؐ آرہے ہیں وہ چادر سے نکل آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کیا ہے اللہ اس کو ہلاک کرے اگر وہ اسکو چھوڑ دیتی تو وہ اپنا حال ظاہر کر دیتا اس کے بعد اس نے ابن عمر کی حدیث کے مطابق بیان کیا عمرؓ بن خطاب کہنے لگے یا رسول اللہ آپؐ مجھ کو اسکی اجازت دیں کہ میں اسکو قتل کر دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ وہی ہے تو تو اس کا صاحب نہیں ہے اس کا

ابْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْتُلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهٗ اِنَّمَا صَاحِبُهٗ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَاِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعَهْدِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا اَنَّهٗ هُوَ الدَّجَّالُ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

صاحب عیسیٰ بن مریم ہیں اور اگر وہ نہیں ہیں تو تیرے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ تو ایک ذمی آدمی کو قتل کرے اس کے بعد برابر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈرتے تھے کہ کہیں یہ دجّال نہ ہو۔

(روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

(وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ)

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

عیسیٰ علیہ السلام کے اُترنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۴۷۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيُفِيْضَ الْمَالَ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ۔ اَلْاٰيَةَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے عیسیٰؑ بن مریم ضرور تم میں نازل ہونگے جو ایک عادل حاکم ہوں گے وہ صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ معاف کریں گے مال عام ہو جائے گا یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ پھر ابوہریرہؓ کہتے اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو۔ "نہیں کوئی اہلِ کتاب سے مگر اس کے مرنے سے پہلے ایمان لے آئے گا"

(متفق علیہ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۷۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔

اُنہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ابن مریم عادل حاکم بن کر تم میں اُتریں گے وہ صلیب توڑیں گے خنزیر قتل کریں گے جزیہ معاف کردیں گے جوان اونٹنیاں بے کار چھوڑی جائیں گی۔ ان پر سواری نہ کی جائے گی۔ دلی دشمنی کینہ حسد ختم ہوجائے گا۔ عیسیٰؑ علیہ السلام مال کی طرف لوگوں کو بلائیں گے۔ اس کو کوئی قبول نہ کرے گا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے) بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ تم میں عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔ اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔

۵۲۷۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی۔ قیامت کے دن تک وہ غالب رہے گی۔ فرمایا عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے مسلمانوں کا امیر کہے گا آؤ ہمیں نماز پڑھاؤ وہ کہیں گے نہیں تمہارا بعض بعض پر امام ہے اس امت کی اللہ تعالیٰ نے عزت افزائی فرمائی ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

(وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ)

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۲۷۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰؑ ابن مریم زمین میں نازل ہوں گے شادی

سَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهُ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّأَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَأَقُوْمُ أَنَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيُّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ)

کریں گے ان کی اولاد ہوگی۔ پینتالیس سال تک زمین میں ٹھہریں گے پھر فوت ہوں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ بن مریم ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان ایک قبر سے اُٹھیں گے۔

(ابن جوزی نے اس روایت کو کتاب الوفا میں ذکر کیا ہے)

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَأَنَّ مَنْ مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ

قیامت کے نزدیک ہونے کا بیان اور یہ کہ جو شخص مر گیا اسکی قیامت شروع ہوگئی

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

۵۲۷۶/۱ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهٖ كَفَضْلِ إِحْدٰهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَلَا أَدْرِيْ أَذَكَرَهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

شعبہؒ، قتادہؒ سے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔ شعبہؒ نے کہا اور میں نے قتادہؒ سے سُنا اپنے وعظ میں کہتے تھے جس طرح ایک کو دوسری پر فضیلت حاصل ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس بات کو انسؓ سے روایت کیا ہے یا قتادہؒ نے اپنی طرف سے کہی ہے۔

(متفق علیہ)

۵۲۷۷/۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ أَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْئَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ

جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ اپنی وفات سے ایک ماہ قبل فرماتے تھے تم مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہو اس کا علم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ کوئی نفس زمین پر پیدا نہیں کیا گیا کہ اس پر سو برس گزریں اور وہ اس روز زندہ ہو

يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَّهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۷۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَّعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَّنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو سعیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا سو سال نہیں گزریں گے کہ زمین پر اس دن کوئی شخص زندہ ہو جو آج ہے۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۷۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ بہت سے اعرابی آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے متعلق پوچھتے۔ آپ ان میں سے کم عمر کی طرف دیکھتے اور فرماتے یہ بوڑھا نہیں ہوگا کہ تمہاری قیامت قائم ہو چکی ہوگی۔
(متفق علیہ)

۵۲۸۰ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِي نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقَتْهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهِ هٰذِهِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

مستورد بن شداد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں قیامت کی ابتداء کار میں بھیجا گیا ہوں میں اس سے سبقت کر آیا ہوں جس طرح یہ انگلی اس انگلی سے سبقت لے گئی ہے یہ کہہ کر اپنی دونوں انگلیوں سبابہ اور وسطیٰ کی طرف اشارہ کرتے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۲۸۱ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَّا تَعْجِزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُّؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيلَ لِسَعْدٍ وَّكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ۔
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ میری اُمت اپنے رب کے ہاں اس بات سے عاجز نہیں ہوگی کہ ان کو نصف یوم کی تاخیر دے۔ سعد سے کہا گیا نصف یوم کی تاخیر سے کیا مراد ہے اس نے کہا پانچ سو برس۔
(روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۸۲/۷ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِيْ اٰخِرِهٖ فَيُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ اَنْ يَّنْقَطِعَ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

تیسری فصل

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دنیا کی مثال کپڑے کی مانند ہے جسے اوّل سے لے کر آخر تک پھاڑ دیا گیا ہے اور وہ آخر میں ایک دھاگے کے ساتھ لٹکا ہوا ہے۔ قریب ہے کہ وہ دھاگہ بھی ٹوٹ جائے روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں،

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

قیامت کے شریر لوگوں پر قائم ہونے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۸۳/۸ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَّقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پہلی فصل

انسؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت نہیں قائم ہوگی حتیٰ کہ زمین میں اللہ اللہ کی صدا نہ رہے اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہ ہوگی جو اللہ اللہ کہتا ہوگا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۸۴/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت بدترین مخلوق پر قائم ہوگی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۸۵/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَ ذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ اوس قبیلہ کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ کے گرد حرکت کریں گے اور ذوالخلصہ دوس کا ایک بُت ہے۔ جاہلیت کے زمانہ میں جس کی وہ عبادت کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۲۸۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتُوَفّٰى مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَّا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ اٰبَائِهِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے رات اور دن اس وقت تک ختم نہ ہوں گے جب تک کہ لات و عزیٰ کی پوجا نہ کی جائے گی۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول میرا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ بُت پرستی ختم ہو جائے گی۔ اللہ وہ ہے جس نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ اپنا رسول بھیجا تاکہ وہ سب دینوں پر اس کو غالب کر دے اگرچہ مشرک لوگ اس بات کو ناپسند سمجھیں۔ آپ نے فرمایا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اسی طرح ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا وہ فوت کر دیا جائے گا اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کسی قسم کی کوئی بھلائی نہ ہوگی وہ اپنے باپ دادوں کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۸۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال خروج کریگا اور چالیس تک وہ زمین میں ٹھہرے گا مجھے علم نہیں کہ آپ نے چالیس دن یا ماہ یا سال کہا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عیسےٰ کو مبعوث فرمائے گا وہ شکل و صورت میں عروہ بن مسعود کے مشابہ ہیں وہ اس کو طلب کریں گے اور اُسے ہلاک کر دیں گے۔ اس کے بعد

ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيحًا بَارِدَةً مِّنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ قَالَ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَّرَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَاَوَّلُ مَنْ يَّسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَّلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ فَيُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّ

لوگوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سات برس تک ٹھہریں گے۔ کسی بھی دو شخصوں کے درمیان عداوت نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ ہوا اس کو مار ڈالے گی حتیٰ کہ اگر کوئی شخص پہاڑ کے اندر داخل ہو جائے وہ ہوا وہاں پہنچ کر اس کی روح کو قبض کرے گی۔ کہا بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی طرح سبک اور درندوں کی طرح گرانی نہ رکھتے ہوں گے کسی نیک بات کو نہ جانیں گے اور نہ کسی نامشروع امر سے رُکیں گے۔ شیطان انسانی شکل میں ان کے پاس آئے گا اور کہے گا تم شرم نہیں کرتے وہ کہیں گے تم ہمیں کیا حکم کرتے ہو، وہ اُن کو بتوں کے پوجنے کا حکم کرے گا۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے ان کا رزق بکثرت ہوگا اور ان کی معیشت اچھی ہوگی کہ صور پھونک دیا جائے گا اس کی آواز جو شخص بھی سُنے گا گردن ایک طرف جھکا دے گا اور دوسری طرف بلند کرے گا۔ فرمایا سب سے پہلے اس کی آواز ایک شخص سُنے گا وہ اپنے اُونٹوں کا حوض لیپتا ہوگا وہ مر جائے گا اور دوسرے لوگ بھی مر جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ شبنم کی مانند بارش برسائے گا اس کے سبب لوگ اُگیں گے پھر صور میں پھونکا جائے گا۔ ناگہاں لوگ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے پھر کہا جائے گا اے لوگو اپنے پروردگار کی طرف چلو۔ فرشتوں کیلئے کہا جائے گا ان کو ٹھہراؤ ان سے سوال کیا جائے گا۔ کہا جائے گا کہ آتش دوزخ کا لشکر نکالو کہا جائے گا کتنوں میں سے کتنے کہا جائیگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے فرمایا یہ وہ وقت ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور اس دن پنڈلی کھولی جائے گی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے) معاویہؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ بَابُ التَّوْبَةِ میں ذکر کی جا چکی ہے۔

تِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَّذٰلِكَ يَوْمٌ يُّكْشَفُ عَنْ سَاقٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ)

(وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ وَالثَّالِثِ)

یہ باب دوسری اور تیسری فصل سے خالی ہے

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ

صور پھونکنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۲۸۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ لَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا وَّهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں نفخوں کا درمیانی عرصہ چالیس ہے لوگوں نے کہا اے ابوہریرہ چالیس دن ہے۔ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا لوگوں نے کہا چالیس مہینے ہیں کہا میں نہیں جانتا لوگوں نے کہا چالیس برس ہے کہا میں نہیں جانتا۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسائے گا۔ لوگ اس طرح اُگ آئیں گے جس طرح سبزہ اُگتا ہے۔ انسان کے جسم کی ہر چیز کو مٹی کھا جاتی ہے۔ مگر ایک ہڈی باقی رہ جاتی ہے اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کے تمام اعضاء اس سے ترکیب دیے جائینگے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے انسان کے تمام جسم کو مٹی کھا جاتی ہے مگر ریڑھ کی ہڈی سالم رہتی ہے اس سے انسان کو پیدا کیا گیا اور اسی سے اس کو ترکیب دی جائے گی۔

۵۲۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَآءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے گا اور آسمان کو دائیں ہاتھ میں لپیٹے گا پھر فرمائے گا بادشاہ میں ہوں۔ زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔ (متفق علیہ)

۵۲۹۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹے گا پھر ان کو دائیں ہاتھ میں پکڑے گا پھر فرمائے گا۔ میں بادشاہ ہوں ظلم و جبر کرنے والے کہاں ہیں، تکبر کرنیوالے کہاں ہیں۔ پھر بائیں ہاتھ میں زمینوں کو لپیٹے گا۔ ایک روایت میں ہے پھر زمینوں کو دوسرے ہاتھ میں لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں ظلم و جبر کرنیوالے کہاں ہیں متکبر کہاں ہیں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۹۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْمَآءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّسَآئِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحِبْرُ تَصْدِيْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَ

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے یہود کا ایک عالم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھالے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر پہاڑوں کو اور درختوں کو ایک انگلی پر پانی اور نمناک خاک کو ایک انگلی پر باقی مخلوق کو ایک انگلی پر۔ پھر ان کو حرکت دیگا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں میں اللہ ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعجب سے مسکرائے جو وہ عالم کہہ رہا تھا اور آپ نے اس کی تصدیق کی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور ان مشرکوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے اور زمین سب کی سب قیامت کے دن اس کے قبضہ میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں لپیٹے ہوں گے پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ پاک اور بلند ہے اس چیز سے جس کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۵۲۹۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق دریافت کیا۔ "اس روز تبدیل کی جائے گی زمین سوائے اس زمین کے اور آسمان۔ سوال کیا گیا کہ اس دن لوگ کہاں ہونگے فرمایا وہ پُلصراط پر ہوں گے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۹۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سُورج اور چاند لپیٹ دیئے جائیں گے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دُوسری فصل

۵۲۹۴ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَهٗ وَاَصْغٰى سَمْعَهٗ وَحَنٰى جَبْهَتَهٗ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے چین سے رہ سکتا ہوں جبکہ اسرافیل نے صور کو منہ میں لے لیا ہے۔ کان جھکا دیا ہے اور پیشانی جھکائی ہوئی ہے۔ منتظر ہے کہ اس کو کس وقت پھونکنے کا حکم دیا جاتا ہے صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول آپ ہم کو کس بات کا حکم دیتے ہیں فرمایا تم کہو ہم کو اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۲۹۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا صور ایک سینگ ہے اس میں

اَلصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

پھونکا جائے گا۔
(روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد اور دارمی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۲۹۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ اَلصُّوْرُ قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى وَ الرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق کہا اِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ میں ناقور سے مراد صور ہے اور الرَّاجِفَةُ سے مراد نفخۂ اولیٰ اور الرَّادِفَةُ سے مراد نفخۂ ثانیہ ہے (روایت کیا اس کو بخاری نے ترجمۃ الباب میں)

۵۲۹۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ جِبْرَآئِيْلُ وَعَنْ يَّسَارِهٖ مِيْكَآئِيْلُ۔

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب صور کا ذکر کیا اور فرمایا اس کی دائیں جانب جبریل ہیں اور بائیں جانب میکائیل۔

۵۲۹۸ وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُعِيْدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَمَا اٰيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِيْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهٖ يَهْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْكَ اٰيَةُ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى۔
(رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ)

ابو رزینؓ عقیلی سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ مخلوق کو کیسے دوبارہ زندہ کریگا اور مخلوق میں اس کی نشانی کیا ہے فرمایا کبھی تو اپنی قوم کے جنگل میں قحط کے زمانہ میں گزرا ہے؛ پھر کبھی تو سرسبزی وشادابی میں گزرا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا اس کی مخلوق میں یہ اس بات کی نشانی ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح مردوں کو زندہ کرے گا۔ روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو رزین نے۔

بَابُ الْحَشْرِ

حشر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۲۹۹ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ

سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے فرمایا قیامت کے دن لوگ میدہ کی روٹی کی مانند سفید سرخی مائل زمین پر جمع کیے جائیں گے کسی کے لیے اس میں نشان نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَتَكَفَّاهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَتَكَفَّاُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ بَالَامٌ وَّنُوْنٌ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن زمین ایک روٹی ہو گی جبار اس کو الٹ پلٹ کریگا جس طرح تم میں سے ایک سفر میں اپنی روٹی کو الٹ پلٹ کرتا ہے۔ اہل جنت کے لیے مہمانی ہو گی۔ ایک یہودی آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم رحمن تجھ پر برکت بھیجے قیامت کے دن میں آپ کو بتلاؤں اہل جنت کی مہمانی کیا ہو گی۔ فرمایا ہاں بتلاؤ کہنے لگا زمین ایک روٹی بن جائے گی جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا پھر مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہو گئے۔ پھر کہنے لگا میں اہل جنت کا سالن بتلاؤں وہ بالام اور نون ہے انہوں نے کہا وہ کیا ہے کہنے لگا بیل اور مچھلی اس کے گوشت کا ٹکڑا جو جگر پر بڑھ رہا ہے۔ ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَآئِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسموں پر لوگ اکٹھے کیے جائیں گے۔ رغبت کرنیوالے ہوں گے اور ڈرنے والے۔ دو ایک اونٹ پر ہونگے تین ایک اونٹ پر چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ایک اونٹ

وَّثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پر باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی اور جہاں وہ رات گزاریں گے ان کے ساتھ رات گزارے گی جہاں وہ صبح کریں گے ان کے ساتھ صبح کرے گی جہاں انہوں نے شام کی ان کے ساتھ شام کرے گی۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَّحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَءَ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اُصَيْحَابِيْ اُصَيْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ لَنْ يَّزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا تم ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ جمع کیے جاؤ گے پھر یہ آیت پڑھی جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا لوٹائیں گے۔ ہمارا وعدہ ہے ہم کرنے والے ہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلے ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائیگا۔ میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں کو بائیں جانب پکڑا جائے گا میں کہوں گا یہ میرے اصحاب ہیں یہ میرے اصحاب ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جب سے تو ان سے جدا ہوا ہے یہ اپنی ایڑیوں پر پھرنے والے ہیں میں کہوں گا جس طرح کہ عبد صالح حضرت عیسیٰؑ نے کہا تھا جب تک میں ان میں رہا میں ان پر گواہ تھا۔ آخر آیت العزیز الحکیم تک۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۳ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ جَمِيْعًا يَّنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن بے ختنہ اکٹھے کیے جائیں گے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول مرد عورتیں سب اکٹھے ایک دوسرے کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا اے عائشہؓ معاملہ اس دن اس بات سے سخت تر ہے کہ لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں۔

الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۵۳۰۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول قیامت کے دن کافر منہ کے بل کیسے اکٹھا کیا جائیگا فرمایا جس ذات نے اس کو دونوں قدموں سے دنیا میں چلنے کی قدرت دی ہے اس بات پر قادر ہے کہ قیامت کے دن چہرہ کے بل چلائے (متفق علیہ)

۵۳۰۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرٰهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرٰهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرٰهِيْمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ انْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَآئِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ابراہیمؑ اپنے باپ آذر کو قیامت کے دن ملیں گے آذر کے چہرہ پر سیاہی اور غبار ہوگا۔ ابراہیم اُسے کہیں گے میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ میری نافرمانی نہ کر اس کا باپ کہے گا میں آج تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔ ابراہیم کہیں گے اے میرے پروردگار کیا تو نے میرے ساتھ اس بات کا وعدہ نہیں کیا کہ جس روز لوگ اٹھائے جائیں گے تجھ کو ذلیل اور رسوا نہ کرونگا اس بات سے بڑھ کر اور کون سی ذلت ہے کہ میرا باپ رحمت سے دُور ہونیوالا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جنت کافروں پر حرام کردی ہے۔ پھر ابراہیم کے لیے کہا جائے گا اپنے قدموں کے نیچے دیکھو وہ دیکھیں گے مٹی میں آلودہ ایک کفتار ہوگا اس کو ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں ڈالدیا جائے گا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۳۰۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَّيُلْجِمُهُمْ

انہی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا۔ قیامت کے دن لوگ پسینہ گرائیں گے۔ یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر گز تک جائے گا اور ان کو لگام کرے گا حتیٰ کہ ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔

حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

(متفق علیہ)

۵۳۰۷ وَعَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْهُمْ کَمِقْدَارِ مِیْلٍ فَیَکُوْنُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِی الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ اِلٰی کَعْبَیْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ اِلٰی رُکْبَتَیْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ اِلٰی حَقْوَیْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ یُّلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ اِلٰی فِیْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مقداد سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے قیامت کے دن سورج مخلوق کے نزدیک کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں ہوں گے۔ ان میں سے بعض کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا۔ بعض کے گھٹنوں تک۔ بعض کے تہ بند باندھنے کی جگہ تک۔ بعض کو لگام کرے گا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ منہ کی طرف اشارہ کیا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۰۸ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ کُلُّهٗ فِیْ یَدَیْكَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ فَعِنْدَهٗ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا هُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَیُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَّمِنْ یَّاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اَرْجُوْ

ابو سعید خدری سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آدم سے کہے گا اے آدم وہ کہے گا حاضر ہوں میں اور مستعد ہوں تیری خدمت میں اور سب بھلائیاں تیرے دونوں ہاتھوں میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آگ کا لشکر نکال۔ آدم کہیں گے آگ کے لشکر کی مقدار کیا ہے فرمائے گا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے اس وقت بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور ہر حاملہ اپنا حمل ڈال دیگی اور تو لوگوں کو مست دیکھے گا حالانکہ وہ مست نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ ایک ہم میں سے کون تھا۔ آپ نے فرمایا تم کو خوش ہونا چاہیئے کہ تم میں سے ایک ہوگا اور یاجوج ماجوج میں سے ہزار ہوں گے۔ پھر فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اُمید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کی چوتھائی ہوگے۔ ہم نے اللہ اکبر کہا فرمایا مجھے اُمید ہے کہ تم اہل جنت کی تہائی ہوگے۔ ہم نے کہا اللہ اکبر فرمایا مجھے اُمید ہے کہ تم اہل جنت

اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے نصف ہو گے۔ ہم نے اللہ اکبر کہا۔ فرمایا لوگوں میں تمہاری تعداد اس قدر ہے جس قدر سفید بیل کی کھال میں سیاہ بال ہوتے ہیں یا سیاہ بیل کی کھال میں سفید بال ہوتے ہیں۔

(متفق علیہ)

۵۳۰۹ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ وَّيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَّاحِدًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوسعیدؓ) خدری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ہمارا رب اپنی پنڈلی کھولے گا تو ہر مومن مرد اور عورت اس کو سجدہ کریں گے دنیا میں جو دکھلاوے اور شہرت کے لیے سجدہ کرتے تھے وہ باقی رہ جائیں گے ایسا شخص سجدہ کرنا چاہے گا اس کی پیٹھ ایک ہڈی بغیر جوڑ کے ہو جائے گی۔ (متفق علیہ)

۵۳۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِيَنَّ الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَّقَالَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بڑا موٹا فربہ شخص قیامت کے دن آئے گا۔ اللہ کے نزدیک اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا اور فرمایا اس کی تصدیق میں یہ آیت پڑھو۔ ہم ان کافروں کے لیے کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔

(متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۳۱۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا اس دن زمین اپنی خبریں بیان کریں گی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں انہوں نے کہا اللہ

اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوْا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَ كَذَا يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ ہر مرد اور عورت نے اس کی سطح پر جو کام کیا ہے اس کی گواہی دے گی اور کہے گی فلاں روز اس نے ایسا ایسا عمل کیا۔ یہ اس کی خبریں دینا ہے۔ روایت کیا اس کو احمد، ترمذی نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح، غریب ہے۔

۵۳۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَّدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَّدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی مرتا ہے پشیمان ہوتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا وہ نادم کیوں ہوتا ہے فرمایا اگر وہ نیکوکار ہے پشیمان ہوتا ہے کہ نیکی زیادہ کیوں نہ کرلی۔ اگر بدکار ہے تو پشیمان ہوتا ہے کہ وہ کیوں نہ برائی سے باز رہا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے

۵۳۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُّشَاةً وَّ صِنْفًا رُّكْبَانًا وَّصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تین قسموں پر لوگ اکٹھے کیئے جائیں گے ایک قسم پیادہ چلیں گے، دوسری قسم سوار اور تیسری منہ کے بل چلیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے فرمایا جس ذات نے ان کو پاؤں پر چلایا ہے اس بات پر قادر ہے کہ وہ انکو انکے منہ کے بل چلائے آگاہ رہو وہ اپنے چہرے کے ساتھ ہر بلندی اور کانٹے سے بچیں گے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۳۱۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پسند کرتا ہے کہ قیامت کے دن کو اس طرح

اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ رَاْىُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

دیکھے گویا کہ اپنی آنکھ کے ساتھ دیکھ رہا ہے وہ سورۂ اذا الشمس کوّرت اور سورۂ اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت پڑھے (روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۳۱۵ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ اَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ اَفْوَاجٍ فَوَجًا رَّاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ كَاسِيْنَ وَفَوْجًا يَّسْحَبُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا يَّمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِى اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا (رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ)

ابوذرؓ سے روایت ہے کہا صادق اور مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خبر دی کہ لوگ تین قسموں پر اکٹھے جائیں گے ایک قسم سوار کھانے والے۔ پہننے والے۔ ایک قسم فرشتے ان کو چہروں کے بل کھینچتے ہوں گے اور آگ ان کو اکٹھا کرلے گی ایک قسم چل رہے ہوں گے اور دوڑتے ہوں گے اللہ تعالیٰ سواریوں پر آفت ڈال دے گا کوئی سواری باقی نہ رہے گی حتیٰ کہ آدمی اونٹ کے بدلے میں باغ دے گا پھر بھی اس پر قادر نہ ہوگا۔

(روایت کیا اس کو نسائی نے)

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيْزَانِ

حساب اور قصاص اور میزان کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۳۱۶ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُّحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ

عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جس شخص کا حساب ہوا ہلاک ہوگا۔ میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں کہ عنقریب آسان حساب کیا

اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَّنْ نُّوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جائے گا۔ فرمایا اس سے مقصود صرف بیان کرنا ہے۔ لیکن حساب میں جس سے مناقشہ کیا گیا اور کدوکاش کی گئی ہلاک ہوگا۔ (متفق علیہ)

۵۳۱۷ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ وَّلَا حِجَابٌ يَّحْجُبُهٗ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهٖ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص نہیں مگر اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہم کلام ہوگا اس بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اور نہ پردہ ہوگا جو اس کو چھپا سکے وہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اس کو اپنے اعمال جو اس نے آگے بھیجے ہیں نظر پڑیں گے اور بائیں جانب دیکھے گا تو اسکو وہ اعمال جو اس نے آگے بھیجے ہیں نظر پڑیں گے۔ آگے دیکھے گا تو اسکو سامنے آگ نظر آئے گی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہو۔ (متفق علیہ)

۵۳۱۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَآئِقِ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مومن کو قریب کرے گا اس پر اپنا کنارہ رکھے گا اور اس کو ڈھانکے گا۔ فرمائے گا کیا تو فلاں گناہ کو پہچانتا ہے کیا تو فلاں گناہ کو جانتا ہے وہ کہے گا ہاں اے میرے رب یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے اسکے تمام گناہوں کا اقرار کروالے گا اور وہ اپنے نفس میں خیال کرتا ہوگا کہ وہ ہلاک ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دنیا میں میں نے تیرے ان گناہوں کو ڈھانکے رکھا تھا آج میں ان کو معاف کرتا ہوں پس اسکی نیکیوں کی کتاب اس کو دیدی جائیگی اور جو کافر اور منافق ہیں برسر مخلوقات ان کے متعلق اعلان کردیا جائے گا کہ یہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے متعلق جھوٹ بولا تھا خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ (متفق علیہ)

الظّٰلِمِیْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۵۳۱۹/۴ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ دَفَعَ اللّٰہُ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَّھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا فَیَقُوْلُ ھٰذَا فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے ایک یہودی یا عیسائی حوالے کرے گا اور فرمائیگا یہ آگ سے تیری خلاصی کا سبب ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۲۰/۵ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجَاءُ بِنُوْحٍ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ لَہٗ ھَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ یَا رَبِّ فَتُسْئَلُ اُمَّتُہٗ ھَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا جَآءَنَا مِنْ نَّذِیْرٍ فَیُقَالُ مَنْ شُھُوْدُکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّ اُمَّتُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُجَاءُ بِکُمْ فَتَشْھَدُوْنَ اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نوحؑ کو لایا جائے گا ان سے کہا جائے گا تم نے اپنی اُمت کو پیغام رسالت پہنچا دیا وہ کہیں گے ہاں اے میرے پروردگار انکی امّت سے سوال کیا جائیگا کہ کیا نوح نے تم تک میرے احکام پہنچا دیئے تھے وہ کہے گی ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ ان سے کہا جائیگا آپ کے گواہ کون ہیں وہ کہیں گے محمدؐ اور انکی اُمّت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو لایا جائے گا تم گواہی دو گے کہ نوحؑ نے پیغام رسالت پہنچا دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "اور اس طرح ہم نے تم کو افضل امت بنایا تاکہ تم گواہی دو لوگوں پر اور رسولؐ تم پر گواہ ہوں گے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۳۲۱/۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَحِکَ فَقَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَکُ قَالَ قُلْنَا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُّخَاطَبَۃِ الْعَبْدِ رَبَّہٗ یَقُوْلُ یَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِیْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ یَقُوْلُ بَلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ لَآ اُجِیْزُ عَلٰی نَفْسِیْ

انسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ مسکرائے فرمایا تم جانتے ہو میں کس چیز سے ہنستا ہوں ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا ایک بندے کے اپنے رب کے ساتھ رُو در رُو کلام کرنے کی وجہ سے وہ کہے گا اے میرے رب کیا تو نے مجھ کو ظلم سے پناہ نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں وہ کہے گا میں اپنے نفس پہ کوئی اور گواہ قبول کرنے پر

إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَّ بِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

راضی نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج تیرا نفس ہی تجھ پر گواہ کافی ہے اور کراماً کاتبین گواہ کافی ہیں اس کے منہ پر مہر لگا دی جائیگی اور اس کے تمام اعضاء جسم کو کہا جائیگا بولو، وہ اس کے اعمال بتلائیں گے۔ پھر اس کے اور اس کے کلام کرنے کے درمیان چھوڑا جائیگا وہ کہے گا تمہارے لیے ہلاکت اور دُوری ہو میں تمہاری طرف سے جھگڑتا تھا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۳۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي قَدْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے فرمایا کیا دوپہر کے وقت جبکہ آسمان پر بادل ہوں سورج کے دیکھنے میں تم اختلاف کرتے ہو انہوں نے کہا نہیں فرمایا تو کیا چودھویں کا چاند دیکھنے میں باہم اختلاف کرتے ہو جبکہ بادل بھی نہ ہو عرض کی کہ نہیں فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس طرح ان دونوں میں سے کسی ایک کے دیکھنے میں تم اختلاف نہیں کرتے اسی طرح اپنے رب کے دیکھنے میں بھی تم اختلاف نہیں کرو گے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ملے گا اس کو کہے گا اے فلاں شخص کیا میں نے تجھ کو بزرگی نہ دی تھی اور کیا تجھ کو سردار نہ بنایا تھا اور کیا میں نے تجھ کو بیوی نہ دی تھی اور تیرے لیے گھوڑے اور اُونٹ مسخر نہ کیے تھے اور میں نے تجھ کو رئیس بنا کر نہ چھوڑا تھا کہ تو بٹائی کی چوتھائی لے گا وہ کہے گا کیوں نہیں، فرمائے گا کیا تو گمان کرتا تھا کہ مجھ کو ملے گا وہ کہے گا نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھ کو بھلا دیا ہے جس طرح تُو نے مجھ کو بھلا دیا تھا پھر دوسرے شخص کو ملے گا اس کے مطابق ذکر کیا پھر تیسرے شخص کو ملے گا اسی طرح اس سے کہے گا، وہ کہے گا

بِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هٰهُنَا إِذًا ثُمَّ يُقَالُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِي سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فِي بَابِ التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

اے میرے رب میں تیرے ساتھ تیری کتابوں اور تیرے رسولوں کے ساتھ ایمان لایا۔ میں نے نماز پڑھی روزہ رکھا اور میں نے صدقہ کیا۔ وہ بھلائی کی جس قدر ہو سکے تعریف کریگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہاں ٹھہر پھر کہا جائیگا ہم تیرے گواہ لاتے ہیں وہ اپنے دل میں سوچے گا مجھ پر کون گواہی دیگا اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران کے لیے کہا جائیگا کہ بول اس کی ران اس کا گوشت اس کی ہڈیاں اس کے عمل بتلا دیں گے اور یہ اسلیے ہے کہ بندہ اپنے نفس سے عذر کا ازالہ کر سکے یہ منافق ہوگا اور یہ وہ شخص ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا (روایت کیا اس کو مسلم نے) ابوہریرہ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل میں ابن عباس کی روایت سے ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

۵۳۲۳ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلٰثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری اُمت میں سے ستر ہزار آدمی جنت میں داخل فرمائے گا نہ ان کا حساب ہوگا نہ ان کو عذاب ہوگا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور آدمی ہوں گے اور میرے رب کی لپوں سے تین لپیں۔ روایت کیا اس کو احمد ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

۵۳۲۴ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرْضَتَانِ

حسنؒ ابوہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ تین بار پیش کیے جائیں گے دو مرتبہ جھگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا۔ تیسری مرتبہ ہاتھوں میں نامۂ اعمال اڑ کر پڑیں گے۔ بعض دائیں ہاتھ میں لیں گے

فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِيْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِيْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى)

اور بعض بائیں ہاتھ میں۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث اس لحاظ سے صحیح نہیں کہ ابوہریرہؓ نے حسنؒ سے نہیں سُنا۔ بعض نے اس روایت کو حسن بصری عن ابی موسیٰ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۵۳۲۵/۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَآئِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِّثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِيَ الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ فَقَالَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَّاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كَفَّةٍ وَّالْبِطَاقَةُ فِيْ كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بر سر مخلوقات ایک آدمی کو الگ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر ننانوے طومار پھیلائے گا ہر طومار حدِ بصر تک ہوگا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان میں سے کسی چیز کا تو انکار کرتا ہے کیا میرے لکھنے والوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے وہ کہے گا اے میرے پروردگار نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تیرا کوئی عذر ہے کہے گا نہیں اے میرے پروردگار اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج تم پر ظلم نہیں ہوگا۔ اس کے لیے ایک چٹھی نکالے گا جس میں لکھا ہوگا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنا وزن دیکھ وہ کہے گا اے میرے رب یہ چٹھی کیا ہے اور اس چٹھی کو ان طوماروں کے ساتھ کیا مناسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا طومار ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں گے اور چٹھی ایک پلڑے میں رکھ دی جائے گی وہ طومار ہلکے ہو جائیں گے۔ اور چٹھی بھاری ہو جائے گی۔ اللہ کے نام کے ساتھ کوئی چیز بھاری نہیں۔

روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے)

مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ ر
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۵۳۲۶/۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ اَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ اَفِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ فِيْ شِمَالِهٖ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آگ کا ذکر کیا اور رو پڑیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں روتی ہے کہنے لگیں میں آگ کی یاد میں رو پڑی کیا آپؐ اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین جگہوں میں کوئی شخص کسی کو یاد نہیں رکھے گا میزان کے پاس یہاں تک کہ جان لے کہ اس کی میزان ہلکی ہوتی ہے یا بھاری دوسرے اعمال نامہ کے وقت جب کہا جائے گا آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو۔ یہاں تک کہ جان لے کہ اس کا عمل نامہ کہاں واقع ہوتا ہے دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں پیٹھ کے پیچھے سے اور پلصراط کے نزدیک جبکہ وہ جہنم کی پیٹھ پر رکھی جائے گی۔
(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۳۲۷/۱۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يَكْذِبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول میرے دو غلام ہیں مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں میری خیانت کرتے ہیں میری نافرمانی کرتے ہیں میں ان کو گالی دیتا ہوں اور مارتا ہوں۔ میرا اور ان کا حساب کیسے ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا انہوں نے جس قدر تیری خیانت کی، تجھ سے جھوٹ بولا اور تیری نافرمانی کی اس کا حساب لگایا جائے گا اور جس قدر تو نے ان کو سزا دی اس کا حساب کیا جائے گا۔ اگر تیری سزا ان کے

وَكَذَبُوكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَّا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَّكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ اقْتُصَّ لَهُمْ مِّنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَقْرَءُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِينَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَجِدُ لِي وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُفَارَقَتِهِمْ أُشْهِدُكَ أَنَّهُمْ كُلَّهُمْ أَحْرَارٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

گناہوں کے مطابق ہوئی تو نہ تجھ کو ثواب ہوگا اور نہ عذاب اور اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے کم رہی تو زائد حق تیرے لیے ہوگا اور اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے زاید ہوئی تو ان کے لیے زائد کا تجھ سے بدلہ لیا جائے گا وہ آدمی علیحدہ ہو کر رونے اور چلانے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے فرمایا کیا تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھتا کہ قیامت کے دن انصاف کی ترازو رکھیں گے کسی پر کچھ ظلم نہ ہوگا اگر عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوا ہم اس کو لائیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں وہ آدمی کہنے لگا اے اللہ کے رسول اپنے اور ان کے لیے اس سے بڑھ کر میں کوئی اور بات بہتر نہیں پاتا کہ ان سے جدا ہو جاؤں میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۳۲۸/۱۳ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيرُ قَالَ أَنْ يَّنْظُرَ فِي كِتَابِهِ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ إِنَّهُ مَنْ نُّوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اُنہی (عائشہؓ) سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا اپنی ایک نماز میں فرماتے تھے اے میرے اللہ میرا حساب آسان کرنا میں نے کہا اے اللہ کے رسول آسان حساب سے کیا مراد ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے عمل نامہ کو دیکھے اور درگزر کر دے۔ لیکن اے عائشہ جس سے حساب میں کدو کاش کی گئی وہ ہلاک ہوگا۔

(روایت کیا اس کو احمد نے)

۵۳۲۹/۱۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا آپ بتلائیں کہ قیامت کے دن

فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ مَنْ یَّقْوٰی عَلَی الْقِیَامِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَقَالَ یُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ عَلَیْهِ کَالصَّلٰوةِ الْمَکْتُوْبَةِ۔

قیام کی کون طاقت رکھ سکے گا جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے جس دن لوگ رب العالمین کے لیے کھڑے ہوں گے فرمایا مومن پر یہ قیام ہلکا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کو فرض نماز کی مانند معلوم ہو گا۔

۵۳۳۰/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ یَّوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَّا طُوْلُ هٰذَا الْیَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهٗ لَیُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَهْوَنَ عَلَیْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَکْتُوْبَةِ یُصَلِّیْهَا فِی الدُّنْیَا۔ (رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

انہی (ابوسعیدؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے متعلق دریافت کیا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے اس کی درازی کیا ہے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مومن پر ہلکا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ اس پر فرض نماز سے بھی آسان ہو گا جس کو وہ دنیا میں پڑھتا رہا ہے (روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں)

۵۳۳۱/۱۶ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُحْشَرُ النَّاسُ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ فَیَقُوْلُ اَیْنَ الَّذِیْنَ کَانَتْ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَیَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِیْلٌ فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ثُمَّ یُؤْمَرُ لِسَائِرِ النَّاسِ اِلَی الْحِسَابِ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

اسماء بنت یزید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ قیامت کے دن لوگ ایک فراخ چٹیل میدان میں جمع کیے جائیں گے ایک منادی ندا کرے گا وہ لوگ کہاں ہیں جن کے پہلو خوابگاہوں سے جدا ہو جاتے تھے وہ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے وہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ پھر تمام لوگوں کے حساب لینے کا حکم کیا جائے گا۔

(روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۳۳۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهٗ مِسْكٌ اَذْفَرُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۳۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَّزَوَايَاهُ سَوَآءٌ وَّمَآءُهٗ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهٗ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ يَّشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۳۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِيْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاَنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّيْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حوض اور شفاعت کا بیان

پہلی فصل

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ میں جنت سے گذرا ناگہاں میرا گذر ایک نہر پر ہوا جس کے کنارے اندر سے خالی موتیوں کے بنے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا اے جبریلؑ یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ حوض کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا کیا ہے ناگہاں اس کی مٹی مشک سے تیز خوشبودار ہے (بخاری)

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینہ کی سیر کی مسافت ہے اور اس کے چاروں کونے برابر ہیں اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اس کی خوشبو مشک سے زیادہ ہے اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں اس میں سے جو ایک مرتبہ پیئے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اس قدر بڑا ہے جس قدر ایلہ اور عدن کا فاصلہ ہے وہ برف سے زیادہ سفید اور شہد ملے ہوئے دودھ سے زیادہ شیریں ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں میں لوگوں کو اس سے روکوں گا جس طرح ایک آدمی اپنے حوض سے لوگوں کے اونٹوں کو روکتا ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول روز آپ ہم کو پہچان لیں گے فرمایا ہاں تمہاری ایسی علامت ہوگی جو کسی امت کی نہ ہوگی تم میرے پاس

أَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيمَاءُ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ۔

سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں لے کر آؤ گے جو وضو کی نورانیت کے سبب ہوگا۔ (مسلم) انسؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے اس میں سونے اور چاندی کے آبخورے ہیں جس قدر آسمان کے ستارے ہیں ایک دوسری روایت میں ثوبان سے ہے کہ آپ سے اس کے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا فرمایا دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ شیریں ہے جنت سے اس کے دو پرنالے نکلتے ہیں ان میں ایک پرنالہ سونے کا ہے اور ایک پرنالہ چاندی کا ہے۔

۵۳۳۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونَنِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سہلؓ بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا امیر ساماں ہوں گا جو میرے پاس سے گزریگا اس سے پئے گا اور جو اس سے پئے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ بہت سی قومیں میرے پاس آئیں گی میں ان کو پہچانوں گا اور وہ مجھ کو پہچانیں گے پھر میرے اور ان کے درمیان حائل ہو جائے گا میں کہوں گا وہ مجھ سے ہیں کہا جائیگا تو نہیں جانتا انہوں نے بعد تیرے کیا کیا پیدا کر دیا میں کہوں گا دوری اور دوری ہو ان لوگوں کے لیے جنہوں نے میرے بعد تغیر کر دیا۔ (متفق علیہ)

۵۳۳۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهَمُّوا بِذٰلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان قیامت کے دن روک لیے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ اس کی فکر کریں گے وہ کہیں گے اگر ہم اپنے پروردگار کی طرف کسی کی شفاعت طلب کریں جو ہم کو ہمارے اس غم و محنت سے راحت دے۔ سب لوگ آدمؑ کے پاس آئیں گے اور

فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ
اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ
لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ
اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا
مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ
وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ اَكْلَهٗ
مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ
ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى
اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ
اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلٰكِنِ
ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ
قَالَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ
كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا
اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰىةَ وَكَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ
نَجِيًّا قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ
اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ
الَّتِيْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ
ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ
وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ قَالَ فَيَاْتُوْنَ
عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ
ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ
فَيَاْتُوْنِيْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ
فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ

کہیں گے تو آدم لوگوں کا باپ ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اپنی جنت میں تجھ کو ٹھہرایا اپنے فرشتوں سے تجھ کو سجدہ کرایا ہر چیز کے نام تجھے سکھلائے اپنے رب کے نزدیک ہمارے لیے سفارش کریں تاکہ ہم کو اس تکلیف سے راحت دے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی وہ غلطی یاد کریں گے جو درخت سے کھا لیا تھا جبکہ اس سے روک دیئے گئے تھے۔ لیکن تم نوح کے پاس جاؤ وہ پہلے نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اہل ارض کی طرف بھیجا ہے سب لوگ نوح کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس بات کا حق نہیں رکھتا اور اپنا گناہ یاد کریں گے کہ جس قسم کا سوال نہیں کرنا چاہیئے تھا بغیر علم کے وہ سوال کر دیا۔ لیکن تم ابراہیم خلیل الرحمٰن کے پاس جاؤ وہ ابراہیم کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس بات کا حق نہیں رکھتا اور تین جھوٹ یاد کریں گے جو انہوں نے بولے تھے لیکن تم موسیٰ کے پاس جاؤ وہ ایسا بندہ ہے کہ اللہ نے اسکو تورات دی اور اس سے کلام کیا اور سرگوشی کے لیے ان کو قریب کیا وہ موسیٰؑ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنا گناہ یاد کریں گے کہ قبطی کو قتل کر دیا تھا۔ لیکن تم عیسےٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کا بندہ اس کا رسول اور اس کی روح اور کلمہ ہے لوگ عیسےٰ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس بات کا حق نہیں رکھتا لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں فرمایا سب لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے گھر آنے کی اجازت طلب کروں گا مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اس کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھ کو چھوڑے

سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ

رکھے گا پھر فرمائے گا اے محمدؐ سر اٹھا لے اور کہہ تیری بات سنی جائے گی اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائیگی اور مانگ دیا جائے گا فرمایا میں اپنا سر اٹھاؤنگا اور اپنے رب کی ایسی حمد وثنا کروں گا جو مجھ کو وہ سکھلائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں نکلوں گا اور ان کو آگ سے نکال لاؤں گا اور ان کو جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر دوبارہ واپس جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ سے اس کے گھر آنے کی اجازت طلب کروں گا مجھے اس کی اجازت دی جائے گی جب میں اس کو دیکھوں گا سجدہ میں گر جاؤں گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھ کو چھوڑے رکھے گا پھر کہے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھا کر بات کہہ اس کو سنا جائے گا۔ شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگ دیا جائیگا میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ایسے کلمات سے حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھ کو سکھلائے گا پھر میں سفارش کروں گا میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں نکلوں گا اور ان کو آگ سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر تیسری بار واپس آؤنگا اللہ تعالیٰ سے اس کے گھر آنیکی اجازت طلب کرونگا مجھے اس کی اجازت دی جائے گی جب میں اس کو دیکھونگا سجدہ میں گر جاؤنگا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھ کو چھوڑے رکھے گا پھر فرمائے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھا بات کہہ اس کو سنا جائے گا شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگ دیا جائیگا۔ فرمایا میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور ایسے کلمات کے ساتھ حمد وثنا کرونگا جو وہ مجھ کو سکھلائیگا پھر میں سفارش کروں گا میرے لیے ایک حد مقرر کر دیجائیگی میں نکلونگا اور ان کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کرونگا۔ دوزخ میں وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جن کو قرآن روک لے گا یعنی جن پر دوزخ میں ہمیشہ رہنا واجب ہو چکا ہوگا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی قریب ہے کہ تیرا

اَیْ وَجَبَ عَلَیْهِ الْخُلُوْدُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ وَعَدَهٗ نَبِیُّكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

پروردگار تجھ کو مقام محمود پر اُٹھائے اور فرمایا یہ وہ مقام محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی سے وعدہ کر رکھا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۳۳۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِیْ بَعْضٍ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ اِلٰی رَبِّكَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَیْكُمْ بِاِبْرٰهِیْمَ فَاِنَّهٗ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ فَیَاْتُوْنَ اِبْرٰهِیْمَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَیْكُمْ بِمُوْسٰی فَاِنَّهٗ كَلِیْمُ اللّٰهِ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَیْكُمْ بِعِیْسٰی فَاِنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَیْكُمْ بِمُحَمَّدٍ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ لِیْ وَیُلْهِمُنِیْ مَحَامِدَ اَحْمَدُهٗ بِهَا لَا تَحْضُرُنِی الْاٰنَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِیْرَةٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَانْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا

انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ آمد و رفت کریں گے۔ آدم کے پاس آئیں گے کہیں گے اپنے رب کے ہاں ہماری سفارش کریں وہ کہیں گے میں اس بات کا حق نہیں رکھتا لیکن تم ابراہیم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ رحمٰن کے خلیل ہیں لوگ ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں لیکن تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے کلیم ہیں۔ وہ موسیٰؑ کے پاس جائینگے وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں لیکن تم عیسےٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں وہ عیسیٰ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں تم محمدؐ کے پاس جاؤ وہ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا میں ہی اس کا اہل ہوں پھر میں اپنے رب کے پاس جانے کی اجازت طلب کروں گا مجھے اجازت دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ میرے دل میں ایسے ایسے کلمات حمد ڈالے گا جو اس وقت مجھے معلوم نہیں میں اسکے ذریعہ اس کی حمد کروں گا اور سجدہ میں گر پڑوں گا کہا جائے گا اے محمدؐ اپنا سر اُٹھا لو کہیں آپ کی بات سنی جائیگی اور مانگیں آپ کو دیا جائے گا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کیجائیگی۔ میں کہوں گا اے میرے پروردگار میری اُمت کو بخش دیں میری اُمت کو معاف کر دیں مجھے کہا جائیگا۔ جاؤ جس کے دل میں جَو کے برابر ایمان ہے اس کو نکال لاؤ میں جاؤنگا ایسا کرنے کے بعد پھر آؤنگا اور انہی تعریفی کلمات کے ساتھ اس کی تعریف کرونگا اور سجدہ میں گر جاؤنگا کہا جائے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھا لو کہیں آپ کی بات سنی جائے گی مانگیں آپ کو دیا جائے گا اور سفارش

فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَانْطَلِقْ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةٍ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا اے میرے رب میری اُمت کو معاف کر دے میری امت کو بخشدے کہا جائیگا جاؤ جس کے دل میں ذرہ یا رائی کے برابر ایمان ہے اس کو نکال لاؤ میں جاؤں گا اور ایسا کرونگا پھر واپس آؤنگا۔ میں اس کی ان تعریفی کلمات کے ساتھ تعریف کروں گا پھر اس کے لیے سجدہ میں گرجاؤں گا کہا جائے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھالو آپ کہیں آپ کی بات سنی جائے گی۔ مانگیں دیا جائیگا۔ سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی میں کہونگا اے میرے رب میری امت کو معاف کردے میری امت کو بخشدے کہا جائے گا جاؤ جس کے دل میں ادنیٰ ادنیٰ دانہ رائی کی مقدار ایمان ہے اس کو نکال لاؤ۔ میں جاؤں گا پھر چوتھی مرتبہ ان محامد کے ساتھ اس کی تعریف کروں گا اور اس کے لیے سجدہ میں گرجاوں گا کہا جائے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھالو کہیں آپ کی بات کو سُنا جائے گا مانگیں آپ کو دیا جائے گا سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی میں کہوں گا اے میرے پروردگار مجھ کو اجازت دیں کہ جن لوگوں نے لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیا ہے ان کو آگ سے نکال لاؤں اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ آپ کا کام نہیں ہے لیکن مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم مجھ کو اپنی عظمت اور کبریائی کی قسم میں ان لوگوں کو ضرور نکالوں گا جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۳۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ وَنَفْسِهِ۔

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا قیامت کے دن میری شفاعت کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر نصیبہ والا وہ شخص ہے جس نے خالص دل یا خالص نفس کیساتھ لا الٰہ الا اللہ کہا (روایت کیا اس کو بخاری نے)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۳۳۹ وَعَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَتَدْنُوا الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ فَيَأْتُونَ اٰدَمَ وَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا اور آپ کی طرف دست کا گوشت اٹھایا گیا دست کا گوشت آپ کو بہت پسند تھا آپ نے نوچ نوچ کر اس کو کھایا پھر فرمایا قیامت کے دن جس وقت لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے میں سب لوگوں کا سردار ہونگا سورج نزدیک ہو جائیگا لوگوں کو اس قدر غم اور شدید فکر پہنچے گا جس کی طاقت نہیں رکھیں گے لوگ کہیں گے تم کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھتے جو تمہارے لیے تمہارے رب کے ہاں سفارش کریں وہ آدم کے پاس آئیں گے اس کے بعد آپ نے شفاعت کی پوری حدیث بیان کی اور فرمایا میں چل کر عرش کے پاس آؤنگا اور اپنے رب کے سامنے سجدہ میں گر جاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ میرے دل میں اپنی ذات کیلیے حسن ثنا اور تعریفوں کے ایسے ایسے الفاظ الہام کریگا کہ کسی پر مجھ سے پہلے نہیں کھولے پھر فرمائے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھا لو مانگیں آپ کو دیا جائیگا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا میں کہوں گا اے میرے رب میری اُمّت کو بخشدے۔ اے میرے رب میری اُمّت کو معاف کردے۔ اے میرے رب میری اُمّت کو معاف کر دیں۔ کہا جائیگا اے محمدؐ اپنی اُمّت میں سے ان لوگوں کو جن پر حساب نہیں ہے جنّت کے دائیں دروازے سے جنّت میں داخل کردے اور یہ لوگ دوسرے لوگوں کیساتھ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہیں پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنّت کے دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جس قدر مکّہ اور ہجر کے درمیان ہے (متفق علیہ)

۵۳۴۰ وَعَنْ حُذَيْفَةَ فِي حَدِيثٍ

حذیفہؓ شفاعت کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بیان کرتے ہیں فرمایا امانت اور رشتہ داری کو چھوڑ دیا جائے گا وہ پل صراط کی دائیں اور بائیں جانب کھڑی ہوں گی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۴۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَقَالَ عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرَئِيْلُ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَّرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرَئِيْلَ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا جو حضرت ابراہیم کی درخواست کے متعلق ہے۔ "اے میرے پروردگار ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا جو شخص میری تابعداری کرے وہ مجھ سے ہے اور عیسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ "اگر تو ان کو عذاب کرے پس وہ تیرے بندے ہیں"۔ آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ میری امت اور میری امت کو بخشدے اور ساتھ ہی رو پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کیلئے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور تیرا رب خوب جانتا ہے لیکن ان سے پوچھو کیوں روتے ہو جبریل آئے آپ سے سوال کیا آپ نے چیز کی خبر دی جو کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبریل محمد کے پاس جاؤ اور کہو تیری امت کے بارہ میں ہم تجھ کو راضی کر دیں گے اور غمگین نہ کریں گے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۳۴۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَّيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَّهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ

ابوسعید خدری سے روایت ہے کچھ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! دیکھو گے۔ کیا کھلی دوپہر کے وقت آفتاب دیکھنے میں تمہیں تکلیف اور دقت محسوس ہوتی ہے جبکہ آسمان پر بادل نہ ہوں اور کیا رات کے چاند دیکھنے میں تمہیں تکلیف ہوتی ہے جبکہ آسمان پر بادل نہ ہوں صحابہ نے عرض کیا نہیں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا اسی طرح، اللہ تعالیٰ

الْبَدْرِ ضَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتْبَعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ فَمَا تَنْتَظِرُونَ يَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَيَقُولُونَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللّٰهُ لَهُ بِالسُّجُودِ وَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ

کو دیکھنے میں قیامت کے دن تمہیں اتنی ہی تکلیف ہوگی جتنی ان دونوں کے دیکھنے میں ہوتی ہے جب قیامت کا دن ہوگا ایک پکارنے والا پکارے گا ہر گروہ جس کی عبادت کرتا تھا اس کے پیچھے چلا جائے گا۔ اللہ کے سوا جو بھی بتوں اور تھانوں کی عبادت کرتے تھے آگ میں گر جائیں گے یہاں تک کہ باقی وہ لوگ رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے نیک بھی اور بد بھی۔ رب العالمین ان کے پاس آئیگا اور فرمائے گا تم کس کا انتظار کر رہے ہو۔ ہر امت جس کی عبادت کرتی تھی اس کے پیچھے چلی گئی ہے وہ کہیں گے اے ہمارے رب دنیا میں جب ہم ان کی طرف بہت محتاج تھے ان سے جدا رہے اور ان کی مصاحبت اختیار نہیں کی۔ ابوہریرہ کی ایک روایت میں ہے کہ ہم اس جگہ ٹھہرے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا ہم اس کو پہچان لیں گے ابوسعید خدری کی ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان کوئی نشانی ہے وہ عرض کریں گے ہاں، پس پنڈلی کو کھولا جائے گا۔ اپنے نفس کی جانب سے جو بھی اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتا تھا اس کو سجدہ کی اجازت مل جائے گی اور جو شخص ریا اور دکھلاوے کے طور پر سجدہ کرتا تھا اس کی کمر تختہ بن جائے گی اور جس وقت سجدہ کرنا چاہے گا گدی کے بل گر پڑے گا پھر جہنم پر پل رکھ دیا جائے گا اور شفاعت واقع ہوگی لوگ کہیں گے اے اللہ سلامتی سے گزار۔ بعض ایماندار آنکھ جھپکنے کی مانند گزر جائیں گے بعض بجلی کی مانند بعض ہوا کی بعض پرندے کی طرح اور بعض عمدہ تیز رو گھوڑوں کی طرح بعض اونٹوں کی مانند بعض مومن نجات پانے والے ہوں گے اور بعض زخمی ہو جائیں گے لیکن خلاصی پالیں گے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی بھی اس قدر جھگڑنے والا نہیں ہے جس

وَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُّسَلَّمٌ وَّمَخْدُوْشٌ مُّرْسَلٌ وَّمَكْدُوْسٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ اِرْجِعُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَشَفَعَ

قدر ایماندار اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اپنے بھائیوں کے متعلق جھگڑا کریں گے جو آگ میں چلے جائیں گے وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمارے ساتھ وہ روزہ رکھتے تھے ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ حج کرتے تھے ان کو کہا جائے گا جن کو تم پہچانتے ہو ان کو نکال لو۔ ان کی صورتیں آگ پر حرام کر دی جائیں گی وہ بہت سی خلق کو نکالیں گے۔ پھر کہیں گے اے ہمارے رب جن کے نکالنے کا تو نے ہم کو حکم دیا ہے ان میں سے کوئی باقی نہیں رہ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جس کے دل میں دینار کے برابر ایمان ہو اس کو نکالو وہ مخلوق کثیر کو نکالیں گے پھر فرمائے گا جاؤ جس کے دل میں ذرہ کی مقدار ایمان ہے اس کو نکالو وہ خلق کثیر کو نکالیں گے۔ پھر کہیں گے ہم نے آگ میں نیکی کو نہیں چھوڑا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ فرشتوں، نبیوں اور ایمانداروں نے شفاعت کر لی اب ارحم الراحمین ہی باقی رہ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آگ سے ایک مٹھی بھرے گا اور ایسی جماعت کو نکالے گا جنہوں نے کبھی نیکی نہیں کی وہ کوئلہ بن چکے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو نہر میں ڈالے گا جو جنت کے دروازوں کے پاس ہوگی۔ اس کا نام نہر حیوٰۃ ہے وہ اس سے اس طرح تر و تازہ نکلیں گے جس طرح کوڑے کرکٹ سے گھاس کا دانہ نکلتا ہے وہ موتیوں کی طرح نکلیں گے۔ ان کی گردنوں پر مہر لگی ہوگی اہل جنت کہیں گے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بغیر کسی عمل کرنے کے اور بغیر کسی نیکی کے آگے بھیجنے کے جنت میں داخل فرماوے گا۔ ان کے لیے کہا جائیگا تمہارے لیے وہ چیز ہے جو تم نے دیکھی اور اس کی مانند اس کے ساتھ ہے۔ (متفق علیہ)

النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَّمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهَرُ الْحَيَوَانِ فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَّا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

متفق علیہ

۵۳۴۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرَجُونَ قَدِ امْتَحَشُوا وَعَادُوا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَوَانِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوسعیدؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت اہل جنت جنت میں چلے جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ میں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں رائی کی مقدار ایمان ہے اس کو دوزخ سے نکال لاؤ ان کو نکالا جائے گا جو جل چکے ہوں گے۔ اور کوئلہ بن چکے ہوں گے ان کو نہر حیلوۃ میں ڈالا جائے گا وہ اس طرح اُگ آئیں گے جس طرح گھاس کا دانہ کوڑے کرکٹ میں اُگ آتا ہے کیا تم دیکھتے نہیں ہو وہ زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے۔

متفق علیہ

۵۳۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے۔ پنڈلی کے کھولنے کے علاوہ حضرت ابوسعیدؓ خدری کی طرح روایت کی اور کہا دوزخ کے درمیان صراط قائم کردی جائے گی۔ رسولوں

يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهٖ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَّنْ يُّوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَأَرَادَ أَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُّخْرِجَهٗ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ أَنْ يُّخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِآثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُوْدِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ وَقَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَأَحْرَقَنِيْ ذَكَآؤُهَا فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ

میں سب سے پہلے میں اپنی امت کو لے کر پل عبور کروں گا۔ رسولوں کے سوا کوئی کلام نہیں کر رہا ہوگا اور رسول بھی کہہ رہے ہوں گے اے اللہ سلامت رکھ۔ اے اللہ سلامت رکھ دوزخ میں سعدان کے کانٹے کی طرح آنکڑے ہوں گے جن کی بڑائی کی مقدار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ لوگوں کو اُن کے بُرے اعمال کے مطابق اُچک لیئے جائیں گے۔ ان میں سے بعض کو ان کے اعمال کی وجہ سے ہلاک کر دیا جائے گا اور بعض ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں گے پھر نجات پالیں گے جس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان حساب سے فارغ ہو جائے گا اور ارادہ کرے گا کہ ان کو دوزخ سے نکالے جن کے متعلق ارادہ کرے گا جو کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھتے ہوں گے۔ فرشتوں کو حکم دے گا کہ ان کو نکالیں جو اللہ کی عبادت کرتے تھے وہ ان کو نکالیں گے اور سجدوں کے نشانوں سے ان کو پہچان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دے گا کہ سجدوں کے نشانات کھائے۔ انسان کے سب اعضا کو آگ کھالے گی مگر سجدوں کے نشانوں کو۔ ان کو آگ سے نکال دیا جائے گا وہ جل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے۔ ان پر آبِ حیات ڈالا جائے گا وہ اس طرح اُگ آئیں گے جس طرح گھاس کا دانہ کوڑے کرکٹ میں اُگ آتا ہے ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہے گا اور وہ آخری اہلِ دوزخ ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا۔ اس نے اپنا منہ دوزخ کی طرف کیا ہوگا عرض کرے گا اے میرے پروردگار میرے منہ کو دوزخ سے پھیر دے مجھ کو اسکی بُو نے ہلاک کیا ہے اور اس کے شعلوں نے جلا ڈالا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا شاید کہ میں ایسا کروں تو اس کے سوا کچھ اور مانگنے لگ جائے وہ کہے گا تیری عزت کی قسم ایسا نہیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ کو عہد و پیمان دے گا اللہ تعالیٰ

فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا
شَآءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ
اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَآ اَقْبَلَ بِهٖ
عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ
مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا
رَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ
اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَلَيْسَ قَدْ
اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا
تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَاَلْتَ فَيَقُوْلُ
يَا رَبِّ لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ
فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ
تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَآ
اَسْاَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَا
شَآءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗٓ
اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى
زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَ
السُّرُوْرِ فَسَكَتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ
يَّسْكُتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ
فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيْلَكَ
يَا ابْنَ اٰدَمَ مَآ اَغْدَرَكَ اَلَيْسَ قَدْ
اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا
تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْٓ اُعْطِيْتَ فَيَقُوْلُ
يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْٓ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا
يَزَالُ يَدْعُوْ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ
فَاِذَا ضَحِكَ اَذِنَ لَهٗ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ
فَيَقُوْلُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰٓى اِذَا

اس کے چہرے کو آگ سے پھیر دے گا جب وہ جنت کی
طرف منہ کرے گا اور اس کی خوبی اور تروتازگی کو دیکھے گا۔
جب تک اللہ چاہے گا وہ چپ رہے گا پھر کہے گا اے
میرے رب مجھ کو جنت کے دروازے کے آگے کر دے۔
اللہ تعالیٰ فرمائیگا کیا تو نے مجھ سے عہد و پیمان نہیں کیا کہ
تو مجھ سے اس کے سوا کوئی سوال نہیں کرے گا جو تو نے
مجھ سے کیا وہ کہے گا اے اللہ میں تیری مخلوق میں سے سب
سے زیادہ بدبخت نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس بات
کی توقع ہے اگر تیرا یہ سوال پورا کر دیا جائے تو اور سوال
کرنے لگ جائے گا وہ کہے گا تیری عزت وجلال کی قسم میں
اس کے علاوہ کوئی اور سوال نہیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ کو
جو چاہے گا عہد و پیمان دے گا اللہ تعالیٰ اس کو
جنت کے دروازے کے پاس کر دے گا جب جنت کا دروازہ
دیکھے گا تو جنت کی شادابی تروتازگی پر اس کی نظر پڑے گی
چپ رہے گا جب تک اللہ چاہے گا پھر کہے گا اے میرے
رب مجھ کو جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے
آدم کے بیٹے تیرے لیے ہلاکت ہو تو کس قدر بدعہد ہے کیا
تو نے عہد و پیمان نہیں دیئے کہ جو چیز تجھ کو مل چکی ہے اس
کے سوا کوئی اور سوال نہیں کرے گا وہ کہے گا اے میرے
رب مجھ کو اپنی مخلوق میں سب سے بڑھ کر بدبخت نہ بنا ہمیشہ
وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ
ہنس پڑے گا جس وقت وہ ہنس پڑے گا اس کو جنت
میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے
گا آرزو کر وہ آرزو کریگا جب اس کی آرزو ختم ہو جائے گی
اللہ تعالیٰ فرمائے گا ایسی ایسی آرزو کر اس کا رب
اس کو یاد دلانا شروع کر دے گا جب اس کی

انْقَطَعَ اُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا اَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آرزوئیں ختم ہو جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ سب کچھ اور اس کی مثل تیرے لیے ہے۔ ابو سعیدؓ کی ایک روایت میں ہے یہ اور اس کی مثل دس گنا تیرے لیے ہے۔

(متفق علیہ)

۵۳۴۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِيْ مَرَّةً وَّيَكْبُوْ مَرَّةً وَّتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَاِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئًا مَّا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَاَلْتَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يُعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا

ابن مسعودؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے آخر میں جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ایسا آدمی ہوگا کہ وہ ایک بار چلے گا اور کبھی منہ کے بل گر جائے گا کبھی آگ اس کو جھلسے گی جب وہ آگ سے گذر جائے گا اس کی طرف دیکھے گا اور کہے گا وہ ذات برکت والی ہے جس نے مجھ کو تجھ سے نجات دی۔ اللہ نے مجھ کو ایسی چیز عطا کی ہے جو اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی۔ ایک درخت اس کے لیے ظاہر کیا جائے گا وہ کہے گا اے میرے پروردگار مجھ کو اس درخت کے قریب کر دے تاکہ اس کے سایہ میں بیٹھوں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم شاید کہ اگر میں تجھ کو یہ دے دوں تو تو اور مانگنے لگے گا وہ کہے گا نہیں۔ اے میرے پروردگار اور اس سے وعدہ کریگا کہ اس کے سوا کچھ اور نہیں مانگے گا اس کا رب اس کو معذور سمجھے گا کہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہے جس پر وہ صبر نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ اس کو درخت کے قریب کر دے گا۔ وہ اس کے سایہ میں سایہ پکڑے گا اور اس سے پانی پیئے گا پھر اس کے لیے پہلے سے زیادہ خوبصورت ایک درخت ظاہر کیا جائے گا۔ وہ کہے گا اے میرے پروردگار مجھ کو اس درخت کے قریب کر دے تاکہ اس کا سایہ پکڑوں اور اس کا پانی پیئوں۔ اس کے سوا کچھ نہ مانگوں گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے

أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ
أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَّا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا
فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِي
غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَّا تَسْأَلَهُ
غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يُعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى
مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا
فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ
مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ
بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيَيْنِ
فَيَقُولُ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ فَلِأَسْتَظِلَّ
بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا لَا أَسْأَلُكَ
غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي
أَنْ لَّا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا قَالَ بَلَى يَا
رَبِّ هٰذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ
يُعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ
فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ
أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ
أَدْخِلْنِيهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا
يَصْرِينِي مِنْكَ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ
الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ
أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ
فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِّي
مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوا وَمِمَّ تَضْحَكُ
فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضِحْكِ رَبِّ

آدم کے بیٹے تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا
کوئی سوال نہ کروں گا پھر فرمائیگا اگر میں نے تمہیں اسکے قریب کیا تو تو اور
مانگے گا پس اس سے وعدہ لے گا کہ اس کے سوا اور کچھ نہ مانگے گا اسکا
رب اسکو معذور سمجھے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہے جس پر اسکو صبر نہیں ہے
اللہ تعالیٰ اسکو اسکے قریب کر دیگا وہ اسکے سایہ میں بیٹھے گا اور اسکا پانی
پیئے گا پھر جنت کے دروازے کے پاس پہلے دونوں درختوں سے خوبصورت
ایک اور درخت ظاہر ہوگا پھر وہ کہے گا اے میرے رب مجھ کو اس درخت
کے قریب کر دے تاکہ اسکے سایہ میں بیٹھوں اس کا پانی پیئوں اس کے
سوا کچھ نہیں مانگوں گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم تو
نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا اور نہیں مانگوں
گا وہ کہے گا کیوں نہیں اے میرے پروردگار میں اس کے
سوا اور کوئی سوال نہیں کروں گا اس کا رب اس کو معذور
سمجھے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہوگا جس سے وہ صبر نہیں
کر سکے گا اللہ تعالیٰ اس کے قریب کر دے گا جب وہ اس
کے قریب کر دیگا جنت والوں کی آوازیں سنے گا کہے گا اے
میرے رب مجھ کو جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا
اے ابن آدم تجھ سے کون سی چیز میرا پیچھا چھڑا دے کیا تو اس
بات پر راضی ہے کہ میں تجھ کو دنیا اور اس کی مثل دے دوں وہ
کہے گا اے میرے رب تو مجھ سے استہزاء کرتا ہے جبکہ تو
رب العالمین ہے یہ کہہ کر ابن مسعودؓ ہنس پڑے اور کہا تم
مجھ سے پوچھو کہ میں کیوں ہنسا ہوں انہوں نے کہا آپ کیوں
ہنسے ہیں کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی
ہنسے تھے ان سے پوچھا تو فرمایا کہ اس آدمی کی یہ بات سن کر
کہ تو مجھ سے استہزاء کرتا ہے جبکہ تو رب العالمین ہے اللہ
تعالیٰ کے ہنسنے کی وجہ سے میں ہنسا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے
گا میں تجھ سے استہزاء نہیں کر رہا لیکن میں جو چاہوں اس

الْعٰلَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ اَنَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَآ اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَآءُ قَدِيْرٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ نَحْوَهٗ اِلَّآ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يُصْرِيْنِيْ مِنْكَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهٗ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاكَ لَنَا وَاَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَآ اُعْطِيَ اَحَدٌ مِثْلَ مَآ اُعْطِيْتُ۔

پر قادر ہوں (روایت کیا اس کو مسلم نے) مسلم ہی کی ایک روایت میں ابوسعیدؓ سے ایسی ہی روایت آئی ہے مگر انہوں نے فیقول یا ابن آدم مایصرینی منک آخر حدیث کے الفاظ روایت نہیں کیے اور اس میں یہ زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو یاد دلائے گا کہ یہ سوال کر اور وہ سوال کر جب اس کی آرزوئیں ختم ہوجائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس قدر تیرے لیے ہے اور اس سے دس گنا پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا اس کی دو بیویاں حورعین سے داخل ہوں گی اور وہ دونوں کہیں گی سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے تجھ کو ہمارے لیے پیدا کیا اور ہم کو تمہارے لیے پیدا کیا۔ وہ کہے گا جو کچھ میں دیا گیا ہوں کوئی بھی نہیں دیا گیا۔

۵۳۴۶ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهٖ وَرَحْمَتِهٖ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی بہت سی جماعتوں کو گناہوں کی وجہ سے سزا کے طور پر آگ پہنچے گی پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کو جنت میں داخل کردے گا ان لوگوں کو جہنمی کہا جائے گا۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۳۴۷ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ

عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے کچھ لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا ان کو جہنمی کہا جائے گا۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے) ایک روایت میں ہے میری امت میں سے ایک جماعت میری سفارش کے ساتھ

رِوَايَةٍ يُخْرَجُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ۔

سے نکلے گی۔ ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔

۵۳۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ مِنِّيْ اَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہؓ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دوزخ سے نکلنے والے آخری آدمی اور آخری جنتی آدمی کو جانتا ہوں ایک آدمی دوزخ سے گھٹنوں کے بل چلتا ہوا نکلے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا وہ آئے گا اس کو ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ کہے گا اے میرے پروردگار میں نے اُسے بھرا ہوا دیکھا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا اور جنت میں داخل ہو جا تیرے لیے دنیا اور اس کی مثل دس گنا ہے وہ کہے گا کیا تو مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھ سے استہزا کرتا ہے جبکہ تو بادشاہ ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم کو دیکھا کہ آپ یہ کہہ کر مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہو گئے اور کہا جائے گا کہ یہ شخص ادنیٰ جنتی ہوگا۔ (متفق علیہ)

۵۳۴۹ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا اِلَى الْجَنَّةِ وَاٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا رَجُلٌ يُّؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَارْفَعُوْا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوْبِهٖ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَ

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس شخص کا علم ہے جو سب سے آخر دوزخ سے نکلے گا اور سب سے آخر جنت میں داخل ہوگا اس شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا کہا جائیگا۔ اس پر اسکے چھوٹے گناہ پیش کرو اور بڑے گناہ اٹھا رکھو۔ اس کے چھوٹے گناہ اس پر پیش کیے جائیں گے کہا جائے گا فلاں دن تو نے ایسا ایسا کام کیا وہ کہے گا ہاں اور انکار کی طاقت نہیں رکھ سکے گا اور وہ اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ کہیں

كَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ كِبَارِ ذُنُوْبِهٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ لَا اَرٰىهَا هٰهُنَا وَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وہ اس پر پیش نہ کر دیئے جائیں اُسے کہا جائے گا تیرے لیئے ہر گناہ کے بدلہ میں نیکی لکھ دی گئی ہے وہ کہے گا اے میرے پروردگار میں نے کچھ ایسے بھی گناہ کیے تھے جو یہاں نہیں دیکھ رہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہوئے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۵۰ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ اِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ اِذْ اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا قَالَ فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انسؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے چار شخص نکالے جائیں گے ان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا پھر ان کو آگ میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا ان میں سے ایک جھانکے گا اور کہے گا اے میرے پروردگار مجھے اُمید تھی کہ نکالنے کے بعد تو مجھ کو آگ میں نہیں ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس سے نجات دے گا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۵۱ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْلَصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِّنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰى بِمَنْزِلِهٖ فِي الْجَنَّةِ

ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ ایمانداروں کو آگ سے نکالا جائے گا ان کو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر کھڑا کیا جائے گا وہ ایک دوسرے سے دُنیا کے مظالم کا بدلہ دلوائے جائیں گے جب پاک صاف کر دیئے جائیں گے ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے ان میں سے ہر ایک جنت میں اپنا گھر خوب جانتا ہوگا جس طرح دنیا میں اپنا مکان جانتا تھا۔

مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۳۵۲/۲۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَّلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کوئی شخص داخل نہیں ہوگا مگر اس کو دوزخ کی جگہ دکھائی جائے گی اگر وہ برائی کرتا تو اس میں داخل ہوتا تاکہ وہ زیادہ شکر ادا کرسکے اور کوئی دوزخ میں داخل نہیں ہوتا مگر اپنی جگہ جنت سے دکھلایا جاتا ہے اگر وہ نیکی کرتا تو یہ جگہ پاتا۔ تاکہ اس کی حسرت بڑھ جائے۔
روایت کیا اس کو بخاری نے۔

۵۳۵۳/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ جِيْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ حَتّٰى يُنَادِيَ مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے موت کو لایا جائے گا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کے درمیان رکھی جائے گی پھر اس کو ذبح کیا جائے گا۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا اے اہل جنت موت نہیں آئے گی اور اے اہل دوزخ موت نہیں آئے گی اہل جنت کی خوشی بڑھ جائے گی اور دوزخیوں کا غم زیادہ ہو جائے گا۔
(متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۳۵۴/۲۳ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِيْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَ

ثوبانؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میرا حوض عدن سے لے کر عمان بلقاء تک کی مسافت جتنا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اس کے گلاس آسمان کے ستاروں جتنے ہیں جس

اَكْوَابُهٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَّمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا الدُّنُسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يُنْكَحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتُ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

نے ایک مرتبہ اس سے پی لیا کبھی پیاسا نہ ہوگا سب سے پہلے حوض کے پاس فقراء مہاجرین آئیں گے جن کے سر پراگندہ کپڑے میلے کچیلے ہیں ان کا نازونعمت میں پروردہ عورتوں سے نکاح نہیں کیا جاتا اور دروازے ان کے لیے نہیں کھولے جاتے۔ (روایت کیا اس کو احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۵۵/۲۴ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ جُزْءًا مِّنْ مِائَةِ اَلْفِ جُزْءٍ مِّمَّنْ يَّرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قِيْلَ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُمِائَةٍ اَوْ ثَمَانُ مِائَةٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم ایک جگہ اُترے آپ نے فرمایا تم لاکھ میں سے ایک جزو بھی نہیں ہو ان لوگوں کی نسبت سے جو حوض پر میرے پاس آئیں گے کہا گیا اس دن تمہاری تعداد کیا تھی کہا سات یا آٹھ سو۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے،

۵۳۵۶/۲۵ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَّاِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَّاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک حوض ہے اور انبیاء آپس میں فخر کریں گے کہ ان کے پاس آنے والے آدمی زیادہ ہیں اور میرے خیال میں میرے پاس آنے والے آدمی سب سے زیادہ ہوں گے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے،

۵۳۵۷/۲۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ

انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کے دن میری سفارش فرمائیں۔ آپ نے فرمایا میں ایسا کروں گا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول میں آپ کو کہاں تلاش کروں فرمایا سب سے پہلے مجھ کو پل صراط کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر میں پل صراط پر

قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

آپ کو نہ مل سکوں فرمایا پھر میزان کے پاس مجھ کو ڈھونڈنا۔ میں نے کہا اگر میزان کے پاس بھی آپ کو نہ مل سکوں فرمایا پھر حوض کے پاس مجھے ڈھونڈنا۔ ان تین جگہوں کو میں نہیں چھوڑنے کا (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔)

۵۳۵۸/۲۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لَهُ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَّنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهِ فَيَاطُّ كَمَا يَاطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيدُ مِنْ تَضَايُقِهِ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُونُ أَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى إِبْرٰهِيمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُكْسُوا خَلِيلِي فَيُؤْتٰى بِبُرْدَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِّيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أُكْسٰى عَلٰى إِثْرِهِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَّمِينِ اللّٰهِ مَقَامًا يَّغْبِطُنِي الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ سے پوچھا گیا مقام محمود کیا ہے..... آپ نے فرمایا اس دن اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا اس سے اس طرح آواز نکلے گی جیسے نئے چمڑے کا زین تنگی کی وجہ سے آواز نکالتا ہے اس کی وسعت آسمان اور زمین کے برابر ہے تم کو ننگے پیر، ننگے بدن بے ختنہ لایا جائے گا سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے خلیل کو لباس پہناؤ جنت کی دو سفید کتان کی چادریں ان کو پہنائی جائیں گی اس کے بعد مجھے لباس پہنایا جائے گا پھر میں اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب ایک مقام پر کھڑا ہوں گا کہ اگلے اور پچھلے لوگ مجھ پر رشک کریں گے۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۳۵۹/۲۸ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پل صراط پر مومنوں کی علامت یہ ہو گی کہ وہ کہہ رہے ہوں گے ربِّ سلم اے میرے پروردگار ہم کو سلامت رکھ ہم کو سلامت رکھ۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۳۶۰/۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ

انس سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت میری اُمت کے اہل کبائر کے لیے ہو گی

الْكَبَائِرَ مِنْ أُمَّتِي (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ)

روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے جابر سے۔

۵۳۶۱/۳۰ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

عوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا آیا اس نے مجھ کو اس بات کا اختیار دیا ہے کہ ان دو باتوں میں سے ایک پسند کرلیں یا تو آپ کی نصف امت جنت میں داخل کردی جائے گی یا شفاعت اختیار کرلیں میں نے شفاعت کو پسند کیا اور یہ اس شخص کے لیے ہے جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔ (ترمذی ابن ماجہ)

۵۳۶۲/۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

عبداللہ بن ابی الجدعاء سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میری امت میں سے ایک شخص کی سفارش سے بنو تمیم سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نے)

۵۳۶۳/۳۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو کئی جماعتوں کی شفاعت کرینگے اور کچھ ایسے ہیں جو ایک قبیلہ کی سفارش کرینگے کچھ لوگ ایک جماعت کی اور کچھ ایک آدمی کی سفارش کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوجائیں گے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۳۶۴/۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَ مِائَةِ أَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میری امت میں سے چار لاکھ بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا ابوبکر نے کہا ہم کو زیادہ کریں اے اللہ کے رسول آپ نے دونوں ہاتھوں سے لپ بنائیں اور ان کو جمع کیا ابوبکر نے کہا اے

وَهٰكَذَا فَحَنَا بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَ هٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّمَا عَلَيْكَ اَنْ يُّدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ يُّدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

اللہ کے رسول ہم کو زیادہ کریں حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوبکرؓ ہمیں چھوڑ دیں ابوبکر نے کہا تجھے کیا ہے اگر اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت میں داخل فرماوے۔ عمرؓ کہنے لگے بے شک اگر اللہ عزوجل چاہے تو اپنی سب مخلوق کو ایک ہی لپ سے جنت میں داخل کر دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرؓ نے سچ کہا۔

(روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

۵۳۶۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِيْ اَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَّقَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءً فَيَشْفَعُ لَهٗ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخی صف باندھ کر کھڑے ہوں گے۔ ایک جنتی ان کے پاس سے گزرے گا۔ دوزخی کہے گا اے فلاں شخص تو مجھ کو پہچانتا ہے؟ میں نے تجھ کو ایک بار پانی پلایا تھا۔ ایک دوسرا کہے گا میں نے تجھ کو ایک بار وضو کے لیئے پانی دیا تھا وہ اس کی سفارش کرے گا اور اس کو جنت میں داخل کریگا۔

(روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۵۳۶۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اِشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى اَخْرِجُوْهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اِشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمْ مِنَ النَّارِ فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں میں سے دو شخص بہت زیادہ چلائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیگا ان دونوں کو نکالو اور ان سے کہے گا کہ تم اس قدر زیادہ کیوں چلاتے ہو وہ کہیں گے ہم نے وہ اس لیے کیا ہے کہ تو ہم پر رحم کرے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری رحمت تمہارے لیے یہ ہے کہ تم دونوں جاؤ اور اپنے نفسوں کو آگ میں ڈال دو ایک شخص اپنے نفس کو آگ میں ڈال دے گا اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو ٹھنڈی بنا دیگا دوسرا شخص کھڑا رہے گا اور اپنے نفس کو آگ میں نہیں ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا تجھ کو

بَرْدًا وَّسَلَامًا وَّيَقُوْمُ الْاٰخِرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى لَكَ رَجَاءُكَ فَيُدْخِلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اس بات سے کس چیز نے روکا ہے کہ تو اپنے نفس کو آگ میں ڈالے جس طرح تیرے ساتھی نے ڈالا ہے وہ کہے گا اے میرے رب مجھ کو امید تھی کہ نکالنے کے بعد دوبارہ آگ میں تو مجھ کو نہیں ڈالے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ کو تیری اُمید دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت کے ساتھ دونوں کو جنت میں داخل کر دے گا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۳۶۷/۳۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ آگ میں داخل ہوں گے پھر اپنے اپنے اعمال کے مطابق اس سے پھریں گے۔ ان میں سے افضل بجلی کے چمکنے کی مانند گذر جائیں گے پھر آندھی کی طرح پھر گھوڑے سوار کے دوڑنے کی طرح پھر اُونٹ پر سوار کی مانند پھر آدمی کے دوڑنے کی طرح پھر اس کے چلنے کی مانند

(روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۳۶۸/۳۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضِيْ مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلٰثِ لَيَالٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ وَّرَدَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے آگے میرا حوض ہے اس کی دونوں طرفوں کی مسافت اس قدر ہے جس قدر جربا اور اذرح بستیوں کی مسافت ہے۔ ایک راوی نے کہا یہ دونوں شام کے علاقہ میں ہیں جن کے درمیان تین راتوں کی مسافت ہے۔ ایک روایت میں ہے اس کے گلاس آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں جو کوئی اس میں آئے اور اس سے پیئے کبھی اس کے بعد اس کو پیاس نہیں لگے گی۔ (متفق علیہ)

۵۳۶۹/۳۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرٰهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ فَيَقُولُ إِبْرٰهِيمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ اعْمِدُوا إِلَى مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اذْهَبُوا إِلَى عِيسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوحِهِ فَيَقُولُ عِيسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُومَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ

حذیفہ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کریگا تو ایماندار لوگ کھڑے ہونگے یہاں تک کہ جنت انکے قریب کر دیجائے گی تو یہ لوگ آدم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے ہمارے باپ ہمارے لیے جنت کھلوائیے وہ کہیں گے جنت سے تم کو میری ہی غلطی نے نکالا تھا میں اس لائق نہیں ہوں میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ ابراہیمؑ کہیں گے میں اس لائق نہیں میں اس کے ورے خلیل تھا لیکن تم موسیٰ کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوا وہ موسیٰ کے پاس آئینگے وہ کہیں گے میں اس بات کے لائق نہیں ہوں تم عیسیٰ کے پاس جاؤ جو اللہ کا کلمہ اور اس کی رُوح ہیں۔ عیسیٰؑ کہیں گے میں اس بات کے لائق نہیں ہوں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے، آپ کھڑے ہونگے آپ کو اجازت دی جائے گی۔ امانت اور ناتا بھیجی جائیگی وہ پل صراط کے دائیں اور بائیں جانب کھڑی ہونگی تم میں سے پہلی جماعت بجلی کی طرح گذر جائے گی میں نے کہا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں بجلی کی طرح کیسے گزرنا ہوگا فرمایا تم بجلی کو دیکھتے نہیں ہو آنکھ جھپکنے میں وہ گزر جاتی ہے اور لوٹ آتی ہے پھر ہوا کے گزر جانے کی مانند پھر پرندے کی طرح اور آدمی کے دوڑنے کی طرح۔ ان کے اعمال ان کو آگے بڑھائیں گے اور تمہارا نبی پل صراط پر کھڑا کہہ رہا ہوگا اے رب سلامت رکھ سلامت رکھ یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز آجائیں گے حتّٰی کہ ایک آدمی آئے گا وہ پل پر سے نہیں گذر سکے گا مگر اپنے سرینوں پر گھسٹتا ہوا اور صراط کے دونوں طرف آنکڑے لٹکائے گئے ہوں گے اور وہ مامور ہوں گے جس کے متعلق ان کو حکم دیا جائے گا اس کو پکڑیں گے کچھ لوگ زخمی

حَتّٰی تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰی یَجِیْءَ الرَّجُلُ فَلَا یَسْتَطِیْعُ السَّیْرَ اِلَّا زَحْفًا قَالَ وَ فِیْ حَافَتَیِ الصِّرَاطِ کَلَالِیْبُ مُعَلَّقَۃٌ مَّامُوْرَۃٌ تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِہٖ فَمَخْدُوْشٌ نَّاجٍ وَّ مُکَرْدَسٌ فِی النَّارِ وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ بِیَدِہٖ اِنَّ قَعْرَ جَھَنَّمَ لَسَبْعِیْنَ خَرِیْفًا۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ہو کر نجات پا جائینگے اور بعض کے ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں پھینکے جائیں گے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوھریرہؓ کی جان ہے دوزخ کی گہرائی ستر برس ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۷۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَۃِ کَاَنَّھُمُ الثَّعَارِیْرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِیْرُ قَالَ اِنَّہُ الضَّغَابِیْسُ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے کچھ لوگ شفاعت کے ساتھ نکلیں گے گویا کہ وہ ثعاریر ہیں ہم نے کہا ثعاریر کسے کہتے ہیں فرمایا ضغابیس (یعنی کھیرے یا لکڑی ہیں)

(متفق علیہ)

۵۳۷۱ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثَلٰثَۃٌ اَلْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّھَدَاءُ۔

(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے لوگ قیامت کے دن سفارش کریں گے انبیاء پھر علماء پھر شہداء۔

روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے،

بَابُ صِفَۃِ الْجَنَّۃِ وَاَھْلِھَا

جنّت اور جنتیوں کی صفات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۳۷۲ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا کسی کان نے نہیں سُنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر اس کا خیال

لَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گذرا ہے اس کی تصدیق میں یہ آیت پڑھو پس نہیں جانتی کوئی جان جو اُن کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث چیز چھپا کر رکھی گئی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۳۷۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک کوڑے جتنی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (متفق علیہ)

۵۳۷۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَّلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستہ میں صبح کے وقت نکلنا یا پچھلے پہر جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اگر اہل جنت کی ایک عورت زمین کی طرف جھانکے تو مشرق و مغرب کو روشن کر دے اور خوشبو سے بھر دے اس کی اوڑھنی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۳۷۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں ایک سوار سو برس تک چلتا رہے گا اس کو طے نہیں کر سکے گا اور کمان کی مقدار جنت کی جگہ اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔
(متفق علیہ)

۵۳۷۶ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ

ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں مومن کے لیے موتی کا بنا ہوا خیمہ ہوگا جو ایک ہی موتی سے جو اندر سے خالی ہے بنا ہوگا اس

مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَفِي رِوَايَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی چوڑائی ایک روایت میں ہے اس کی لمبائی ساٹھ میل ہے اس کے ہر کونہ میں اہل خانہ ہوں گے جو دوسروں کو نہیں دیکھ سکیں گے مومن ان پر گھومے گا اور دو جنتیں ہوں گی اُن کے برتن اور ان میں جو کچھ ہے سب چاندی کا ہوگا اور دو جنتیں ہیں ان کے رہنے والوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان صرف کبریائی کا پردہ ہوگا جنت عدن میں وہ رہیں گے۔ متفق علیہ)

۵۳۷۷ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً مِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ)

عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جس قدر آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ فردوس اعلیٰ درجہ ہے جنت کی چاروں نہریں اس سے پھوٹتی ہیں اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے جب تم اللہ سے مانگو تو جنت فردوس مانگو۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ مجھے یہ حدیث صحیحین اور حمیدی کی کتاب میں نہیں ملی۔

۵۳۷۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے جنتی ہر جمعہ اس میں آیا کریں گے شمالی ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گی اس سے اُن کا حسن وجمال بڑھ جائے گا وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئیں گے۔ ان کا حسن وجمال بھی بڑھ چکا ہوگا۔ ان کے گھر والے ان کو کہیں گے اللہ کی قسم ہمارے بعد تمہارے حسن وجمال میں اضافہ ہو چکا ہے۔ وہ کہیں گے اللہ کی قسم ہمارے بعد

وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّ جَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تمہارے حسن وجمال میں اضافہ ہوچکا ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۷۹/۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَاَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ اِضَآءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِنَّ مِنْ وَّرَآءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا لَا يَسْقَمُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اٰنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَ الْفِضَّةُ وَاَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَ وُقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْاُلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَآءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے پھر ان کے قریب ایسے لوگ ہوں گے جو آسمان کے تیز ترین چمکتے ستاروں کی طرح ہوں گے ان کے دل ایک آدمی کے دل کی طرح ہوں گے ان میں اختلاف اور بغض وحسد نہیں ہوگا۔ ہر آدمی کی حورعین سے دو بیویاں ہوں گی ان کی ہڈیوں کا گودا پنڈلی اور گوشت کے اندر سے نظر آرہا ہوگا۔ صبح وشام اللہ کی تسبیح کرینگے وہ بیمار نہیں ہونگے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ تھوکیں گے اور نہ ناک جھاڑیں گے۔ انکے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن اگر کا ہوگا ان کا پسینہ مشک ایسا ہوگا ایک مرد کی سیرت پر اپنے باپ آدم کی صورت رکھتے ہوں گے ان کا طول ساٹھ گز آسمان کی جانب ہوگا

(متفق علیہ)

۵۳۸۰/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ پھریں گے نہ ناک جھاڑیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا کھانے کا فضلہ کیا بنے گا فرمایا ڈکار لیں گے

وَلَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور کستوری کی طرح پسینہ بہائیں گے جس طرح سانس نکلتا ہے اس طرح تسبیح و تحمید الہام کیے جائیں گے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۸۱/۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ چین میں رہے گا کبھی فکر مند نہ ہوگا اس کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے اس کی جوانی ختم نہ ہوگی (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۸۲/۱۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے ایک منادی پکارے گا کہ تم تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے اور تم زندہ رہو گے کبھی مرو گے نہیں اور تم ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور تمہارے لیے ہے کہ تم چین میں رہو گے کبھی محنت نہیں دیکھو گے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۸۳/۱۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ

ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت بالاخانوں میں رہنے والے جنتیوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم نہایت چمکنے والے ستارے کو دیکھتے ہو جو مغربی یا مشرقی افق میں باقی رہتا ہے۔ آپس کے درجات کے تفاضل کی وجہ سے صحابہ نے عرض کیا یہ انبیاء کی منازل ہوں گی کوئی اور یہاں تک نہیں پہنچ سکے گا آپ نے فرمایا کیوں نہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ ان لوگوں کی منازل ہوگی جو اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور پیغمبروں کی تصدیق کی۔

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۵۳۸۴/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِّثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کچھ لوگ داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں کی مانند ہوں گے۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۸۵/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل جنت کے لیے فرمائے گا اے اہل جنت وہ کہیں گے حاضر ہیں ہم اے ہمارے پروردگار اور تیری خدمت میں موجود ہیں اور بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم راضی ہو گئے ہو وہ کہیں گے ہمیں کیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں اے ہمارے پروردگار جبکہ تو نے ہم کو وہ کچھ عطا کر دیا ہے جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تم کو اس سے بہتر چیز نہ عطا کروں وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار اس سے بڑھ کر افضل چیز اور کونسی ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تم کو اپنی خوشنودی عنایت کرتا ہوں اس کے بعد تم پر کبھی ناراض نہ ہوں گا۔
(متفق علیہ)

۵۳۸۶/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں تم میں سے ادنیٰ ٹھکانا اس شخص کا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آرزو کر وہ آرزو کرے گا اور آرزو کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے آرزو کر لی وہ کہے گا ہاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے لیے وہ ہے جو تو نے آرزو کی اور اس کی مثل اس کے ساتھ ہے۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۸۷/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (ابوہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیحان اور جیحان نیل اور فرات سب جنت کی نہروں سے ہیں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۳۸۸/۱۷ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا لَّا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَّاللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَّلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَّهُوَ كَظِيْظٌ مِّنَ الزِّحَامِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عتبہؓ بن غزوان سے روایت ہے کہ ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ ایک پتھر اگر جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے ستر سال تک اس کی گہرائی تک نہیں پہنچے گا اللہ کی قسم اس کو بھر دیا جائے گا اور ہمارے لیے ذکر کیا گیا ہے کہ جنت کے دروازوں کے بازوؤں کے درمیان چالیس برس کی مسافت جتنا فاصلہ ہے ایک دن ایسا آئے گا کہ کثرت ہجوم سے بھری ہوگی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۳۸۹/۱۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَّلَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَّمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَّدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْاَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے فرمایا پانی سے ہم نے کہا جنت کی تعمیر کیسی ہے فرمایا ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی۔ اس کا گارا خالص مشک سے ہے اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اس کی مٹی زعفران ہے جو شخص اس میں داخل ہوا چین سے رہے گا مشقت نہیں دیکھے گا ہمیشہ زندہ رہے گا مرے گا نہیں ان کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے ان کی جوانی فنا نہیں ہوگی (روایت کیا اس کو احمد، ترمذی اور دارمی نے)

۵۳۹۰/۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علیہ وسلّم نے فرمایا جنّت کے ہر درخت کا تنا سونے کا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۳۹۱/۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جنّت کے سو درجے ہیں اور ہر دو درجہ کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۹۲/۲۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعٰلَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِي إِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جنّت کے سو درجے ہیں اگر تمام عالم ایک درجے میں جمع ہوجائیں تو انکو کفایت کرے (روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۳۹۳/۲۲ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انہی (ابوسعیدؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ان کی بلندی زمین و آسمان کے درمیان کی مسافت پانچ سو برس کے برابر ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۳۹۴/۲۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضُوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ

انہی (ابوسعیدؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قیامت کے دن پہلی جماعت جو جنّت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ دوسری جماعت کے چہرے آسمان میں نہایت درخشندہ ستارے کی طرح ہوں گے ان میں سے ہر ایک کے لیے دو بیویاں ہوں گی۔ ہر بیوی ستر حلے پہنے ہوگی

رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُّرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَآئِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کہ اس کی ہڈیوں کا گودا اُن سے نظر آئے گا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۳۹۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ يُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ قُوَّةَ مِائَةٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا مومن جنت میں اتنی اور اتنی قوت جماع کی دیا جائے گا۔ کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول کیا اس کی طاقت رکھے گا فرمایا اس کو سو آدمیوں کی قوت دی جائے گی۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۳۹۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي الْوَقَّاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهٗ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهٗ لَطَمَسَ ضَوْءُهٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

سعدؓ بن ابی الوقاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا اگر جنت سے اس قدر ظاہر ہو جائے جس کو ناخن اٹھاتا ہے اس کی وجہ سے زمین و آسمان کے اطراف زینت دار ہو جائیں اور اگر ایک جنتی آدمی زمین کی طرف جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو ان کی چمک اور روشنی سورج کی روشنی مٹا دے جس طرح سورج ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۹۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُّرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت بغیر بالوں کے امرد سرمگیں آنکھوں والے ہوں گے ان کی جوانی فنا نہیں ہوگی۔ ان کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے)

۵۳۹۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُّرْدًا

معاذؓ بن جبل سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے وہ بن بال

مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ سَنَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

امرد سرمگیں آنکھوں والے ہوں گے تیس یا تینتیس برس کے ہوں گے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۳۹۹ / ۲۸ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهٗ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْهَا فَرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے جبکہ سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر آپ کے سامنے ہوا آپؐ فرمانے لگے۔ اس کی شاخوں کے سایہ میں سوار سو برس تک چلتا رہے گا یا سو سوار اس کے سایہ میں بیٹھ سکیں گے۔ راوی کو اس میں شک ہے اس پر سونے کے ٹڈیاں ہیں اس کے میوے مٹکوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۴۰۰ / ۲۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذٰلِكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کوثر کیا ہے فرمایا وہ جنت کی نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے دُودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے بڑھ کر شیریں ہے اس میں دراز گردن پرندے ہیں ان کی گردنیں اونٹوں کی طرح معلوم ہوتی ہیں حضرت عمرؓ کہنے لگے وہ پرندے بڑے متنعم ہوں گے آپؐ نے فرمایا ان کے کھانے والے متنعم تر ہوں گے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۴۰۱ / ۳۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنِ اللّٰهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تَحْمِلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ يَّاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلَّا فَعَلْتَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي

بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے۔ فرمایا جب تجھ کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے گا اگر تو چاہے گا کہ ایک سُرخ یاقوتی گھوڑا تجھ کو جنت میں لے کر اُڑتا پھرے۔ ایسا ہی ہو جائے گا اور ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے رسول جنت میں اونٹ بھی ہوں گے آپ نے اس کو پہلے شخص کا سا جواب نہیں دیا بلکہ فرمایا اللہ تعالیٰ جب تجھ کو جنت میں داخل فرما دے گا اس

الْجَنَّةِ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَّهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ إِنْ يُّدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَّكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ۔

میں وہ سب کچھ ہوگا جو تیرا نفس چاہے گا اور تیری آنکھ لذّت پکڑے گی۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۰۲/۳۱ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُوتِيتَ بِفَرَسٍ مِّنْ يَّاقُوتَةٍ لَّهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَّيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَأَبُو سُورَةَ الرَّاوِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ أَبُو سُورَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيثِ يَرْوِي مَنَاكِيرَ)

ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول میں گھوڑوں کو پسند کرتا ہوں کیا جنّت میں گھوڑے ہوں گے آپ نے فرمایا اگر جنّت میں تجھے داخل کر دیا گیا تو تیرے پاس یاقوت کا ایک گھوڑا لایا جائے گا جس کے دو بازو ہوں گے اس پر تجھ کو سوار کر دیا جائے گا وہ تجھ کو جہاں تو جانا چاہے گا لے اُڑے گا روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا اس کی سند قوی نہیں ہے اور ابوسورہ راوی روایت حدیث میں ضعیف سمجھا گیا ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل سے سُنا وہ کہتے تھے کہ ابوسورہ راوی منکر الحدیث ہے اور منکر احادیث بیان کرتا ہے۔

۵۴۰۳/۳۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ)

بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنّت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ ان میں سے اسی صفیں اس اُمّت کی ہوں گی اور چالیس صفیں دوسری اُمّتوں سے (روایت کیا اس کو ترمذی، دارمی اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں)

۵۴۰۴/۳۳ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

سالمؒ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہا رسول اللہ صلی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ أُمَّتِيَ الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ إِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ يَخْلَدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت جس دروازے سے جنت میں داخل ہوگی اس کی چوڑائی عمدہ خوب گھوڑا دوڑانے والے آدمی کی تین (سال) کی مسافت کی مقدار ہے۔ پھر دروازے پر تنگ کیے جاویں گے یہاں تک کہ ان کے کندھے اُترنے کا اندیشہ ہوگا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ضعیف ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا انہوں نے اس کو نہ پہچانا اور کہا یخلد بن ابی بکر منکر روایات بیان کرتا ہے۔

۵۴۰۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرًى وَّلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنّت میں ایک بازار ہے جس میں خرید و فروخت نہیں ہے بلکہ اس میں مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہیں جب کوئی آدمی کسی تصویر کو پسند کرلے گا وہی صورت اختیار کرلے گا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۴۰۶ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَسَأَلَ اللّٰهَ أَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ أَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ

سعیدؓ بن مسیّب سے روایت ہے کہ وہ ابوہریرہؓ کو ملے۔ ابوہریرہؓ کہنے لگے میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم کو جنّت کے بازار میں جمع کردے سعید کہنے لگے جنّت میں بازار ہوگا کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس بات کی خبر دی کہ جنّت والے اپنے اپنے اعمال کے مطابق جس وقت جنّت میں داخل ہوں گے ان کو دنیا کے ایک جمعہ کی مقدار اجازت دی جائے گی وہ اپنے رب کی زیارت کریں گے انکے لیئے اللہ انکے سامنے اپنا عرش ظاہر کریگا۔ اللہ تعالیٰ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ان کے لیے ظاہر ہوگا۔ ان کے لیے نور، یاقوت موتی، زبرجد سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے ان میں

عَرْشَهٗ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ
رِّيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ
يَّاقُوْتٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَّمَنَابِرُ
مِنْ ذَهَبٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَّيَجْلِسُ
اَدْنَاهُمْ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ عَلٰى كُثْبَانِ
الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ مَا يَرَوْنَ اَنَّ
اَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ
مَجْلِسًا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ
هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَ
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ
لَا تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى
فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ
اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ
مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ
يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهٗ بِبَعْضِ
غَدَرَاتِهٖ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ
اَفَلَمْ تَغْفِرْ لِيْ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَبِسَعَةِ
مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ
فَبَيْنَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ
مِّنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا
لَّمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَ
يَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ
لَكُمْ مِّنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ
فَنَاْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰٓئِكَةُ
فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَ

سے ادنیٰ درجہ کا آدمی کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا اور ان میں ادنیٰ کوئی بھی نہیں ہوگا۔ ان کو یہ گمان نہیں ہو گا کہ کرسیوں والے نشست گاہ کے لحاظ سے ان سے افضل ہیں۔ ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکیں گے فرمایا ہاں کیا تم سورج کو دیکھنے اور چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں شک میں رہتے ہو ہم نے کہا نہیں۔ فرمایا اس طرح اپنے پروردگار کے دیکھنے میں تم شک نہیں کرو گے۔ اس مجلس میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ بلا واسطہ کلام نہیں کرے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص سے کہے گا اے فلاں بن فلاں تجھے یاد ہے تو نے فلاں دن ایسا ایسا کہا تھا اس کو اس کی بعض عہد شکنیاں یاد کرائے گا جو اس نے دنیا میں کی ہوں گی وہ کہے گا اے پروردگار تو نے مجھ کو معاف نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں میری وسعت مغفرت کے ساتھ ہی تو اپنے اس مرتبہ کو پہنچ سکا ہے۔ وہ اس طرح گفتگو میں مصروف ہوں گے ان پر ایک ایسا ابر چھا جائے گا اور ان پر ایسی خوشبو برسائے گا کہ کبھی انہوں نے ایسی خوشبو نہ دیکھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو تمہارے لیے بزرگی میں نے تیار کی ہے اس کی طرف اٹھ کھڑے ہو جاؤ۔ جو چاہتے ہو لے لو۔ ہم بازار آئیں گے۔ فرشتوں نے اس کو گھیر رکھا ہوگا۔ آنکھوں نے ویسی چیزیں کبھی دیکھی نہیں کانوں نے کبھی سنی نہیں اور نہ دلوں پر ان کا کبھی خیال گزرا ہم جو چاہیں گے ہمیں اٹھوا دیا جائے گا اس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی۔ اس بازار میں جنتی ایک دوسرے کو ملیں گے۔ ایک بلند مرتبہ جنتی اپنے سے کم درجہ والے جنتی کو ملے گا جبکہ ان میں کوئی بھی کم درجہ کا نہیں ہے وہ اس کا لباس دیکھ کر خوش ہوگا ابھی اس کی باتیں ختم نہ ہوں گی کہ اس کو خیال آئے

لَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّ لَنَا اَنْ نَّنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

گا کہ اس کے لباس اس سے کوئی بہتر نہیں ہے اور ایسا اس لیے ہوگا کہ کسی ایک کے لیے لائق نہیں ہے کہ وہ غم کرے۔ پھر ہم اپنے اپنے گھروں میں واپس آئیں گے ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور خوش آمدید کہیں گی کہ تم آئے ہو جب کہ تم حسن و جمال میں اس سے بڑھ کر ہو جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے ہم کہیں گے کہ آج ہم نے اپنے پروردگار جبار کے ساتھ ہم نشینی کی ہے۔ اس لیے لائق ہے کہ اس کی مثل پھریں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۴۰۷/۳۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِيْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَّتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِّنْ لُّؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ

ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادنیٰ جنتی وہ ہوگا جس کے اسی ہزار خادم ہونگے اور بہتر بیویاں گی۔ موتیوں، زبرجد اور یاقوت کا ایک خیمہ اس کے لیے اس قدر بڑا گاڑا جائے گا جس قدر جابیہ اور صنعاء کا فاصلہ ہے۔ اسی سند سے آپ نے فرمایا چھوٹے اور بڑے جو مر جاتے ہیں جنت میں ان کی عمر تیس سال کی ہوگی کبھی اس سے بڑے نہیں ہوں گے۔ اسی طرح دوزخی بھی اسی سند سے مروی ہے۔ فرمایا جنتیوں پر تاج ہوں

كَبِيْرٍ يَّرِدُوْنَ بَنِيْ ثَلٰثِيْنَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا اَبَدًا وَّكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِّنْهَا لَتُضِيْئُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِيْ سَاعَةٍ وَّلٰكِنْ لَّا يَشْتَهِيْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ وَالدَّارِمِيُّ الْاَخِيْرَةَ)

اس کے ادنیٰ موتی سے مشرق و مغرب کا درمیانی فاصلہ روشن ہوجائے گا۔ اسی سند سے مروی ہے جب کوئی مومن جنّت میں اولاد کی خواہش کرے گا۔ اس کا حمل اور اس کا وضع ہونا اس کا سن ایک ہی گھڑی میں ہوجائے گا جس طرح کہ چاہے گا۔ اسحاق بن ابراہیم نے اس روایت میں بیان کیا ہے کہ مومن جنّت میں جب اولاد کی خواہش کرے گا ایک گھڑی میں ایسا ہوجائے گا۔ لیکن وہ اس کی خواہش نہیں کرے گا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔ ابن ماجہ نے چوتھا فقرہ اور دارمی نے آخری فقرہ ذکر کیا ہے۔)

۵۴۰۸/۳۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِّلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَّمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنّت میں جلسہ ہوگا اور حور عین اس میں اپنی بلند آوازوں کے ساتھ پڑھتی ہونگی کہ مخلوق نے کبھی ایسی خوش آواز نہیں سُنی۔ وہ کہتی ہیں ہم ہمیشہ زندہ رہیں گی کبھی ہلاک نہ ہوں گی۔ ہم امن و چین میں رہنے والیاں ہیں کبھی شدّت نہیں دیکھنے کی۔ ہم ہمیشہ راضی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی اس کے لیے خوشی ہے جس کے لیے ہم ہیں اور وہ ہمارے لیے ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۴۰۹/۳۸ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ

حکیمؓ بن معاویہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جنّت میں ایک دریا پانی کا ہے اور ایک دریا شہد کا ہے ایک دریا دودھ کا اور ایک دریا شراب کا ہے۔ ان دریاؤں سے پھر نہریں پھوٹتی ہیں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور

الْاٰنَ هُمْ بَعْدُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ)

روایت کیا اس کو دارمی نے معاویہؓ سے،

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۴۱۰ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ يَّتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِيْهِ امْرَاَتُهٗ فَتَضْرِبُ عَلٰى مَنْكِبِهٖ فَيَنْظُرُ وَجْهَهٗ فِيْ خَدِّهَا اَصْفٰى مِنَ الْمِرْاٰةِ وَاِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيْئُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْاَلُهَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ حَتّٰى يَرٰى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَآءِ ذٰلِكَ وَاِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ اِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِّنْهَا لَتُضِيْئُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابوسعید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جنتی اپنی مجلس میں پھرنے سے پہلے پہلے بہتر تکیوں پر تکیہ کرے گا۔ پھر اس کے بعد اس کی بیوی آئے گی وہ اس کے کندھے پر ہاتھ مارے گی۔ وہ اپنا چہرہ اس کے رخسار میں دیکھے گا جو آئینہ سے زیادہ شفاف ہوگا اس کے ایک ادنیٰ موتی سے مشرق و مغرب کا درمیان روشن ہوجائے گا وہ اس کو سلام کہے گی وہ سلام کا جواب دیگا اور اس سے پوچھے گا تو کون ہے وہ کہے گی میں اس مزید انعام سے ہوں جس کا وعدہ اللہ نے کیا ہے اس پر ستر لباس ہوں گے وہ اس کی پنڈلی کا گودا ان کے ورے دیکھے گا۔ اور اس پر تاج ہوگا جس کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کو روشن کر دیگا۔

(روایت کیا اس کو احمد نے)

۵۴۱۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَدَّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَآؤُهٗ وَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث بیان کر رہے تھے اور آپ کے پاس ایک بدوی بھی موجود تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک جنتی اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت طلب کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو اس حالت میں نہیں جو تو چاہتا ہے۔ وہ کہے گا کیوں نہیں لیکن میں کاشتکاری پسند کرتا ہوں وہ بیج بوئے گا آنکھ جھپکنے سے پہلے اس کی روئیدگی بڑھنا اور کاٹنا ہوجائے گا اور وہ پہاڑوں

اِسْتِحْصَادُهٗ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَّاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کی مانند ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم اسے لے لے تجھ کو کوئی چیز سیر نہیں کرتی۔ بدوی کہنے لگا اللہ کی قسم ہمارے خیال میں وہ قریشی یا انصاری ہو گا کیونکہ وہی کاشت کار ہیں ہم تو کھیتی کرنے والے نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۴۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَمُوْتُ اَهْلُ الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

جابرؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کیا اہل جنت سوئیں گے فرمایا سونا موت کا بھائی ہے اور اہل جنت مریں گے نہیں۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کی رؤیت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۴۱۳ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا

جریرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے پروردگار کو عیاں دیکھو گے۔ ایک روایت میں ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ چودھویں رات کے چاند کی طرف آپ نے دیکھا۔ فرمایا تم اپنے رب کی طرف دیکھو گے۔ جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتے ہو اگر تم اس بات کی طاقت رکھو کہ تم سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے نماز پر غلبہ نہ کیے جاؤ تو ایسا ضرور کرو۔ پھر یہ آیت پڑھی اور تسبیح بیان کرو اپنے پروردگار

فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرِءَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے۔ (متفق علیہ)

۵۴۱۴ وَعَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُوْنَ إِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صہیبؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم کوئی اور چیز چاہتے ہو۔ وہ کہیں گے تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کر دیئے تو نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کر دیا اور آگ سے نجات نہیں بخش دی ہے فرمایا پردے اٹھ جائیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھیں گے۔ جنتی اپنے رب کے چہرے کی طرف دیکھنے سے بہتر کوئی چیز نہیں دیئے گئے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ "جن لوگوں نے نیکی کی ہے اُن کے لیے ثواب ہے اور زیادتی ہے۔" (روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۴۱۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلٰى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَنَعِيْمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيْرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادنیٰ جنتی مرتبہ کے لحاظ سے وہ ہوگا جو اپنے باغات اپنی بیویوں اور اپنی نعمتوں اور اپنے نوکروں خادموں اور اپنے تختوں کی طرف ہزار برس کی مسافت میں پھیلے ہوئے دیکھے گا اور اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم وہ ہوگا جو اس کے چہرہ مبارک کی طرف صبح و شام دیکھے گا۔ پھر یہ آیت پڑھی "کتنے ہی چہرے اس دن تر و تازہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔" (روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے)

۵۴۱۶ وَعَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَكُلُّنَا يَرٰى رَبَّهُ

ابو رزینؓ عقیلی سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم میں سے تنہا ہر ایک اپنے رب کو قیامت

مُخْلِيًا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قُلْتُ وَمَا اٰيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهٖ قَالَ يَا اَبَا رَزِيْنٍ اَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهٖ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

کے دن دیکھے گا۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں میں نے کہا اس کی نشانی اس کی مخلوق میں کوئی اور بھی ملتی ہے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک تنہا چودھویں رات کے چاند کو نہیں دیکھتا ہے کہا کیوں نہیں فرمایا وہ اللہ کی ایک مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ کامل اور بزرگ تر ہے۔
(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۴۱۷ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ نور ہے میں اس کو کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ (مسلم)

۵۴۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَّبَّهٗ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں کہا "دل نے جو دیکھا جھوٹ نہیں بولا اور اس کو دوسری مرتبہ دیکھا فرمایا کہ آپ نے اپنے دل کے ساتھ دو مرتبہ دیکھا ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے) ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ عکرمہؓ کہتے ہیں میں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کو آنکھیں نہیں پاسکتیں اور وہ آنکھوں کو پاتا ہے۔ کہنے لگے تیرے لیے افسوس ہو یہ اس وقت ہے جب وہ اپنے نور خاص سے ظاہر ہوگا اور آپ نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا ہے

۵۴۱۹ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ رُؤْيَتَهٗ وَكَلَامَهٗ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسٰى فَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَاٰهُ

شعبیؒ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ کعبؓ کو عرفات میں ملے ابن عباسؓ نے آپ سے کوئی چیز پوچھی پھر بلند آواز سے اللہ اکبر کہا کہ پہاڑ گونج اٹھے۔ ابن عباس کہنے لگے ہم بنو ہاشم ہیں کعب کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے اپنی رویت اور کلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔ موسیٰ سے دو مرتبہ کلام کیا اور محمدؐ نے دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ مسروق کہتے

مُحَمَّدٌ مَّرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعَرِيْ قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَاْتُ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فَقَالَتْ اَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِيْلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِّمَّا اُمِرَ بِهٖ اَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهٗ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَمْ يَرَهٗ فِيْ صُوْرَتِهٖ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِيْ اَجْيَادٍ لَّهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَّاخْتِلَافٍ وَّفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَاَيْنَ قَوْلُهٗ ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَاِنَّهٗ اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهٗ فَسَدَّ الْاُفُقَ۔

ہیں میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کیا محمدؐ نے اپنے رب کو دیکھا ہے وہ کہنے لگیں تو نے ایک ایسی چیز مجھ سے پوچھی ہے کہ اس کی وجہ سے میرے بال جسم پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا ذرا ٹھہریں پھر میں نے یہ آیت پڑھی بتحقیق آپ نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھی ہیں وہ کہنے لگیں تو کدھر جا رہا ہے اس سے مراد حضرت جبریل ہیں جو تجھ کو بتلائے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے یا جن باتوں کے بیان کرنے کا آپ کو حکم دیا گیا ہے ان میں سے آپ نے کوئی بات چھپالی ہے یا آپ ان پانچ باتوں کو جانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں کہ اللہ کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش اتارتا ہے اس نے بہت بڑا جھوٹ بولا بلکہ اس سے مراد جبریل ہیں ان کی صورت میں دو مرتبہ دیکھا ہے ایک مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور ایک مرتبہ اجیاد میں ان کے چھ سو پر تھے اور آسمان کا کنارہ روک لیا تھا (روایت کیا اس کو ترمذی نے) بخاری و مسلم نے اس حدیث کو کچھ کمی و بیشی سے بیان کیا ہے، ان کی ایک روایت میں ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا پھر اس فرمان کا کیا مطلب ہوا "پس نزدیک ہوا اور اتر آیا اور دو کمان کی مقدار یا اس سے بھی کم فاصلہ پر آ گیا"؟ حضرت عائشہؓ نے کہا اس سے مراد جبریلؑ ہیں۔ وہ آپ کے پاس انسانی صورت میں آیا کرتے تھے اس مرتبہ اپنی اصل شکل میں آئے۔ انہوں نے آسمان کا کنارہ روک لیا تھا۔

۵۴۲۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ

ابن مسعودؓ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں وہ دو کمانوں کے فاصلہ پر آ رہے یا اس سے بھی قریب، اور اللہ تعالیٰ کے فرمان "دل نے جو دیکھا اس میں جھوٹ نہیں بولا

رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی قَالَ فِیْهَا كُلِّهَا رَاٰی جِبْرِیْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْلَ فِیْ حُلَّةٍ مِّنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلَهٗ وَلِلْبُخَارِیِّ فِیْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی قَالَ رَاٰی رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَآءِ وَسُئِلَ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ فَقِیْلَ قَوْمٌ یَّقُوْلُوْنَ اِلٰی ثَوَابِهٖ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوْا فَاَیْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِكٌ اَلنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِاَعْیُنِهِمْ وَقَالَ لَوْلَمْ یَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَمْ یُعَیِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

۵۴۲۱/۹ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِیْ نَعِیْمِهِمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَیْهِمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذٰلِكَ

اور اللہ تعالیٰ کے فرمان آپ نے اپنے رب کی بڑی آیات دیکھیں فرمایا ان سب آیات میں مراد حضرت جبریل ہیں۔ ان کے چھ سو پر تھے۔ (متفق علیہ) ترمذی کی ایک روایت میں ہے دل نے جو دیکھا جھوٹ نہیں بولا۔ اس کی تفسیر میں لکھا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریلؑ کو رفرف کے حلّہ میں دیکھا زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیا ہے۔ ترمذی اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آیت کریمہ "اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں کہ اس سے مراد ہے کہ آپ نے سبز لباس پہنے ایک شخص کو (حضرت جبریل) کو دیکھا ہے کہ آسمان کا کنارہ روک رکھا ہے۔ مالکؒ بن انس سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کتنے ہی چہرے اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ کہا گیا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہاں مراد ثواب ہے امام مالک نے فرمایا وہ لوگ جھوٹے ہیں اس آیت سے مراد وہ کہاں ہیں کہ ہرگز نہیں بے شک وہ اپنے پروردگار کے دیکھنے سے روک دیئے جائیں گے۔ امام مالک نے فرمایا لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اور فرمایا اگر ایماندار قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کفار کو روک دیئے جانے پر عار نہ دلاتے فرمایا ہے کہ ہرگز نہیں کافر اپنے رب سے اس روز منع کیے جائیں گے۔ (روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

جابرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جنّت میں اہل جنّت اپنی نعمتوں میں ہوں گے کہ ان پر ایک نور چھا جائیگا وہ اپنے سر اٹھائیں گے ناگہاں اللہ تعالیٰ اوپر سے ان کی طرف دیکھ رہا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے اہل جنّت تم پر سلامتی ہو۔ کہا وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے سلامٌ قولاً من ربّ الرحیم فرمایا وہ ان کو دیکھے گا اور وہ اس کو دیکھیں گے۔ وہ

قَوْلُهٗ تَعَالٰى سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّعِيْمِ مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقٰى نُوْرُهٗ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کسی اپنی نعمت کو نہیں دیکھیں گے جب تک وہ ان کو دیکھتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان سے چھپ جائیگا اور اس کا نور باقی رہ جائے گا۔

(روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا

دوزخ اور دوزخیوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۴۲۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری آگ جہنم کی آگ کا ستر حصوں حصہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہی آگ کافی تھی۔ فرمایا دوزخ کی آگ اُنہتر گنا زیادہ کردی گئی ہے۔ ہر جزو دنیا کی آگ کی گرمی کے برابر ہے (متفق علیہ) اور اس حدیث کے لفظ بخاری کے ہیں۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ نارکم التی یوقد ابن آدم اور اس میں علیہا و کلہا علیہن و کلہن کی جگہ ہے۔

۵۴۲۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَّعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس روز جہنم کو لایا جائے گا اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر لگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچتے ہوں گے۔

۵۴۲۴ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے ہلکا عذاب دوزخ میں اس شخص کو ہوگا

إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَّنْ لَّهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يُرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَّإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جس کے لیے دو جوتیاں یا دو تسمے آگ کے ہیں ان سے اس کا دماغ اس طرح کھولتا ہوگا جس طرح ہنڈیا جوش مارتی ہے وہ خیال کرے گا کہ اس سے بڑھ کر کسی کو عذاب نہیں جبکہ اس کو سب سے ہلکا عذاب ہے۔ (متفق علیہ)

۵۴۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُوْ طَالِبٍ وَّهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے ہلکا عذاب دوزخیوں میں سے ابوطالب کو ہے وہ دو جوتیاں پہنے ہوئے ہیں اُن سے اس کا دماغ جوش کھا رہا ہے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۴۲۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل دنیا سے ایک بڑے ناز و نعمت والا شخص کو لایا جائیگا جو دوزخی ہوگا اس کو آگ میں ایک غوطہ دیا جائیگا۔ پھر کہا جائیگا اے ابن آدم تُو نے کبھی بھلائی دیکھی ہے کبھی تجھ پر نعمت گذری ہے وہ کہے گا نہیں۔ اے میرے پروردگار اور اہل جنت کا ایک سخت ترین از روئے محنت کا ایک آدمی دنیا میں لایا جائے گا اس کو جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اسے کہا جائے گا اے ابن آدم کبھی تُو نے محنت دیکھی تھی کبھی سختی کا گذر تیرے پاس سے ہوا تھا وہ کہے گا نہیں اے میرے پروردگار کبھی میرے پاس سے محنت نہیں گزری کبھی میں نے سختی نہیں دیکھی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۲۷ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا

انہی (انسؓ) سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے شخص کو فرمائے گا جس کا عذاب سب دوزخیوں سے ہلکا ہے اگر تیرے لیے

فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُّ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وہ سب کچھ ہوتا جو زمین میں ہے کیا تو اس کا فدیہ دے دیتا۔ وہ کہے گا ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھ سے اس سے آسان تر بات کا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو ابھی آدم کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا مگر تو نے انکار کیا۔ مگر یہ کہ تو میرے ساتھ شریک ٹھہرائے۔ (متفق علیہ)

۵۴۲۸ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَّنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سمرہؓ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض دوزخی ایسے ہوں گے کہ آگ ان کو ٹخنوں تک پکڑے گی۔ بعض ایسے ہونگے کہ آگ ان کو گھٹنوں تک پکڑے گی بعض ایسے ہوں گے کہ آگ ان کی کمر تک پکڑے گی۔ بعض ایسے ہوں گے کہ آگ ان کو گردن تک پکڑے گی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَّغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فِيْ بَابِ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں کافر کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت جتنا ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہوگی اس کے جسم کی موٹائی تین دن کی مسافت کی مقدار ہوگی۔ روایت کیا اس کو مسلم نے ابوہریرہؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں اشتکت النار الی ربہا باب تعجیل الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۴۳۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دوزخ کی آگ ہزار برس تک جلائی گئی حتیٰ کہ وہ سُرخ ہوگئی پھر اسکو ہزار برس تک جلایا گیا حتیٰ کہ وہ سفید ہوگئی۔ پھر ہزار برس

أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اس کو جلایا گیا حتیٰ کہ وہ سیاہ ہو گئی۔ اب وہ سیاہ اور تاریک ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۴۳۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَّفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے دانت کی موٹائی احد پہاڑ جتنی ہو گی۔ اس کی ران بیضاء مقام کی مقدار اور دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین دنوں کی مسافت کی مانند ربذہ کی مسافت کی مقدار ہو گی۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۴۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَّإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ وَّإِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے جسم کی موٹائی بیالیس ہاتھ ہو گی اس کا دانت احد پہاڑ کی طرح ہو گا۔ دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کی مسافت کے مقدار ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۴۳۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيَسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اپنی زبان کو دوزخ میں تین کوس اور چھ کوس تک کھینچے گا لوگ اس کو روندیں گے (روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۴۳۴ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ يَّتَصَعَّدُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَّيُهْوٰى بِهٖ كَذٰلِكَ فِيْهِ أَبَدًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوسعیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے ستر سال تک اس میں چڑھایا جائیگا اور ہمیشہ اسی طرح اس میں گرایا جائے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۴۳۵ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ اَيْ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (ابوسعیدؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کالمہل کی تفسیر میں فرمایا کہ تیل کی تلچھٹ کی مانند جب اس کے چہرہ کے قریب کیا جائیگا اسکے چہرے کی کھال اسمیں گر جائیگی (ترمذی)

۵۴۳۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلُتُ مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا گرم پانی دوزخیوں کے سروں پر ڈالا جائے گا یہاں تک کہ اس کے پیٹ تک پہنچ جائے گا جو کچھ اس کے پیٹ میں ہے اس کو کاٹ ڈالے گا یہاں تک کہ اس کے قدموں سے نکل جائیگا اور صہر کا یہی معنی ہے پھر جس طرح ہے اسی طرح کر دیا جائیگا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۴۳۷ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ يُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ قَالَ يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَآءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوامامہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں آپ نے فرمایا دوزخی کو زرد آب سے پلایا جائے گا اس کو گھونٹ گھونٹ پیئے گا فرمایا اس کے قریب کر دیا جائیگا وہ اس کو مکروہ جانے گا جب اس کے نزدیک کیا جائیگا وہ اس کے چہرہ کو بھون ڈالے گا اس کے سر کی کھال گر جائے گی۔ جب اسکو پیئے گا اس کی انتڑیاں کاٹ دیگا یہاں تک کہ اسکی دبر سے نکل جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائیگا انکو گرم پانی پلایا جائیگا وہ ان کی انتڑیاں کاٹ ڈالے گا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر وہ پیاس کی فریاد کریں گے ایسے پانی کے ساتھ فریاد رس کیے جائیں گے جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا چہروں کو بھون ڈالیگا پینے کی چیز بری ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۴۳۸ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كَثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَّسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔

ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ دوزخ کے احاطہ کی چار دیواریں ہیں ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت کی مقدار ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۳۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (ابوسعیدؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر غساق کا ایک ڈول دنیا میں بہادیا جائے تو اہل دنیا بدبو سے سڑ جائیں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۴۴۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَءَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّكُوْنُ طَعَامَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ "اللہ سے ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرو مگر جبکہ تم مسلمان ہو"، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں گرے تو دنیا والوں پر اسباب زندگی تباہ کر دے پس اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کا یہ کھانا ہوگا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۵۴۴۱ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِهٖ وَيَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوسعیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا وہم فیہا کالحون کہ دوزخ کی آگ ان کے چہروں کو جھلس دے گی۔ اس کا اوپر کا ہونٹ سمٹ کر وسط سر تک پہنچ جائیگا اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر اس کی ناف تک پہنچ جائے گا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۴۴۲ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا

حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے لوگو رؤو اگر رونا نہ آئے تو تکلف سے روؤ۔ کیونکہ اہل دوزخ روئیں گے ان کے آنسو ان کے رخساروں پر نالوں کی مانند بہیں گے حتیٰ کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے خون بہنے لگ جائیگا ان کی آنکھیں زخمی ہو جائیں گی۔ اگر ان میں

جَدَاوِلُ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلَ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحَ الْعُيُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُرْخِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

کشتیاں چھوڑ دی جائیں تو چلنے لگ جائیں۔

(روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

۵۶۴۳/۲۲ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُّجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يٰمَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَآئِهِمْ وَاِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَآ اَحَدٌ

ابو الدرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں پر بھوک ڈالی جائے گی وہ ان کے اس عذاب کے برابر ہو جائے گی جس میں وہ ہوں گے وہ فریاد کریں گے ان کی فریاد رسی ایسے کھانے کے ساتھ کی جائے گی جو ضریع ہوگا نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک کو فائدہ دیگا۔ پھر وہ کھانے کی فریاد کریں گے تو ایسے کھانے کے ساتھ فریاد رسی کی جائے گی جو گلوگیر ہوگا انکو یاد آئیگا کہ وہ حلق میں اٹکے ہوئے کھانے کو پانی سے گزارا کرتے تھے پھر وہ پانی کی فریاد کرینگے۔ تو زنبوروں کیساتھ پکڑ کر گرم پانی انکے قریب کر دیا جائے گا جب ان کے چہروں کے قریب کر دیا جائیگا ان کے چہروں کو بھون ڈالے گا جب ان کے پیٹوں میں داخل ہوگا جو اُن کے پیٹوں میں ہے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا وہ کہیں گے دوزخ کے داروغہ کو بلاؤ۔ وہ کہیں گے تمہارے پاس پیغمبر روشن دلائل لے کر نہیں آئے تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں وہ کہیں گے تم دُعا کرو اور کافروں کا پکارنا زیاں کاری ہوگا۔ وہ کہیں گے مالک کو بلاؤ وہ کہیں گے اے مالک تیرا رب ہم پر موت کا حکم لگا دے وہ ان کو جواب دے گا تم ہمیشہ رہو گے۔ اعمش نے کہا مجھے خبر دی گئی ہے کہ ان کے بلانے اور مالک کے جواب دینے کے درمیان ہزار برس کا فاصلہ ہوگا۔ وہ کہیں گے اپنے رب کو بلاؤ تمہارے رب سے کوئی بہتر نہیں ہے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ تھے اے رب ہمارے ہم کو اس سے نکال لے اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو ہم ظالم ہوں گے اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائیگا دوزخ میں دُور

خَيْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَّعِنْدَ ذٰلِكَ يَأْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ہو جاؤ اور مجھ سے کلام نہ کرو اس وقت وہ ہر بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے اور نالہ و فریاد شروع کریں گے اور حسرت و واویلا کرنے لگیں گے (عبداللہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں اور لوگ اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کرتے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۴۴۴ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهُ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میں تم کو آگ سے ڈراتا ہوں میں تم کو آگ سے ڈراتا ہوں آپ اس کلمہ کو بار بار کہتے رہے۔ اگر میری اس جگہ سے آپ کہتے تو بازار والے اس بات کو سن لیتے یہاں تک کہ آپ کے کندھوں پر جو چادر تھی وہ آپ کے پاؤں کے پاس نیچے گر پڑی۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۴۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِّثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَّاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا

عبداللہ بن عمروؓ بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس قدر پتھر آسمان سے چھوڑا جائے یہ کہہ کر آپ نے سر کی کھوپڑی کی طرف اشارہ کیا جبکہ پانچ سو برس کی مسافت ہے تو رات کے آنے سے پہلے پہلے زمین پر پہنچ جائے گا اگر اس کو زنجیر کے سر سے چھوڑ دیا جائے تو چالیس سال تک رات اور دن بھی اس کی جڑ یا اس کی تہہ تک پہنچنے کے لیے چلتا رہے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

اَوْقَعْرُهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۴۶ وَعَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبٌ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ابو بردہؓ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دوزخ میں ایک وادی ہے جس کا نام ہبہب ہے ہر متکبر اس میں رہیگا۔
(روایت کیا اس کو دارمی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۴۴۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اِنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ۔

ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا دوزخی دوزخ میں بڑے ہو جائیں گے حتیٰ کہ کان کے لو اور اس کے کندھے کے درمیان سات سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اس کی جلد کا موٹاپا ستر گز کا ہوگا اور اس کا دانت احد پہاڑ جیسا ہوگا۔

۵۴۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوْتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُؤْكَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوْتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔ (رَوَاهُمَا اَحْمَدُ)

عبداللہؓ بن حارث بن جزءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں بختی اونٹوں کی مانند سانپ ہوں گے۔ ایک سانپ ایک مرتبہ کاٹے گا دوزخی اس کی (سختی) اور اس کا زہر چالیس برس تک پاتا رہے گا اور دوزخ میں پالان بند خچروں کی مانند بچھو ہیں ان میں سے ایک کاٹے گا وہ اس کا زہر چالیس برس تک پاتا رہے گا۔
(روایت کیا ان دونوں کو احمد نے)

۵۴۴۹ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ

حسنؓ سے روایت ہے کہ ہم کو ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا سورج اور چاند قیامت کے دن دو ٹکڑے ہوں گے جو دوزخ کی آگ میں لپیٹے جائیں گے حسنؓ نے کہا ان کا کیا گناہ ہوگا ابوہریرہؓ کہنے لگے

الْقِيٰمَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَيْنُكَ هُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَ النُّشُوْرِ)

میں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں۔ حسن چپ کر گئے۔ (روایت کیا اس کو بیہقی نے کتاب بعث والنشور میں)

۵۴۵۰/۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَّمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَّلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ بِمَعْصِيَةٍ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں بدبخت ہی داخل ہوگا۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول بدبخت کون ہے فرمایا جو شخص اللہ کی رضامندی کے لیے اطاعت نہ کرے اور اس کے لیے کسی معصیت کو ترک نہ کرے (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۴۵۱/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَالِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا۔ دوزخ کہنے لگی میں متکبروں اور جابروں کے ساتھ ترجیح دی گئی ہوں۔ جنت کہنے لگی مجھے کیا ہے کہ مجھ میں ضعیف نظروں سے گرے ہوئے فریب خوردہ لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا تو میری رحمت ہے میں جس کو چاہوں اس میں داخل کردوں اور دوزخ کے لیے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں تیرے ساتھ عذاب کروں اور تم میں سے ہر ایک کے لیے اس کا بھرنا ہے۔ دوزخ نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں اس میں رکھے گا دوزخ کہے گی بس بس اس وقت وہ بھر جائے گی

حَتّٰی یَضَعَ اللّٰہُ رِجْلَہٗ یَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَھُنَالِکَ تَمْتَلِئُ وَیُزْوٰی بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ فَلَا یَظْلِمُ اللّٰہُ مِنْ خَلْقِہٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّۃُ فَاِنَّ اللّٰہَ یُنْشِئُ لَھَا خَلْقًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اور اس کے اجزاء ایک دوسرے کی طرف جمع کیے جائیں گے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا لیکن جنت کے لیے اللہ تعالیٰ اور مخلوق پیدا کرے گا (متفق علیہ)

۵۴۵۲/۲ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَھَنَّمُ یُلْقٰی فِیْھَا وَتَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ رَبُّ الْعِزَّۃِ فِیْھَا قَدَمَہٗ فَیَنْزَوِیْ بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِکَ وَکَرَمِکَ وَلَا یَزَالُ فِی الْجَنَّۃِ فَضْلٌ حَتّٰی یُنْشِئَ اللّٰہُ لَھَا خَلْقًا فَیُسْکِنُھُمْ فَضْلَ الْجَنَّۃِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ فِیْ کِتَابِ الرِّقَاقِ۔

انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا دوزخ میں لوگ ہمیشہ ڈالے جائیں گے وہ کہے گی کیا اور ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس میں رکھ دے گا پھر بعض بعض کی طرف اجزاء سمٹ جائیں گے پھر کہیگی بس بس تیری عزت اور بزرگی کی قسم اور جنت میں ہمیشہ وسعت رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اور مخلوق پیدا فرمائے گا ان کی وسعتِ جنت میں ٹھہرائے گا (متفق علیہ، انسؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں حُفَّتِ الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۴۵۳/۳ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ قَالَ لِجِبْرَئِیْلَ اذْھَبْ فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَذَھَبَ فَنَظَرَ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰہُ لِاَھْلِھَا فِیْھَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِھَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَھَا ثُمَّ حَفَّھَا بِالْمَکَارِہِ ثُمَّ قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اذْھَبْ فَانْظُرْ اِلَیْھَا قَالَ فَذَھَبَ فَنَظَرَ اِلَیْھَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا جس وقت اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا حضرت جبریلؑ سے فرمایا جاؤ اور اس کو دیکھو وہ گئے اور اس کو دیکھا اور جو کچھ اس میں رہنے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے تیار کیا ہے اس کو دیکھا پھر آئے اور کہا اے میرے پروردگار اس کو کوئی شخص نہیں سُنے گا مگر اس میں داخل ہوگا پھر مکروہاتِ طبیعت سے اس کو گھیرا پھر کہا اے جبریلؑ جاؤ اور اس کو دیکھو فرمایا وہ گئے اس کی طرف دیکھا پھر آئے اور کہا اے میرے رب تیری عزت کی قسم میں ڈرتا ہوں کہ اس میں کوئی داخل نہ ہو سکے گا جب اللہ تعالیٰ

اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرَئِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرَئِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ لَّا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

نے دوزخ کو پیدا کیا فرمایا اے جبریل جاؤ اس کو دیکھو وہ گئے اور اس کو دیکھا پھر آئے اور کہا اے میرے رب تیری عزت کی قسم اس کو کوئی سنے گا نہیں کہ اس میں داخل نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے اس کو شہوات نفس کے ساتھ گھیرا پھر کہا اے جبریل جاؤ اس کو دیکھو وہ گئے اور اس کو دیکھا پس کہا اے میرے رب تیری عزت کی قسم میں ڈرتا ہوں کہ کوئی شخص باقی نہ رہیگا مگر اس میں داخل ہو جائیگا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۴۵۴ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِيْتُ الْاٰنَ مُذْ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

انسؓ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور مسجد کے قبلہ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا فرمایا جب میں نے نماز پڑھائی ہے جنت اور دوزخ کو میں نے دیکھا ہے کہ اس قبلہ کی دیوار میں ان کی صورت بنا دی گئی ہے۔ میں نے آج کی مثل نیکی اور بدی نہیں دیکھی۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۴۵۵ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَهٗ قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۵۶ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ

ابتدا پیدائش مخلوق اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بیان

پہلی فصل

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ کے پاس بنو تمیم کا وفد آیا آپ نے فرمایا اے بنو تمیم بشارت قبول کرو۔ انہوں نے کہا آپ نے بشارت دی ہے ہم کو کچھ دیجیے۔ پھر اہل یمن کے چند لوگ حاضر خدمت ہوئے آپ نے فرمایا اے اہل یمن بشارت قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے بشارت قبول نہیں کی، انہوں نے کہا ہم نے قبول کیا ہم تو آئے ہی اس لیئے ہیں کہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور تاکہ آپ سے اس امر کی ابتداء کے متعلق سوال کریں کہ ابتداء میں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تھا اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔ اس کا عرش پانی پر تھا پھر اللہ تعالےٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھ دیا پھر ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے عمران اپنی اونٹنی کی خبر لو وہ کہیں چلی گئی ہے میں گیا اور اس کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور اللہ کی قسم میں چاہتا تھا کہ وہ چلی جاتی اور میں اس مجلس سے نہ اٹھتا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے ہم کو مخلوقات کے آغاز سے تمام حالات کی خبر دی یہاں

اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَ نَسِيَهٗ مَنْ نَّسِيَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تک کہ جنتی جنت میں داخل ہو گئے اور دوزخی دوزخ میں جو یاد رکھ سکا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۴۵۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب لکھی اس میں یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے پس یہ لکھا ہوا عرش پر اس کے ہاں موجود ہے۔ (متفق علیہ)

۵۴۵۸ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں فرمایا فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں اور جن شعلہ مارنے والی دھوئیں کی آگ سے پیدا کیے گئے ہیں اور آدم جس چیز سے پیدا کیے گئے ہیں تمہیں بیان کر دی گئی ہے۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۵۹ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَّا يَتَمَالَكُ۔ (رواہ مسلم)

انسؓ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت اللہ تعالیٰ نے جنت میں آدم کی صورت بنائی اس کو جب تک چاہا چھوڑے رکھا۔ ابلیس نے اس کے گرد چکر لگانے شروع کیے دیکھتا تھا کہ یہ کیا چیز ہے جب اس کو دیکھا کہ اندر سے خالی ہے اس نے معلوم کر لیا کہ یہ غیر مضبوط پیدا کیا گیا ہے۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۴۶۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے اسّی برس کی عمر میں اپنا ختنہ کیا اس وقت آپ قدوم مقام میں رہائش رکھتے تھے۔
(متفق علیہ)

۵۴۶۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ أَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا مَنْ هٰذِهِ قَالَ أُخْتِي فَأَتٰى سَارَةَ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمْ أَنَّكِ امْرَأَتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكِ فَإِنْ سَأَلَكِ فَأَخْبِرِيهِ أَنَّكِ أُخْتِي فَإِنَّكِ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأُتِيَ بِهَا قَامَ إِبْرَاهِيمُ يُصَلِّي فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ وَيُرْوٰى فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ فَقَالَ إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهْيَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِي نَحْرِهِ وَأَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے ہیں۔ ان میں سے دو ذات خدا کے لیئے ہیں۔ ایک ان کا یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا یہ کہنا کہ بلکہ ان میں سے جو بڑا ہے اس نے یہ کیا ہے اور فرمایا ایک مرتبہ ابراہیم اور سارہ جا رہے تھے کہ ایک ظالم حاکم پر ان کا گذر ہوا اس کو کہا گیا یہاں ایک آدمی ہے اور اس کے ساتھ نہایت خوبصورت عورت ہے اس نے آپ کی طرف پیغام بھیجا اور پوچھا یہ عورت کون ہے آپ نے فرمایا میری بہن ہے پھر آپ سارہ کے پاس آئے اور اس سے کہا اس ظالم کو اگر پتہ چل گیا کہ تو میری بیوی ہے تو تیرے لینے میں مجھ پر غالب آجائیگا۔ اگر تجھ سے پوچھے تو کہنا کہ میں اس کی بہن ہوں کیونکہ تو میری اسلامی بہن ہے روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں اس نے اس کی طرف پیغام بھیجا حضرت سارہ کو اس کے پاس لایا گیا۔ ابراہیم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ جب حضرت سارہ اس پر داخل ہوئیں۔ اس نے اپنا ہاتھ لگانا چاہا۔ وہ وہیں پکڑا گیا۔ ایک روایت میں ہے فغط یہاں تک کہ زمین پر پاؤں رگڑنے لگا کہنے لگا میرے لیے اللہ سے دعا کریں میں تجھے ضرر نہیں پہنچاؤنگا اس نے دعا کی وہ چھوڑا گیا پھر دوبارہ پکڑنا چاہا پھر پہلے کی طرح پکڑا گیا یا اس سے سخت کہنے لگا اللہ سے دعا کریں میں تجھے ضرر نہیں پہنچاؤں گا پھر اس نے دعا کی پھر چھوڑ دیا گیا اپنے ایک دربان کو بلایا اور کہنے لگا تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے تو میرے پاس جن کو لایا پس سارہ کو خدمت کے لیے ہاجرہ دی حضرت سارہ واپس آپ کے پاس آئیں آپ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کیا ہے سارہ نے کہا اللہ نے کافر کی تدبیر اس کے سینے میں لوٹا دی ہے اور ہاجرہ خدمت میں دی ہے۔ ابوھریرہ نے کہا اے بنو ماء السماء (آسمان کے پانی کے بیٹو۔ یہ تمہاری ماں ہے۔

(متفق علیہ)

تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم زیادہ حقدار ہیں کہ ابراہیمؑ سے بڑھ کر شک کریں جبکہ انہوں نے کہا تھا اے میرے رب مجھ کو دکھلا تو مُردوں کو کس طرح زندہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ حضرت لُوطؑ پر رحم کرے وہ سخت رکن کی طرف پناہ پکڑتے تھے۔ جیل میں جس قدر یوسف رہے ہیں اگر میں رہتا بلانے والے کی بات مان لیتا۔ (متفق علیہ)

٥٤٦٢ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٤٦٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا لَا يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا تَسَتَّرَ هٰذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُدْرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ لِيَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَجَمَحَ مُوسَى فِي أَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰؑ بڑے حیادار اور باپردہ تھے۔ حیا کی وجہ سے ان کے جسم کا کوئی حصہ نہ دیکھا جا سکتا تھا۔ بنی اسرائیل میں سے کسی شخص نے ان کو ایذا دی اور کہنے لگا حضرت موسیٰ کا اس طرح بدن ڈھانکنا کسی عیب کی وجہ سے ہی ہو سکتا ہے یا تو ان کو برص کی بیماری ہے یا اُورہ ہے (خصیتین کا پھول جانا)، اللہ تعالیٰ نے ان کو اس الزام سے بری کرنا چاہا۔ ایک دن علیحدگی میں نہانے لگے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ گیا حضرت موسیٰ پتھر کے پیچھے دوڑے کہتے تھے اے پتھر میرے کپڑے دو۔ یہاں تک کہ پتھر بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس پہنچ گیا۔ انہوں نے حضرت موسیٰ کو ننگا دیکھا کہ وہ اللہ کی مخلوق میں سب سے بڑھ کر خوبصورت ہیں۔ کہنے لگے حضرت موسیٰ کو کوئی عیب نہیں آپ نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنے لگے۔ اللہ کی قسم ان کے مارنے کی وجہ سے پتھر پر تین یا چار یا پانچ نشان پڑ گئے۔ (متفق علیہ)

۵۴۶۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْتَثِي فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ ہو کر نہا رہے تھے کہ آپ پر سونے کے ٹڈے برسنے شروع ہو گئے۔ حضرت ایوب انہیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے اس کے رب نے اس کو آواز دی، اے ایوب میں نے تجھ کو غنی نہیں کر دیا کہنے لگے کیوں نہیں تیری عزت کی قسم لیکن تیری برکت سے بے پرواہ نہیں ہوا جا سکتا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۴۶۵ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَصْعَقُ مَعَهُمْ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ كَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوْ كَانَ فِيْمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا اَدْرِيْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں گالی گلوچ کی، مسلمان کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب جہان والوں پر فوقیت دی یہودی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو جہان والوں پر فوقیت دی، مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو تھپڑ رسید کیا۔ یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مسلمان کے واقعہ کی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو بلایا اور اس کے متعلق پوچھا اس نے پورا واقعہ بیان کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حضرت موسیٰ پر فضیلت نہ دو۔ لوگ قیامت کے دن بیہوش ہو کر گر پڑیں گے میں بھی ان کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کی ایک جانب پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ بھی بے ہوش ہو گئے تھے اور وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے تھے یا اللہ نے ان کو اس سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ ایک روایت میں ہے میں نہیں جانتا کیا طور کے دن کی بے ہوشی کا حساب کیا گیا ہے یا مجھ سے پہلے اٹھا دیئے گئے ہیں اور میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی ایک یونس بن متی سے افضل ہے۔ ابوسعید کی ایک روایت میں ہے انبیاء کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو۔ ابوہریرہؓ کی ایک روایت میں ہے۔ انبیاء کے درمیان

قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَآءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَآءِ اللّٰہِ۔

فضیلت نہ دو۔

۵۴۶۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اِنِّیْ خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لائق نہیں کہ وہ کہے کہ میں یونس بن متی سے افضل ہوں۔ (متفق علیہ) بخاری کی ایک روایت میں ہے جس شخص نے کہا میں یونس بن متی سے افضل ہوں اس نے جھوٹ بولا۔

۵۴۶۷ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَہُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْھَقَ اَبَوَیْہِ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس لڑکے کو خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدائشی کافر تھا۔ اگر زندہ رہتا اپنے ماں باپ کو کفر اور سرکشی میں ڈالتا۔ (متفق علیہ)

۵۴۶۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرُ لِاَنَّہٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَۃٍ بَیْضَآءَ فَاِذَا ھِیَ تَھْتَزُّ مِنْ خَلْفِہٖ خَضْرَآءَ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ خضر ان کا نام اس لیے پڑ گیا تھا کہ وہ خشک سفید زمین پر بیٹھے تھے ناگہاں وہ ان کے پیچھے سبز ہو کر لہلہانے لگی۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۴۶۹ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسَی بْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَہٗ اَجِبْ رَبَّکَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰی عَیْنَ مَلَکِ الْمَوْتِ فَفَقَاَھَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَکُ اِلَی اللّٰہِ

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ بن عمران کے پاس ملک الموت آیا اور کہا اپنے رب کا حکم قبول کر۔ حضرت موسیٰ نے طمانچہ مارا اور اس کی آنکھ پھوڑ ڈالی۔ ملک الموت واپس اللہ تعالیٰ کے پاس آیا اور عرض کیا تو نے مجھ کو اپنے ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے جو مرنا

تَعَالٰی فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَّكَ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَیْنِیْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ عَیْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی عَبْدِیْ فَقُلِ الْحَیٰوةَ تُرِیْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْحَیٰوةَ فَضَعْ یَدَكَ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ یَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِیْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِیْبٍ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْیَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّیْ عِنْدَهٗ لَاَرَیْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰی جَنْبِ الطَّرِیْقِ عِنْدَ الْكَثِیْبِ الْاَحْمَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ پھوڑ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ سالم کر دی اور فرمایا میرے بندہ کے پاس جاؤ اور اس کو کہو اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھیں جس قدر آپ کے ہاتھ کے نیچے بال آگئے اتنے سال زندہ رہو گے حضرت موسیٰ نے کہا پھر کیا ہوگا۔ اس نے کہا پھر موت ہے، کہنے لگے پھر ابھی ٹھیک ہے اے میرے رب مجھ کو ارض مقدسہ کے پتھر پھینکنے کے اندازے کے برابر قریب کر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں موجود ہوتا راستہ کے ایک طرف سرخ ٹیلے کے قریب ان کی قبر میں تم کو دکھلاتا۔

(متفق علیہ)

۵۴۷۰/۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْیَةُ بْنُ خَلِیْفَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء مجھ پر پیش کیے گئے موسیٰ دبلے پتلے ہیں گویا کہ شنوءۃ قبیلے کے آدمی ہیں۔ میں نے عیسیٰ بن مریم کو دیکھا میں نے جن کو دیکھا ہے ان میں وہ عروہ بن مسعود کے مشابہ ہیں۔ میں نے ابراہیم کو دیکھا۔ میں نے جن کو دیکھا ہے ان میں سے وہ تمہارے اس صاحب اپنے نفس کو مراد لیتے تھے کے مشابہ ہیں۔ میں نے جبریل کو دیکھا میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان سب میں وہ دحیہ بن خلیفہ کے مشابہ ہیں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۷۱/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ

ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جس رات میں نے معراج کی موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندم

لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسَى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللَّهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گوں رنگ کے لمبے قد کے گھنگھریالے بالوں والے ہیں گویا کہ شنوءۃ قبیلہ سے ہیں میں نے عیسیٰ کو دیکھا وہ متوسط پیدائش والے۔ مائل سرخی وسفیدی، سر کے سیدھے بالوں والے ہیں۔ میں نے مالک داروغہ جہنم کو دیکھا ہے اور دجال کو بھی دیکھا ہے ان نشانیوں میں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دکھلائی ہیں۔ اس کے ملنے سے تو شک میں نہ ہو۔

(متفق علیہ)

۵۴۷۲/۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسَى فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَلَقِيتُ عِيسَى رَبْعَةً أَحْمَرَ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ فَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو ملا آپ نے ان کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت موسیٰ درمیانے قد کے سیدھے بالوں والے ہیں گویا کہ آپ شنوءۃ قبیلہ سے ہیں اور میں حضرت عیسےٰ کو ملا آپ درمیانہ قد سرخ رنگ کے ہیں۔ گویا کہ دیماس یعنی حمام سے نکلے ہیں اور میں نے ابراہیم کو دیکھا میں ان کی اولاد میں سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی مجھ سے کہا گیا ان دونوں میں سے جسے چاہو لے لو میں نے دودھ لے کر پی لیا مجھے کہا گیا آپ فطرت کی طرف راہ دکھلائے گئے ہیں اگر آپ شراب لے لیتے آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔

(متفق علیہ)

۵۴۷۳/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هَذَا فَقَالُوا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم نے مکہ سے مدینہ تک آپ کے ساتھ سفر کیا ہم ایک وادی کے پاس سے گذرے آپ نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے۔ صحابہؓ نے کہا یہ وادی ازرق ہے فرمایا گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے ان کا رنگ بتلایا ان کے بالوں کا ذکر کیا کہ آپ نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھی ہوئی ہیں۔ لبیک کہتے ہوئے اس وادی سے

فِيْ أُذُنَيْهِ لَهُ جَوَارُ إِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ قَالُوْا هَرْشٰى أَوْ لِفْتٌ فَقَالَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ مُلَبِّيًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گذر رہے ہیں۔ ہم پھر چلے حتیٰ کہ ہم ثنیہ پر آئے آپ نے فرمایا یہ کون سا ثنیہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یہ ہرشیٰ یا لفت ہے فرمایا گویا کہ میں حضرت یونس کو دیکھ رہا ہوں سرخ رنگ کی ایک اونٹنی پر سوار ہیں۔ صوف اون کا جبہ پہنے ہوئے ہیں ان کی اونٹنی کی نکیل پوست خرما سے ہے لبیک کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۷۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا داؤد علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا وہ اپنے جانوروں پر زین کسنے کا حکم فرماتے۔ زین کسے جانے سے پہلے ہی زبور پڑھ لیتے اور اپنے ہاتھوں کے کسب سے کھاتے تھے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۴۷۵ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ قَالَتِ الْأُخْرٰى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمٰنَ بْنِ دَاوٗدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ أَشُقُّهٗ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا ان میں سے ایک کا بیٹا لے گیا۔ دوسری نے کہا کہ تیرا بیٹا لے گیا ہے دوسری کہنے لگی وہ تیرا بیٹا لے گیا ہے وہ دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس فیصلہ لے کر آئیں۔ حضرت داؤد نے بڑی کے حق میں فیصلہ دے دیا وہ دونوں عورتیں سلیمان بن داؤد کی طرف سے ہوتی ہوئی نکلیں۔ انہوں نے اس کو بھی اس فیصلہ کی خبر دی۔ حضرت سلیمان کہنے لگے میرے پاس چھری لاؤ میں اس لڑکے کے دو ٹکڑے کیے دیتا ہوں۔ چھوٹی کہنے لگی اللہ آپ پر رحم کرے ایسا نہ کریں یہ اسی کا بیٹا ہے حضرت سلیمان نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ دے دیا (متفق علیہ)

۵۴۷۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَیْمٰنُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی تِسْعِیْنَ امْرَاَۃً وَّفِیْ رِوَایَۃٍ بِمِائَۃِ امْرَاَۃٍ کُلُّھُنَّ تَاْتِیْ بِفَارِسٍ یُّجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہُ الْمَلَکُ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ فَلَمْ یَقُلْ وَ نَسِیَ فَطَافَ عَلَیْھِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْھُنَّ اِلَّا امْرَاَۃٌ وَّاحِدَۃٌ جَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَّاَیْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

نے فرمایا ایک مرتبہ سلیمان کہنے لگے میں آج رات اپنی نوّے بیویوں سے صحبت کروں گا ایک روایت میں ہے کہ سَو بیویوں سے صحبت کروں گا ہر ایک کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں سوار ہو کر جہاد کرے گا۔ فرشتے نے کہا انشاء اللہ کہہ لیجئے۔ انہوں نے انشاء اللہ نہ کہا اور بھول گئے آپ نے ان سب سے جماع کیا۔ ان میں سے صرف ایک حاملہ ہوئی اس کے ہاں بھی آدھا مرد پیدا ہوا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر انشاء اللہ کہہ لیتے تو سب کے سب سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

(متفق علیہ)

۵۴۷۷/۲۳ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ زَکَرِیَّآءُ نَجَّارًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت زکریاؑ بڑھئی تھے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۷۸/۲۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ الْاَنْبِیَآءُ اِخْوَۃٌ مِّنْ عَلَّاتٍ وَّاُمَّھَاتُھُمْ شَتّٰی وَدِیْنُھُمْ وَاحِدٌ وَّلَیْسَ بَیْنَنَا نَبِیٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عیسےٰ ابن مریم کے ساتھ دنیا اور آخرت میں سب لوگوں سے نزدیک تر ہوں سب انبیاء سوتیلے بھائی ہیں۔ ان کی مائیں مختلف ہیں اور سب کا دین ایک ہے۔ ہمارے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

۵۴۷۹/۲۵ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ یَطْعَنُ الشَّیْطَانُ فِیْ جَنْبَیْہِ بِاِصْبَعَیْہِ حِیْنَ یُوْلَدُ غَیْرَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ ذَھَبَ یَطْعَنُ فَطَعَنَ فِی الْحِجَابِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ جس وقت پیدا ہوتا ہے شیطان اس کے دونوں پہلوؤں میں اپنی دو انگلیوں کے ساتھ چوکتا ہے سوائے عیسیٰ بن مریم کے۔ ان کو چوکا مارنے لگا۔ اس کا چوکا پردے میں لگا۔

(متفق علیہ)

۵۴۸۰/۲۶ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی

ابوموسیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مردوں میں

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَآءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ وَحَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ وَحَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ اَلْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ فِیْ بَابِ الْمُفَاخَرَۃِ وَالْعَصَبِیَّۃِ۔

سے بہت کامل ہوئے ہیں۔ لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ جو فرعون کی بیوی تھیں ان دو کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی اور حضرت عائشہؓ کی تمام عورتوں پر اس قدر فضیلت ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت حاصل ہے (متفق علیہ) انسؓ کی حدیث جس کے لفظ ہیں خیر البریۃ اور ابوہریرہ کی حدیث جس کے لفظ ہیں ای الناس اکرم اور ابن عمرؓ کی حدیث جس کے لفظ ہیں الکریم بن الکریم باب المفاخرۃ والعصبیۃ میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۴۸۱/۲۷ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَہٗ قَالَ کَانَ فِیْ عَمَآءٍ مَّا تَحْتَہٗ ھَوَآءٌ وَّمَا فَوْقَہٗ ھَوَآءٌ وَّخَلَقَ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَآءِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ الْعَمَآءُ اَیْ لَیْسَ مَعَہٗ شَیْءٌ)

ابورزینؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ہمارا رب مخلوق پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا۔ فرمایا وہ عماء میں تھا نہ اس کے نیچے ہوا تھی نہ اوپر ہوا تھی اپنے عرش کو پانی پر پیدا کیا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یزید بن ہارون نے عماء کا یہ معنی بیان کیا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

۵۴۸۲/۲۸ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّہٗ کَانَ جَالِسًا فِی الْبَطْحَآءِ فِیْ عِصَابَۃٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْھِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَۃٌ فَنَظَرُوْٓا اِلَیْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ ھٰذِہٖ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ

عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں بطحاء مکہ میں ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان میں تشریف فرما تھے ایک بادل ان پر سے گذرا انہوں نے اس کی طرف دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کا کیا نام لیتے ہو انہوں نے کہا سحاب فرمایا اور مزن بھی اس کو کہتے ہیں انہوں نے کہا جی ہاں مزن بھی اس کو بولتے ہیں۔ فرمایا اور اس کو عنان بھی کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا جی ہاں عنان بھی

قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا وَ الْعَنَانَ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَّ اِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَّالسَّمَآءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَوَرِكِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

اس کو بولتے ہیں۔ فرمایا تم جانتے ہو زمین اور آسمان کے درمیان کس قدر بُعد ہے انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے آپ نے فرمایا ان کے درمیان ایک یا دو یا تین اور ستر سال کا فاصلہ ہے۔ اس کے اوپر کا آسمان بھی اسی قدر فاصلہ پر ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے سات آسمان شمار کیے ساتویں آسمان پر ایک بہت بڑا دریا ہے جس کی گہرائی اور سطح کا فاصلہ ایک آسمان سے لے کر دوسرے آسمان تک کا ہے اس کے اُوپر آٹھ فرشتے ہیں جن کی صورت پہاڑی بکریوں ایسی ہے ان کے کھُروں اور کولہوں کے درمیان دو آسمانوں جتنا فاصلہ ہے پھر ان کی پشت پر عرش ہے اس کے اسفل اور اعلیٰ کے درمیان دو آسمانوں جتنا فاصلہ ہے پھر اس کے اوپر اللہ تعالیٰ ہے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے)

۵۴۸۳/۲۹ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْاَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ اِنَّهٗ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى اَحَدٍ شَاْنُ اللّٰهِ

جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا کہنے لگا جانیں مشقت میں ڈالی گئیں اور اہل وعیال بھوکے ہیں، اموال نقصان کیے گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کریں ہم آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر طلبِ شفاعت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ پر طلبِ شفاعت کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ سبحان اللہ آپ دیر تک تسبیح پڑھتے رہے یہاں تک کہ صحابہ کے چہروں پر ایسا کلمہ کہنے والوں کے لیے غضب کے آثار ظاہر ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا تیرے لیے افسوس ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی پر طلبِ شفاعت نہیں کی جاتی اللہ کی شان اس سے بہت بڑی ہے تیرے لیے افسوس ہو تجھے معلوم

اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيُحَكَ اَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ اِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوٰتِهٖ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَيَاْطُّ بِهٖ اَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ہے اللہ تعالیٰ کیا ہے اس کا عرش آسمانوں پر اس طرح اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا قبہ کی طرح محیط ہے اس سے آواز پیدا ہوتی ہے جس طرح سوار ہونے سے اونٹ کے پالان سے آواز آتی ہے۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۴۸۴/۳۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُذِنَ لِيْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَّلَكٍ مِّنْ مَّلٰٓئِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ اَنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

جابر بن عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں عرش اٹھانیوالوں میں سے ایک فرشتے کے متعلق تم کو بتلاؤں کہ اسکے کانوں کی لو اور گردن کے درمیان سات سو برس کی مسافت کی مقدار فاصلہ ہے۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۴۸۵/۳۱ وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِّنْ نُّوْرٍ لَّوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ۔ وَرَوَاهُ اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ۔

زرارہ بن اوفیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریلؑ سے پوچھا کیا تو نے اپنے رب کو دیکھا ہے جبریل کانپے اور فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان نور کے ستر حجاب ہیں۔ اگر میں کسی ایک کے قریب پہنچ جاؤں تو جل جاؤں۔ مصابیح میں اسی طرح مروی ہے ابونعیم نے حلیہ میں اس روایت کو انسؓ سے بیان کیا ہے لیکن یہ لفظ نہیں بیان کیے کہ فانتفض جبریلؑ۔

۵۴۸۶/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اِسْرَافِيْلَ مُنْذُ يَوْمٍ خَلَقَهٗ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَبْعُوْنَ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے جب سے حضرت اسرافیلؑ کو پیدا کیا اپنے پاؤں پر صف باندھے کھڑے ہیں اپنی نظر کو نہیں اٹھاتے اللہ تبارک وتعالیٰ اور ان کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں اگر ان میں سے کسی ایک کے قریب ہوں جل اٹھیں۔ روایت کیا

نُوْرًا مِّنْهَا مِنْ نُّوْرٍ يَدْنُوْ اِمِنْهُ اِلَّا احْتَرَقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

اس کو ترمذی نے اور اس کو صحیح کہا ہے۔

۵۴۸۷/۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَذُرِّيَّتَهٗ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا رَبِّ خَلَقْتَهُمْ يَاْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَنْكِحُوْنَ وَيَرْكَبُوْنَ فَاجْعَلْ لَّهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَآ اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهٗ بِيَدَيَّ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ كَمَنْ قُلْتُ لَهٗ كُنْ فَكَانَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

جابرؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم اور اُن کی اولاد کو پیدا کیا فرشتوں نے کہا اے رب تو نے ان کو پیدا کیا وہ کھاتے ہیں پیتے ہیں نکاح کرتے ہیں سوار ہوتے ہیں تو انکے لیے دنیا رہنے دے اور ہمارے لیے آخرت کو بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اپنی رُوح اس میں پھونکی ہے ایسی مخلوق کی طرح نہیں کر سکتا جسے میں نے کہا ہو جا وہ ہو گیا۔

(روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۴۸۸/۳۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلٰٓئِكَتِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن اللہ کے ہاں بعض فرشتوں سے مکرم ہے۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

۵۴۸۹/۳۵ وَعَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلٰثَآءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَآءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَآبَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اتوار کے دن اس میں پہاڑ پیدا کیے۔ درخت سوموار کے دن پیدا کیے بُری چیزیں منگل کے دن پیدا کیں نور بُدھ کے دن پیدا کیا۔ جمعرات کے دن اس میں جانور پھیلائے۔ آدم کو جمعہ کے دن عصر کے بعد آخری مخلوق اور دن کی آخری ساعت میں پیدا کیا عصر سے رات تک کے وقت میں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

فِيْ آخِرِ الْخَلْقِ وَآخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۹۰/۳۶ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَّاَصْحَابُهٗ اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْاَرْضِ يَسُوْقُهَا اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَّا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ سَقْفٌ مَّحْفُوْظٌ وَّمَوْجٌ مَّكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ سَمَآءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ مَّا بَيْنَ كُلِّ سَمَآءَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَآءَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ بیٹھے ہوئے تھے ایک بادل ان پر چھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا اس کا نام عنان ہے یہ زمین کے روایا ہیں (سیراب کرنے والے) اللہ تعالیٰ اس کو اس قوم کی طرف چلاتا ہے جو نہ شکر کرتے ہیں اور نہ اس کو پکارتے ہیں پھر فرمایا تم جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا تمہارے اُوپر رقیع ہے جو ایک محفوظ چھت ہے اور روکی ہوئی موج ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو تمہارے درمیان اور اس کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے پھر اسی طرح بیان فرمایا یہاں تک کہ آپ نے سات آسمان گنے ہر دو آسمانوں کے درمیان اس قدر مسافت ہے جس قدر زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو اس کے اُوپر کیا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا اس کے اُوپر عرش ہے اس کے اور آسمان کے درمیان دو آسمانوں کی مقدار مسافت ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا زمین ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا اس کے نیچے ایک اور زمین ہے ہر دو زمینوں کے درمیان پانچسو برس کی مسافت ہے یہاں تک کہ آپ نے سات

مَا الَّذِیْ تَحْتَکُمْ قَالُوْا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّھَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِکَ قَالُوْا اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَھَا اَرْضًا اُخْرٰی بَیْنَھُمَا مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ سَنَۃٍ حَتّٰی عَدَّ سَبْعَ اَرْضِیْنَ بَیْنَ کُلِّ اَرْضَیْنِ مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ سَنَۃٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّکُمْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السُّفْلٰی لَھَبَطَ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ قَرَءَ ھُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ قِرَاءَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاٰیَۃَ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ اَرَادَ الْھُبُوْطَ عَلٰی عِلْمِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ وَسُلْطَانِہٖ وَعِلْمُ اللّٰہِ وَقُدْرَتُہٗ وَ سُلْطَانُہٗ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ وَّھُوَ عَلَی الْعَرْشِ کَمَا وَصَفَ نَفْسَہٗ فِیْ کِتَابِہٖ)

زمینیں شمار کیں۔ ہر دو زمینوں کے درمیان پانچسو برس کی مسافت ہے۔ پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تم ایک رسی نچلی زمین پر لٹکاؤ وہ اللہ کے علم پر پڑے۔ پھر یہ آیت پڑھی وہ اوّل ہے وہ آخر ہے وہ ظاہر ہے وہ باطن ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیت پڑھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کی مراد یہ تھی کہ رسی کا پڑنا اللہ کے علم اس کی قدرت اور اس کا تصرف اور غلبہ پر ہے۔ اللہ کا علم اس کی قدرت اس کا تصرف ہر جگہ ہے اور وہ خود عرش پر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں اس کو بیان فرمایا ہے۔

۵۴۹۱/۳۷ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّیْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم علیہ السلام کا طول ساٹھ ہاتھ اور عرض سات ہاتھ تھا۔

۵۴۹۲/۳۸ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَنْبِیَاءِ کَانَ اَوَّلَ قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ نَبِیٌّ کَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِیٌّ مُکَلَّمٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُمِائَۃٍ

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول سب سے پہلے نبی کون تھے فرمایا آدم۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول وہ نبی تھے فرمایا ہاں وہ نبی تھے ان سے کلام کیا گیا ہے میں نے کہا اللہ کے رسول کس قدر رسول آئے ہیں فرمایا تین سو اور کچھ اوپر دس ایک بہت بڑی جماعت۔ ابوامامہ کی ایک

وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْأَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةُ أَلْفٍ وَأَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفًا الرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا۔

روایت میں ہے۔ ابوذرؓ نے کہا میں نے کہا انبیاء کل کتنے تھے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار ان میں تین سو پندرہ رسول تھے جو ایک بہت بڑی جماعت تھے۔

۵۴۹۳ (۳۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَخْبَرَ مُوسٰى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهُ فِي الْعِجْلِ فَلَمْ يُلْقِ الْأَلْوَاحَ فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوا أَلْقَى الْأَلْوَاحَ فَانْكَسَرَتْ۔

(رَوَى الْأَحَادِيثَ الثَّلٰثَةَ أَحْمَدُ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبر کسی چیز کے دیکھنے کی مانند نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو جو کچھ اس کی قوم نے بچھڑے وغیرہ کی عبادت کی بتلا دیا تھا لیکن انہوں نے تختیاں نہیں پھینکیں۔ جب آنکھوں سے دیکھ لیا جو انہوں نے کیا۔ تختیاں ڈال دیں وہ ٹوٹ گئیں۔ تینوں حدیثوں کو احمد نے بیان کیا۔

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

سید المرسلین صلوات اللہ علیہ وسلامہٗ کے فضائل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

۵۴۹۴ (۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بنی آدم کے بہترین طبقوں میں پیدا کیا گیا ہوں ایک صدی کے بعد دوسری صدی گزرتی گئی۔ یہاں تک کہ میں اس صدی میں پیدا ہوا جس میں پیدا ہوا ہوں۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۴۹۵ (۱) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے

سَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُّلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ

کنانہ کو چن لیا۔ کنانہ سے قریش کو چن لیا اور قریش سے بنو ہاشم کو چنا۔ اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو چن لیا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے، ترمذی کی ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کی اولاد سے اسماعیل کو چن لیا اور اسماعیل کی اولاد سے بنو کنانہ کو چن لیا۔

۵۴۹۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔ میں پہلا شخص ہوں گا جس سے قبر پھٹے گی اور میں پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا ہوں جس کی شفاعت قبول ہوئی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۹۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب نبیوں سے بڑھ کر میرے تابعدار ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۹۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں جنت کے دروازہ کے پاس آؤں گا اور اس کو کھلواؤں گا۔ خازن کہے گا تو کون ہے میں کہونگا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں وہ کہے گا مجھے اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ کے سوا کسی کے لیے آپ سے پہلے نہ کھولوں (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۴۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ

انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں پہلا سفارش کرنیوالا میں ہوں جس قدر میری تصدیق کی گئی ہے کسی نبی کی تصدیق نہیں کی گئی۔ ایک

مَا صُدِّقَتْ وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا صَدَّقَهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نبی ایسا بھی گزرا ہے جس کی امت میں سے صرف ایک آدمی نے اس کی تصدیق کی ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۰۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ أُحْسِنَ بُنْيَانُهُ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُونَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ أَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور انبیاء کی مثال اس طرح سمجھو کہ ایک محل ہے جس کی تعمیر نہایت عمدہ ہے ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہے دیکھنے والے اس کے گرد گھومتے ہیں اس کی عمدہ تعمیر سے متعجب ہوتے ہیں مگر اس ایک اینٹ کی جگہ کی کمی محسوس کرتے ہیں۔ میں نے اس اینٹ کی جگہ پُر کر دی ہے میرے ساتھ عمارت مکمل کر دی گئی ہے اور میرے ساتھ رسول ختم کر دیئے گئے ہیں۔ ایک روایت میں ہے وہ اینٹ میں ہوں۔ اور میں خاتم النبیینؐ ہوں۔ متفق علیہ

۵۵۰۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیغمبروں میں کوئی ایسا نبی نہیں مگر اس کو اسی قدر معجزات دیئے گئے ہیں جس قدر اس پر لوگ ایمان لائے۔ میں جو دیا گیا ہوں وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن سب نبیوں سے زیادہ میرے تابعدار ہوں گے۔ متفق علیہ

۵۵۰۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پانچ خصلتیں دیا گیا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئیں۔ ایک ماہ کی مسافت سے رعب کے ساتھ میں مدد کیا گیا ہوں۔ میرے لیے تمام زمین مسجد اور پاکیزہ بنا دی گئی ہے۔ میری امت میں سے جس پر نماز کا وقت آجائے وہ نماز پڑھ لے۔ میرے لیے غنائم حلال کر دی گئیں مجھ سے پہلے کسی کے

الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

لیے حلال نہیں ہوئی مجھے شفاعت کا حق دیا ہے۔ اور پہلے نبی کسی خاص ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔ (متفق علیہ)

۵۵۰۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَآئِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّةً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ باتوں کی مجھ کو دوسرے انبیاء پر فضیلت حاصل ہے۔ میں جوامع الکلم دیا گیا ہوں۔ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔ غنائم میرے لیے حلال کر دی گئیں ہیں۔ زمین میرے لیے مسجد اور پاکیزہ بنا دی گئی ہے میں سب لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ میرے ساتھ انبیاء ختم کیے گئے ہیں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۰۴ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَیْنَا اَنَا نَآئِمٌ رَاَیْتُنِیْ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدَیَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں۔ دشمنوں کے دل میں رعب ڈالنے کے ساتھ میں فتح دیا گیا ہوں۔ ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھوں پر رکھ دی گئیں۔ (متفق علیہ)

۵۵۰۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُهَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا یُهْلِکَهَا بِسَنَةٍ عَآمَّةٍ وَّاَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ

ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹا میں نے اس کے مشرق و مغرب دیکھ لیے میری اُمت کی بادشاہت وہاں تک پہنچ جائے گی جس قدر میرے لیے زمین سمیٹی گئی ہے۔ مجھے دو خزانے سُرخ و سفید عطا کیے گئے ہیں میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور مسلمانوں کے سوا کوئی ایسا دشمن ان پر مسلط نہ کرے جو اُن کے جمع ہونے کی جگہ لے لے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا ہے۔ اے محمد

سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(صلی اللہ علیہ وسلم جب میں کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں وہ رد نہیں کیا جا سکتا میں نے تیری اُمت کو یہ بات عطا کر دی ہے کہ عام قحط سے ان کو ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر ان کے سوا کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کی جمع ہونے کی جگہ لے لے اگرچہ تمام روئے زمین کے لوگ ان پر جمع ہو جائیں۔ یہاں تک کہ وہ خود ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۰۶ وَعَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو معاویہ کی مسجد کے پاس سے گذرے اس میں گئے اور دو رکعت نفل پڑھے ہم نے بھی آپ کے ساتھ دو رکعت پڑھیں اور دیر تک آپؐ نے اپنے رب سے دعا مانگی۔ پھر آپ نماز سے پھرے فرمایا تین باتوں کا میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا دو باتیں اللہ تعالیٰ نے منظور کر لی ہیں اور ایک منظور نہیں کی۔ میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ میری اُمت کو قحط سے ہلاک نہ کرے یہ اُس نے مجھے عطا کر دی ہے اور میں نے سوال کیا تھا میری اُمت کو غرق نہ کرے یہ بات بھی اس نے منظور کر لی ہے۔ میں نے سوال کیا تھا کہ وہ آپس میں لڑائی نہ کریں اس بات کو اللہ تعالیٰ نے روک لیا ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۰۷ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ أَجَلْ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ

عطاؓ بن یسار کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمروؓ بن عاص کو ملا۔ میں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ صفت بیان کریں جو تورات میں ہے۔ فرمایا اللہ کی قسم تورات میں ان کی صفت موجود ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ اے نبی ہم نے تجھ کو امت پر شاہد بنا کر اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے تو امیوں کی جائے پناہ ہے تو میرا بندہ اور

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيرًا وَّ حِرْزًا لِّلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَّقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَّ آذَانًا صُمًّا وَّ قُلُوْبًا غُلْفًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَلَامٍ نَحْوَهُ وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ فِيْ بَابِ الْجُمُعَةِ)

رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے تو بدخو سخت گو اور بازاروں میں غل مچانے والا نہیں ہے تو برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتا بلکہ معاف کر دیتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس نبی کو اس وقت تک نہیں مارے گا یہاں تک کہ اس کے سبب گمراہ قوم کو سیدھا کر دے کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں اور اس کلمہ طیبہ کے ساتھ اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور ایسے دلوں کو کھول دے جو پردے میں ہیں۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔ دارمی نے عطاء عن ابی سلام سے روایت کیا ہے۔ ابوہریرہؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں نحن الآخرون باب الجمعہ میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۵۰۸/۱۵ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَأَطَالَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَّمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ أَجَلْ إِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ وَّإِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلٰثًا فَأَعْطَانِيْ اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيْهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيْهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ

خبابؓ بن ارت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک مرتبہ نماز پڑھائی اسے معمول سے کچھ زیادہ لمبا کر دیا صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے نماز پڑھائی ہے عموماً آپ ایسی نماز نہیں پڑھاتے فرمایا ہاں اس واسطے کہ یہ نماز امید اور ڈر کی تھی میں نے اللہ تعالیٰ سے تین باتوں کا سوال کیا تھا دو مجھ کو عطا کر دی ہیں اور ایک مجھ سے روک لی ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے مجھ کو یہ بات عطا کر دی ہے۔ میں نے سوال کیا تھا کہ ان پر اُن کے سوا کوئی اور دشمن مسلط نہ کرے یہ بھی مجھ کو عطا کر دی ہے۔ میں نے اس سے سوال کیا تھا کہ ان کے بعض کو بعض کا عذاب نہ چکھاتے یہ

فَمَنَعَنِيهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

یہ بات مجھ سے روک لی گئی۔ (روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائی نے)

۵۵۰۹ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوا جَمِيعًا وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلٰى ضَلَالَةٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

ابو مالکؓ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں سے تم کو بچایا ہے تمہارا نبی تم پر بددعا نہیں کرے گا کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ۔ اہل حق پر اہل باطل غالب نہیں آسکیں گے۔ اور تم سب گمراہی پر جمع نہیں ہوگے۔

(روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

۵۵۱۰ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

عوفؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں جمع نہیں کریگا کہ ایک تلوار اس کی ہو اور ایک اس کے دشمن کی۔

(روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

۵۵۱۱ وَعَنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوْا أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا گویا کہ عباسؓ نے دشمنوں کا کوئی طعن سن رکھا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے فرمایا میں کون ہوں صحابہ نے عرض کیا آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا میں محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا مجھ کو بہترین خلقت میں پیدا کیا پھر اُن کے دو گروہ بنا دیئے مجھ کو ان کے بہترین فرقہ میں کیا پھر اُن کو قبائل میں تقسیم کر دیا مجھ کو بہترین قبیلہ میں کر دیا۔ پھر اُن کے گھرانے بنائے مجھ کو بہترین گھرانے میں پیدا کیا۔ میں بہترین ذات کا اور بہترین حسب والا ہوں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۱۲/۱۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول نبوت آپ کے لیے کس وقت ثابت ہوئی۔ آپ نے فرمایا آدم اس وقت رُوح اور بدن کے درمیان تھے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۱۳/۲۰ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِهٖ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِیْمَ وَبِشَارَةُ عِیْسٰی وَرُؤْیَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهَا سَاُخْبِرُكُمْ اِلٰی اٰخِرِهٖ)

عرباضؓ بن ساریہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کے ہاں میں خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جبکہ آدم اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے۔ میں تم کو اپنے امر کی ابتدا بتلاتا ہوں کہ حضرت ابراہیمؑ کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰؑ کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کا خواب ہوں کہ جب میں پیدا ہوا انہوں نے دیکھا کہ ایک نور اُن سے نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے ہیں۔ روایت کیا اس کو شرح السنہ میں اور روایت کیا اس کو احمد نے ابوامامہ سے ساخبرکم سے آخر تک۔

۵۵۱۴/۲۱ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَّوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخر نہیں ہے میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر نہیں ہے آدم اور ان کے علاوہ سب نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا ہوں گا جس سے قبر پھٹے گی اور میں کوئی فخر کی بات نہیں کر رہا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۵۱۵/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ یَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ بیٹھے ہوئے تھے آپ باہر تشریف لاتے ان کے نزدیک ہوئے سُنا کہ وہ آپس میں باتیں کر رہے ہیں ایک کہہ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرا کہہ

إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَّقَالَ
أَخُرُ مُوسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا وَّقَالَ أَخَرُ
فَعِيسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوحُهُ وَقَالَ
أَخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ
إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَ
مُوسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيسٰى
رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَآدَمُ
اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ أَلَا وَأَنَا
حَبِيبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ
الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ
دُونَهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَّأَوَّلُ
مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا
أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ
اللّٰهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ
الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ
وَالْآخِرِينَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

رہا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا۔ ایک کہہ رہا ہے عیسیٰ اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ ایک نے کہا آدم کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر نکلے اور فرمایا جو کچھ تم نے کہا ہے میں نے سن لیا ہے اور تم تعجب کا اظہار کر رہے تھے کہ ابراہیم خلیل ہیں یہ درست ہے اور موسیٰ اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرنے والے ہیں یہ بھی درست ہے اور عیسیٰ روح اللہ ہیں یہ بھی ٹھیک ہے اور آدم کو اللہ نے چن لیا یہ بھی درست ہے۔ خبردار! میں اللہ کا حبیب ہوں اور فخر سے نہیں کہتا قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا میں ہوں اور فخر سے نہیں کہتا آدم اور دوسرے نبی اس کے نیچے ہوں گے میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں اور پہلا ہوں جس کی سفارش قبول کی گئی ہے اور فخر سے نہیں کہتا اور میں پہلا ہوں جو جنت کے حلقے ہلاؤں گا۔ میرے لیے وہ کھولا جائے گا اللہ تعالیٰ مجھ کو اس میں داخل فرمائے گا میرے ساتھ فقراء مومنین ہوں گے اور کوئی فخر نہیں ہے میں اگلوں اور پچھلوں میں سے اللہ کے نزدیک معزز ترین ہوں کوئی فخر نہیں ہے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے)

۵۵۱۶/۲۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ
الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ
إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللّٰهِ وَمُوسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ
وَأَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَمَعِيَ لِوَاءُ الْحَمْدِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي

عمرو بن قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سبقت لے جانے والے ہیں۔ میں بغیر فخر کے یہ بات کہتا ہوں کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور موسیٰ صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے متعلق وعدہ کر رکھا ہے اور تین باتوں سے اس کو بچایا ہے۔ عام قحط ان پر نہیں آئے گا کوئی

وَاَجَارَهُمْ مِّنْ ثَلٰثٍ لَّا يَعُمَّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَاصِلَهُمْ عَدُوٌّ وَّلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

دشمن اس کو جڑ سے نہ اکھیڑ سکے گا اور ان کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ (روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۵۱۷/۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں انبیاء مرسلین کا قائد ہوں اور یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا ہوں خاتم النبیین ہوں اور کوئی فخر نہیں ہے میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں اور پہلا ہوں جس کی سفارش قبول کی گئی ہے اور کوئی فخر نہیں ہے۔ (روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۵۱۸/۲۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفَعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا يَئِسُوْا اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ يَطُوْفُ عَلَيَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَّنْثُوْرٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ اٹھائے جائیں گے میں پہلا قبر سے نکلنے والا ہوں جب وہ آئیں گے میں ان کا قائد ہوں گا جب وہ دربارِ خداوندی میں حاضر ہوں گے میں ان کا خطبہ دینے والا ہونگا جب وہ چپ ہو جائیں گے میں ان کا سفارش کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے میں ان کا خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ کرامت اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ حمد کا جھنڈا میرے پاس ہوگا میں اپنے رب کے ہاں اولاد آدم میں سے سب سے زیادہ مکرم ہوں میرے ارد گرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا کہ پوشیدہ انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۵۱۹/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاُكْسٰى حُلَّةً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَّمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِيْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ جَامِعِ الْاُصُوْلِ

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جنت کے حلوں کا ایک جوڑا مجھ کو پہنایا جائیگا میں عرش کی دائیں جانب کھڑا رہوں گا مخلوقات میں میرے سوا کوئی اس مقام پر کھڑا نہیں ہوگا روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ جامع الاصول کی ایک روایت میں اُن سے ہے میں پہلا ہوں گا جس سے زمین پھٹے گی۔ مجھے لباس پہنایا جائیگا۔

عَنْهُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى۔

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وسیلہ کیا ہے فرمایا جنت کا اعلیٰ درجہ ہے صرف ایک آدمی ہی اس کو حاصل کر سکے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں گا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۲۰/۲۷ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيلَةُ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابی بن کعب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا میں امام النبیین ہوں گا اور ان کا خطیب ہوں گا اور ان کا صاحب شفاعت ہوں گا اور کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۵۲۱/۲۸ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے نبیوں سے دوست ہے اور میرا دوست میرا باپ اور میرے رب کا خلیل ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی بے شک لوگوں میں سے نزدیک ترین حضرت ابراہیم کی طرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کی پیروی کی اور یہ نبی ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ ایمانداروں کا دوست ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۵۲۲/۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ وَلِيِّيَ أَبِي وَخَلِيلُ رَبِّي ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مکارم اخلاق اور محاسن افعال تمام کرنے کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔

روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

۵۵۲۳/۳۰ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ وَكَمَالَ مَحَاسِنِ الْأَفْعَالِ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

۵۵۲۴/۳۱ وَعَنْ كَعْبٍ يَحْكِي عَنِ التَّوْرٰيةِ قَالَ نَجِدُ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَبْدِيَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَّلَا غَلِيْظٌ وَّلَا سَخَّابٌ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْا وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ وَاُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَّيُكَبِّرُوْنَهٗ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ رُّعَاةٌ لِلشَّمْسِ يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ اِذَا جَآءَ وَقْتُهَا يَتَأَزَّرُوْنَ عَلٰى اَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّؤُوْنَ عَلٰى اَطْرَافِهِمْ مُنَادِيْهِمْ يُنَادِيْ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ سَوَآءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَّسِيْرٍ

کعبؓ تورات سے بیان کرتے ہیں کہ ہم تورات میں پاتے ہیں کہ لکھا ہوا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں میرے پسندیدہ بندے ہیں نہ سخت گو ہیں نہ درشت خو۔ نہ بازاروں میں چلّانے والے برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے لیکن معاف کر دیتے ہیں اور بخش دیتے ہیں ان کی جائے پیدائش مکہ ہے اور ہجرت کی جگہ مدینہ ہے اسکی بادشاہی شام میں بھی ہے اس کی امت بہت حمد کرنے والی ہے وہ شادی اور غمی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ ہر منزل میں اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں۔ ہر بلند جگہ پر اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہیں وہ سورج کی نگہداشت کرنیوالے ہیں جب نماز کا وقت آتا ہے نماز پڑھتے ہیں آدھی پنڈلیوں پر تہبند باندھتے ہیں اور اپنے اطراف پر وضو کرتے ہیں ان کا پکارنے والا آسمانی فضا میں ندا کرتا ہے لڑائی میں ان کی صف نماز میں صف باندھنے کی طرح ہے رات کو ان کی آواز پست ہوتی ہے جس طرح شہد کی مکھی کی آواز ہے یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور دارمی نے معمولی تغیر کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

۵۵۲۵/۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرٰيةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَّعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ قَدْ بَقِيَ فِيْ الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ تورات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت لکھی ہوتی ہے کہ عیسیٰ بن مریم ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ مودود نے کہا کہ حضرت عائشہؓ کے گھر میں جہاں آپ مدفون ہیں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۵۲۶/۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ وَعَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء اور آسمان کے رہنے والوں پر فضیلت دی ہے لوگوں نے کہا اے ابوعباس! آسمان والوں پر آپکو کیسے فضیلت دی گئی ہے۔ کہا اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں کیلئے

فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبَّاسٍ بِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِاَهْلِ السَّمَآءِ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضَّلَهٗ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ اَلْاٰيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَهٗٓ اِلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔

فرمایا ہے اور ان میں سے جو کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں ہم اس کو جہنم میں ڈال دیں گے اور ظالموں کو ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فرمایا ہے ہم نے آپکو فتح مبین عطا کی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔ لوگوں نے کہا انبیاء پر آپ کو کیسے فضیلت حاصل ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء کے حق میں فرمایا ہے ہم نے ہر رسول اس کی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا ہے وہ ان کو بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گمراہ کرتا ہے۔ آخر آیت تک۔ اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سب لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن و انس کی طرف مبعوث کیا ہے۔

۵۵۲۷ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ عَلِمْتَ اَنَّكَ نَبِيٌّ حَتّٰى اسْتَيْقَنْتَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَانِيْ مَلَكَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَآءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ اَحَدُهُمَا اِلَى الْاَرْضِ وَكَانَ الْاٰخَرُ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَهُوَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْهُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِهٖ فَوَزَنْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِعَشَرَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِمِائَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ

ابوذرؓ غفاری سے روایت ہے کہا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو کیسے آپ کی نبوت کا علم ہوا کہ آپ کو یقین حاصل ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے ابوذرؓ میں مکہ کی کسی وادی میں تھا کہ دو فرشتے آئے ایک زمین پر اتر آیا اور دوسرا زمین و آسمان کے درمیان لٹکا رہا۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا کیا یہ وہی ہیں اس نے کہا ہاں اس نے کہا ان کا وزن ایک آدمی کے ساتھ کرو۔ میں ایک آدمی کے ساتھ وزن کیا گیا میں غالب رہا۔ پھر اس نے کہا دس آدمیوں کے ساتھ آپ کا وزن کرو مجھے ان کے ساتھ تولا گیا میں غالب رہا پھر اس نے کہا سو آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو مجھے سو کے ساتھ تولا گیا میں غالب رہا پھر اس نے کہا ہزار آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن

ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِأَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَتَتَرَّوْنَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيزَانِ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ لَرَجَحَهَا۔ (رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ)

کرو مجھے ان کے ساتھ تولا گیا میں ان پر بھی غالب آگیا مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ترازو ہلکا ہونیکی وجہ سے وہ مجھ پر گر پڑیں گے فرمایا ان میں سے ایک نے دوسرے کو کہا اگر تو اس کی تمام امت کے ساتھ اس کا وزن کرے تو ان پر غالب آجائے (روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو دارمی نے)

۵۵۲۸/۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ وَأُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِهَا۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی مجھ پر فرض کی گئی ہے اور تم پر فرض نہیں کی گئی اور مجھے چاشت کی نماز کا حکم دیا گیا ہے تم کو اس کا حکم نہیں دیا گیا۔ (روایت کیا اس کو دار قطنی نے)

بَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں اور آپؐ کی صفات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۵۲۹/۱ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَّأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میرے کئی ایک نام ہیں۔ میں محمدؐ ہوں احمد ہوں اور ماحی ہوں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کفر مٹا دیتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جسکے بعد نبی نہ ہو۔ (متفق علیہ)

۵۵۳۰/۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کئی ایک نام بیان کئے فرمایا میں محمدؐ ہوں اور احمد

سَلَّمَ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَّأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہوں۔ میرا نام المقفی الحاشر نبی التوبہ اور نبی الرحمۃ ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَّلَعْنَهُمْ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَّيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَّأَنَا مُحَمَّدٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس بات سے تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے قریش کی گالیاں اور لعنتیں کس طرح پھیر دیتا ہے۔ وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور مذمم پر لعنت کرتے ہیں میرا نام محمد ہے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۳۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَّجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَّرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اگلے حصہ اور ڈاڑھی کے کچھ بال سفید ہو گئے تھے جب آپ تیل لگا لیتے ظاہر نہیں ہوتے تھے جب آپ کا سر پراگندہ ہوتا ظاہر ہو جاتے۔ آپ کی ڈاڑھی کے بال بہت زیادہ تھے۔ ایک آدمی نے کہا آپ کا چہرہ تلوار کی مانند ہو گا فرمایا نہیں چاند اور سورج کی طرح تھا اور آپؐ کا چہرہ گول تھا اور میں نے آپ کی مہر نبوت کو شانہ کے قریب دیکھا جو کبوتر کے انڈے کی مانند تھی جس کا رنگ آپ کے جسم کے رنگ کے مشابہ تھا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَّلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ

عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میں نے آپؐ کے ساتھ روٹی گوشت یا ثرید کھایا۔ پھر میں آپؐ کے پیچھے کی طرف گیا میں نے مہر نبوت کو دیکھا جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان بائیں شانہ کی نرم ہڈی کے پاس تھی جو مٹھی کی مانند تھی اس پر مسوں کی طرح

نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تل تھے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۳۴ وَعَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ام خالد بنت خالد بن سعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے اس میں ایک سیاہ چھوٹی سی چادر تھی آپؐ نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس لاؤ وہ اٹھا کر آپ کے پاس لائی گئی آپؐ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس کو ام خالد کو پہنایا اور فرمایا پرانا کر اور پھر پرانا کر اس میں سبز یا زرد دھاریاں تھیں۔ فرمایا اے ام خالد یہ کپڑا بہت خوبصورت ہے اور سَنَاہُ کا معنی حبشی زبان میں حَسَنَۃٌ کا ہے ام خالد نے کہا میں نے آپ کی مہر نبوت کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیا میرے باپ نے مجھ کو روکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۳۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے قد کے تھے اور نہ بہت پست قد۔ نہ آپ کا رنگ بہت زیادہ سفید تھا اور نہ ہی نہایت گندمی۔ آپ کے بال نہ بہت زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ ہی نرم نیچے لٹکے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے چالیس برس کی عمر میں نبوت کے لیے مبعوث فرمایا مکہ میں دس سال رہے اور مدینہ میں دس سال رہے۔ ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فوت کر لیا۔ آپ کے سر مبارک اور داڑھی میں بیس سفید بال نہیں تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا آپ میانہ قد کے تھے نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ پست قد۔ روشن رنگ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آدھے کانوں تک تھے۔ ایک روایت

قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ اَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَهٗ وَلَا قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَكَانَ بَسْطَ الْكَفَّيْنِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ۔

میں ہے آپؐ کے کانوں اور شانوں کے درمیان تھے (متفق علیہ) بخاری کی ایک روایت میں ہے بڑے سر والے موٹے موٹے قدموں والے تھے۔ آپ جیسا آپ سے پہلے اور آپ کے بعد میں نے نہیں دیکھا اور آپ فراخ ہتھیلیوں والے تھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے آپ موٹی موٹی ہتھیلیوں اور قدموں والے تھے۔

۵۵۳۶ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهٗ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهٗ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ۔

براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان فراخی تھی۔ آپ کے بال کانوں کی لو تک تھے۔ میں نے آپ کو سرخ حلہ پہنے دیکھا۔ میں نے آپ سے پہلے آپ سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں دیکھا۔ (متفق علیہ مسلم کی ایک روایت میں ہے براءؓ نے کہا میں نے کوئی شخص لمہ بالوں والا سرخ جوڑے میں آپ سے بڑھ کر خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان فراخی تھی نہ زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ پست قد۔

۵۵۳۷ وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْشَ الْعَقِبَيْنِ قِيْلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ

سماکؒ بن حرب سے روایت ہے وہ جابرؓ بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن تھے۔ آنکھوں میں لال ڈورے تھے۔ ایڑیوں پر گوشت کم تھا۔ سماک سے کہا گیا ضلیع الفم کا کیا معنی ہیں کہا بڑے منہ والے۔ کہا گیا اشکل العینین کا کیا معنی ہے کہا آنکھ کے دراز شگاف والے

الْفَمِ قِيلَ مَا آشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيلَ مَا مَنْهُوشُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہا گیا منہوش العقبین کا کیا معنی ہے کہا ایڑیوں کے تھوڑے گوشت والے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۳۸ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوطفیلؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سفید نمکین رنگ کے میانہ قد تھے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۵۳۹ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ۔

ثابتؓ سے روایت ہے کہ انسؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا کہا آپ اس عمر تک نہیں پہنچے کہ آپ خضاب لگاتیں۔ انہوں نے کہا اگر میں آپ کی داڑھی کے سفید بال گننا چاہتا۔ ایک روایت میں ہے اگر میں گننا چاہتا وہ سفید بال جو آپ کے سر میں تھے تو شمار کر سکتا تھا (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے آپ کے ریش بچہ اور کنپٹیوں اور سر میں چند ایک سفید بال تھے۔

۵۵۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ دِيبَاجَةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید روشن رنگ والے تھے۔ آپ کا پسینہ موتیوں جیسا تھا جب چلتے تھے آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے تھے میں نے کبھی ریشم اور دیبا کو اس قدر نرم نہیں چھوا جیسا کہ آپ کی ہتھیلیاں نرم تھیں اور میں نے کسی مشک اور عنبر میں اس قدر خوشبو نہیں پائی جس قدر آپ کے بدن مبارک سے آتی تھی۔ (متفق علیہ)

۵۵۴۱ وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ

ام سلیم سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر میرے ہاں تشریف لاتے اور میرے ہاں قیلولہ فرماتے میں آپ

عِنْدَهَا فَتَبَسَّطُ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهٗ فَتَجْعَلُهٗ فِي الطِّيْبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَّا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِي طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيْبِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْجُوْا بَرَكَتَهٗ لِصِبْيَانِنَا قَالَ أَصَبْتِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے لیے چمڑے کا بچھونا بچھا دیتی آپ اس پر سوتے۔ آپ کو پسینہ بہت آتا تھا میں آپ کا پسینہ جمع کر لیتی اور خوشبو میں ملا دیتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم یہ کیا ہے کہنے لگیں یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اس کو خوشبو میں ملا دیتے ہیں اور وہ نہایت عمدہ خوشبو ہے۔ ایک روایت میں ہے ام سلیم نے کہا ہم اپنے بچوں کے لیے اس سے برکت کی امید رکھتے ہیں آپ نے فرمایا تو نے خوب کیا۔ متفق علیہ)

۵۵۴۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْأُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَّاحِدًا وَّأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدَّيَّ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا أَوْ رِيْحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُوْنَةِ عَطَّارٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ سَمُّوْا بِاسْمِيْ فِيْ بَابِ الْأَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ۔

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ گھر جانے کے لیے باہر نکلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا چھوٹے چھوٹے بچے آپ کو ملنے کیلئے آگے بڑھے۔ آپ ان میں سے ایک ایک کے دونوں رخساروں پر ہاتھ پھیرتے۔ آپ نے میرے رخساروں پر بھی ہاتھ پھیرا میں نے آپ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک اور خوشبو اس طرح پائی جیسا کہ آپ نے عطار کے ڈبہ سے ہاتھ نکالا ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے جابرؓ کی حدیث جس کے لفظ ہیں سمّوہم باسمی باب الاسامی میں اور سائبؓ بن یزید کی حدیث جس کے لفظ ہیں نظرت الی خاتم النبوۃ باب احکام المیاہ میں گذر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۵۴۳ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَ

علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ پست قد۔ آپ کا سر بڑا اور داڑھی گھنی تھی۔ ہاتھوں اور پاؤں کی ہتھیلیاں پر گوشت تھیں۔ آپ کا رنگ سفید سرخی مائل تھا۔ ہڈیوں کے جوڑ موٹے

الْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ طَوِيلَ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

تھے سینہ سے ناف تک بالوں کی لمبی لکیر تھی جب چلتے آگے کی طرف جھکتے ہوئے چلتے گویا کہ آپ بلندی سے اُتر رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۸۴۴ وَعَنْهُ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمَشَاشِ وَالْكَتِدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (علیؓ) سے روایت ہے کہ جب وہ آپؐ کا وصف بیان کرتے کہتے کہ آپ نہ بہت زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ کوتاہ قامت۔ آپ لوگوں میں متوسط قد کے تھے نہ بالکل مُڑے ہوئے بالوں والے تھے نہ بالکل سیدھے بالوں والے بلکہ آپ کے بال قدرے خم دار تھے۔ آپ نحیف نہ تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک بالکل گول نہ تھا بلکہ معمولی گولائی تھی آپ کا رنگ سفید مائل بسرخی دونوں آنکھیں سیاہ۔ پلکیں دراز ہڈیوں کے اور کندھوں کے جوڑ موٹے موٹے کم بال والے صاحب مُسربہ تھے (سینہ سے ناف تک بالوں کی لکیر) ہاتھ اور پاؤں پُر گوشت جب چلتے قوت سے پاؤں اٹھاتے گویا کہ آپ پستی سے اتر رہے ہوں جب متوجہ ہوتے پوری طرح متوجہ ہوتے آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی آپ خاتم النبیین تھے لوگوں میں از روئے سینہ کے سخی گفتگو میں سچے اور کھرے۔ طبیعت کے نرم قبیلہ کے لحاظ سے مکرم۔ جو آپ کو یکایک دیکھتا ڈر جاتا اور جو کوئی آپ کے ساتھ رہنے لگ جاتا آپ سے محبت کرنے لگتا۔ آپ کا مداح بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ آپ سے پہلے اور بعد میں نے آپ جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۴۵/۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْلُکْ طَرِیْقًا فَیَتْبَعُہٗ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّہٗ قَدْ سَلَکَہٗ مِنْ طِیْبِ عَرْفِہٖ اَوْ قَالَ مِنْ رِّیْحِ عَرَقِہٖ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

جابرؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس راستہ میں چلتے آپ کی خوشبو کی وجہ سے آپ کے پیچھے جانے والا شخص معلوم کر لیتا کہ آپ یہاں سے گذرے ہیں یا راوی نے کہا آپ کے پسینہ کی خوشبو کی وجہ سے۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۵۴۶/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ صِفِیْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَا بُنَیَّ لَوْ رَاَیْتَہٗ رَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

ابو عبیدہؓ بن محمد بن عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ میں نے رُبیّع بنت معوذ بن عفرا سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کریں وہ کہنے لگیں بیٹے اگر تم آپ کو دیکھتے تم کو ایسے معلوم ہوتا کہ سورج نکل آیا ہے۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۵۴۷/۱۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَآءُ فَاِذَا ھُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے چاندنی رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ میں کبھی آپ کو دیکھتا کبھی چاند کی طرف دیکھتا آپؐ نے سُرخ جوڑا پہن رکھا تھا میرے نزدیک آپؐ اس وقت چاند سے بڑھ کر خوبصورت تھے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے)

۵۵۴۸/۲۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مَشْیِہٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَہٗ اِنَّا لَنُجْھِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّہٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے چہرہ مبارک میں آفتاب جاری ہے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو تیز رو نہیں دیکھا ایسے معلوم ہوتا تھا کہ زمین آپ کے لیئے لپیٹی جاتی ہے۔ ہم اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ کو کچھ پرواہ نہ ہوتی تھی۔

(روایت کیا اسکو ترمذی سے)

۵۵۴۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں کچھ پتلی تھیں۔ آپ کھل کر نہ ہنستے تھے بلکہ مسکراتے تھے جب میں آپ کو دیکھتا کہتا کہ آپ نے آنکھوں میں سرمہ ڈالا ہوا ہے۔ حالانکہ آپ نے سرمہ نہیں ڈالا ہوتا تھا۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۵۵۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے دو دانتوں میں معمولی کشادگی تھی۔ جب آپ کلام کرتے آپ کے دانتوں سے نکلا ہوا نور دیکھا جا سکتا تھا۔
(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۵۵۱ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کعبؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت خوش ہوتے آپ کا چہرہ مبارک دمکنے لگتا ایسے معلوم ہوتا آپ کا چہرہ مبارک چاند کا ٹکڑا ہے۔ ہم اس بات کو جانتے تھے۔
(متفق علیہ)

۵۵۵۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا يَهُودِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَوَجَدَ أَبَاهُ عِنْدَ رَأْسِهِ يَقْرَأُ التَّوْرَاةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُودِيُّ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتِي

انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ ایک مرتبہ بیمار پڑ گیا آپ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ اس کا باپ سرہانے بیٹھا تورات پڑھ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہودی میں تجھ کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے موسیٰ پر تورات اتاری کیا تورات میں تو میری صفت پاتا ہے اور اس میں میرے ظہور کے متعلق پیش گوئی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ وہ لڑکا کہنے لگا کیوں نہیں اللہ کی قسم

وَصِفَتِیْ وَمَخْرَجِیْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰی بَلٰی وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَجِدُ لَکَ فِی التَّوْرٰیۃِ نَعْتَکَ وَصِفَتَکَ وَمَخْرَجَکَ وَاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِہٖ اَقِیْمُوْا ھٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِہٖ وَلُّوْا اَخَاکُمْ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَآئِلِ النُّبُوَّۃِ)

اے اللہ کے رسول ہم تورات میں آپ کی صفت، نعت اور آپ کے ظہور کی خبر پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے باپ کو اس کے سرہانے سے اٹھا دو اور اپنے بھائی کے تم والی بنو (روایت کیا اس کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

۵۵۵۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَحْمَۃٌ مُّھْدَاۃٌ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں بھیجی گئی رحمت ہوں (روایت کیا اس کو دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

بَابُ فِیْ اَخْلَاقِہٖ وَشَمَآئِلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

آپ کے اخلاق اور عادات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۵۵۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے دس سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی کبھی آپ نے مجھ کو اُف تک نہیں کیا اور کبھی نہیں کہا کہ یہ کام کیوں کیا اور یہ کیوں نہ کیا۔ (متفق علیہ)

۵۵۵۵ وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِیْ یَوْمًا لِحَاجَۃٍ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَآ اَذْھَبُ وَفِیْ نَفْسِیْ اَنْ اَذْھَبَ

انہی (انسؓ) سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین خُلق کے حامل تھے ایک دن آپ نے مجھ کو ایک کام کے لیے بھیجا میں نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا اور میرے دل میں یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کام کے لیے

لِمَا اَمَرَنِیْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰی اَمُرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ وَّهُمْ یَلْعَبُوْنَ فِی السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَایَ مِنْ وَّرَآءِیْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ وَهُوَ یَضْحَكُ فَقَالَ یَا اُنَیْسُ ذَهَبْتَ حَیْثُ اَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بھیجا ہے جاؤں گا میں کام کے لیے نکلا راستہ میں لڑکے کھیل رہے تھے میں وہاں کھڑا ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گدی پکڑ لی میں نے آپؐ کی طرف دیکھا آپ مسکرا رہے تھے فرمایا اے انیس میں نے جو کام کہا تھا کر آتے ہو۔ میں نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول میں جا رہا ہوں۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۵۶ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِیْظُ الْحَاشِیَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِیٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَآئِهٖ جَبْذَةً شَدِیْدَةً وَرَجَعَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ الْاَعْرَابِیِّ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلٰی صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِیَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ مُرْ لِیْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَآءٍ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ جا رہا تھا آپ پر نجران کے موٹے کنارے والی چادر تھی۔ ایک اعرابی نے آپ کو پالیا اور چادر پکڑ کر زور سے کھینچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کے سینہ کی طرف پھرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن کے کنارے پر سخت کھینچنے کی وجہ سے رگڑ کا نشان دیکھا۔ پھر کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں سے میرے لیے بھی کچھ دینے کا حکم دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور مسکرائے پھر اُسے کچھ دینے کا حکم دیا۔
(متفق علیہ)

۵۵۵۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ ذَاتَ لَیْلَةٍ

انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ حسین سخی اور بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ والے ڈر گئے لوگ آواز کی جانب نکلے۔ ان کو آگے سے آتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملے جو لوگوں سے پہلے اس آواز

فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِأَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَّا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَّفِيْ عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُّهُ بَحْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کیطرف پہنچ گئے تھے۔ آپ فرماتے تھے گھبراؤ نہیں گھبراؤ نہیں اور آپ ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار تھے اس پر زین نہیں ڈالی ہوتی تھی آپ کی گردن میں تلوار حمائل تھی فرمایا میں نے اس گھوڑے کو دریا کی مانند پایا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۵۵۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا گیا کہ آپ نے اس کے جواب میں نہیں کہا ہو۔ (متفق علیہ)

۵۵۵۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَسْلِمُوْا فَوَاللّٰهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِيْ عَطَاءً مَّا يَخَافُ الْفَقْرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپؐ سے اسقدر بکریوں کا جو پہاڑوں کے درمیان تھیں سوال کیا۔ آپؐ نے اسکو اسقدر بکریاں عطا فرمادیں وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے میری قوم اسلام لے آؤ اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ فقر سے نہیں ڈرتے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۶۰ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَتِ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُوْنَهُ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ إِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَآءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُوْنِيْ رِدَآئِيْ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حنین سے واپسی پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا بہت سے اعرابی آپ سے لپٹ گئے اور آپ سے مانگنے لگے یہاں تک کہ آپ کو ایک کیکر کی طرف تنگ کردیا کیکر سے آپ کی چادر چمٹ گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور فرمایا میری چادر مجھے واپس کردو۔ اگر میرے پاس ان کانٹوں کی تعداد اونٹ ہوں میں ان کو تمہارے درمیان تقسیم کردوں پھر تم مجھ کو بخیل، جھوٹا اور بزدل نہ پاؤ گے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۶۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِاٰنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتٰى بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهٗ فِيْهَا فَرُبَّمَا جَاءُوْهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهٗ فِيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صبح کی نماز پڑھ لیتے۔ مدینہ والوں کے خادم آپ کے پاس پانی کے برتن لاتے جو برتن وہ لاتے آپ اس میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالتے بعض اوقات صبح سردی میں وہ لے آتے آپ اس میں بھی اپنا ہاتھ مبارک ڈالتے۔
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۶۲ وَعَنْهُ قَالَ كَانَتْ اَمَةٌ مِّنْ اِمَآءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَاْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهٖ حَيْثُ شَاءَتْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسی (انسؓ) سے روایت ہے مدینہ کی جو لونڈی چاہتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی لے جاتی۔
(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۵۶۳ وَعَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ اِنْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (انسؓ) سے روایت ہے ایک سیاہ رنگ کی عورت تھی اسکی عقل میں کچھ فتور تھا وہ آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہؐ مجھ کو آپ سے کچھ کام ہے آپؐ نے فرمایا اے ام فلاں کون سے بازار میں تجھے کام ہے۔ آپ اس کے ساتھ ایک بازار میں تنہا ہوتے یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی۔ روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۶۴ وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسی (انسؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو لعنت کرنیوالے نہ تھے اور نہ گالی نکالتے تھے۔ ناراضگی کے وقت فرماتے اسے کیا ہے اس کی پیشانی خاک آلودہ ہو۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۶۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا آپ مشرکوں پر لعنت ڈالیں فرمایا میں لعنت کرنے والا نہیں بھیجا گیا ہوں۔ بلکہ میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۶۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنواری پردہ نشین لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے جب کوئی ایسی چیز دیکھتے جس کو ناپسند فرماتے ہم آپ کے چہرہ سے کراہت کے آثار معلوم کر لیتے۔ (متفق علیہ)

۵۵۶۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ وَإِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا کبھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ ہنستے وقت ان کے حلق کا کوا نظر آتے۔ آپ مسکراتے تھے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۶۸ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَّوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (عائشہؓ) سے روایت ہے کہا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پے در پے باتیں نہیں کرتے تھے جس طرح تم کرتے ہو آپ اس طرح گفتگو فرماتے اگر کوئی گننے والا گننا چاہتا گن سکتا۔ (متفق علیہ)

۵۵۶۹ وَعَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسودؓ سے روایت ہے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کام کرتے تھے فرمایا اپنے گھر کی مہنت یعنی خدمت کرتے جس وقت نماز کا وقت آتا نماز کی طرف نکل جاتے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۷۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ

عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی دو کاموں میں سے ایک کو پسند کرنے کے متعلق نہیں کہا گیا مگر آپ آسان کو پسند فرماتے جب تک وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ دور ہو جاتے۔ آپ نے کبھی اپنے لیے کسی سے بدلہ نہیں لیا اور اگر اللہ کی کسی حرام کردہ شے کا کوئی مرتکب ہوتا محض اللہ کی رضا کے لیے اس سے انتقام لیتے

إِلَّا أَنْ يُّنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۵۵۷۱ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَأَةً وَّلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُّجَاهِدَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهٖ إِلَّا أَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (عائشہؓ) سے روایت ہے کہا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت لونڈی اور نوکر کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا مگر جبکہ اللہ کے راستہ میں جہاد کر رہے ہوں۔ آپ کو اگر کبھی کسی کی طرف سے ضرر پہنچا ہے تو آپ نے اس کا انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمتوں کو پھاڑا جائے پس خدا کے لیے بدلہ لیتے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۵۷۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ أُتِيَ فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ فَإِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِّنْ أَهْلِهٖ قَالَ دَعُوْهُ فَإِنَّهٗ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ (هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مَعَ تَغْيِيْرٍ۔)

انسؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے میں اس وقت آٹھ سال کا بچہ تھا۔ دس سال تک میں نے آپ کی خدمت کی ہے کبھی آپ نے میرے ہاتھوں کسی نقصان ہونے پر مجھے ملامت نہیں کی اگر آپ کے گھر والوں سے مجھ کو کچھ کہتا فرماتے اس کو چھوڑو اگر کچھ مقدر میں ہے ہو جائے گی۔ یہ لفظ مصابیح کے ہیں بیہقی نے شعب الایمان میں کچھ تبدیلی سے اس کو روایت کیا ہے۔

۵۵۷۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَصْفَحُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ طبعاً فحش گو تھے نہ تکلف سے فحش گوئی کرتے نہ بازاروں میں چلانے والے تھے برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے لیکن معاف کر دیتے اور درگزر کرتے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۷۴ وَعَنْ أَنَسٍ يُّحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ

انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ بیمار

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ خِطَامُهٗ لِيْفٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

کی عیادت کرتے جنازہ کے پیچھے چلتے۔ غلام کی دعوت قبول کر لیتے گدھے پر سوار ہو جاتے خیبر کے دن میں نے آپ کو ایک گدھے پر سوار دیکھا جس کی باگ پوست خرما کی تھی۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۵۷۵ ۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهٗ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهٗ وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهٗ وَيَحْلُبُ شَاتَهٗ وَيَخْدِمُ نَفْسَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں گانٹھ لیتے اپنے کپڑے سی لیتے اپنے گھر یلو کام کاج کرتے جیسے تمہارا کوئی آدمی اپنے گھر میں کام کاج کرتا ہے۔ عام آدمیوں کیطرح ایک آدمی تھے کپڑے سے جوئیں دیکھ لیتے بکریوں کا دودھ دوہ لیتے اور اپنے نفس کی خدمت کرتے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۷۶ ۲۳ وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهٗ حَدِّثْنَا اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهٗ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ اِلَيَّ فَكَتَبْتُهٗ لَهٗ فَكَانَ اِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهٗ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا اُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

خارجہؓ بن زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ زید بن ثابت کے پاس آتے اور کہنے لگے ہم سے رسول اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرو۔ وہ کہنے لگے میں آپ کا پڑوسی تھا جس وقت آپ پر وحی نازل ہوتی میری طرف پیغام بھیجتے میں آکر آپ کیلئے اس کو لکھ دیتا جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی دنیا کا ذکر کرتے جب ہم آخرت کا ذکر کرتے ہمارے ساتھ آپ بھی اس کا ذکر کرتے جب ہم کھانے کا ذکر کرتے آپ ہمارے ساتھ اس کا ذکر کرتے۔ یہ سب احوال میں تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کر رہا ہوں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۵۷۷ ۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَافَحَ

انسؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کسی شخص سے مصافحہ کرتے اپنے ہاتھ کو اس کے

الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهٗ مِنْ يَدِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْزِعُ يَدَهٗ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَّجْهِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَّجْهِهٖ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَّهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ہاتھ سے نہ کھینچتے۔ یہاں تک کہ وہ آدمی خود اپنا ہاتھ کھینچتا اور اپنا رُوئے مبارک اس سے نہ پھیرتے یہاں تک کہ وہ شخص اپنا چہرہ پھیرتا۔ کبھی آپ کو نہیں دیکھا گیا کہ آپ اپنے ہم نشینوں کے سامنے زانو آگے بڑھاتے ہوں۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۷۸ / ۲۵ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے کل کے لیے کوئی ذخیرہ جمع نہیں کرتے تھے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۵۷۹ / ۲۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دراز سکوت تھے (روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

۵۵۸۰ / ۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ فِيْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَتُّلٌ وَّتَرْسِيْلٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں ترتیل اور ترسیل تھی۔
(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۵۸۱ / ۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنَهٗ فَصْلٌ يَّحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح پے در پے باتیں نہ کرتے تھے لیکن آپ کی گفتگو کے کلمے جُدا جُدا ہوتے۔ جو آپ کے پاس بیٹھتا اس کو یاد رکھتا۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۸۲ / ۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عبداللہؓ بن حارث بن جزء سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو تبسم کرنے میں نہیں دیکھا۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۸۳ / ۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ

عبداللہؓ بن سلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ - (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

علیہ وسلم جس وقت باتیں کرنے کے لیے بیٹھتے آسمان کی طرف بہت زیادہ نگاہ اُٹھاتے۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۵۸۴/۳۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِبْرَاهِيْمُ ابْنُهُ مُسْتَرْضِعًا فِي عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَخِّنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمرو بن سعید انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو اپنے اہل وعیال پر مہربان نہیں دیکھا عوالی مدینہ میں آپ کا بیٹا دودھ پیتا تھا آپ اس کو دیکھنے کے لیے کبھی تشریف لے جاتے۔ ہم آپ کے ساتھ ہوتے گھر دھوئیں سے بھرا ہوتا اور اس کا رضاعی باپ لوہار تھا۔ آپ حضرت ابراہیم کو گود میں لیتے اور بوسہ دیتے پھر واپس تشریف لے آتے عمرو نے کہا جس وقت ابراہیم وفات پاگئے آپؐ نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے وہ شیر خوارگی میں مرا ہے جنت میں اس کی دو دایہ ہیں۔ جو دودھ پینے کی مدت کو پورا کرتی ہیں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۸۵/۳۲ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُوْدِيًّا كَانَ يُقَالُ لَهُ فُلَانٌ حِبْرٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيْرُ فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا يَهُوْدِيُّ مَا عِنْدِيْ مَا أُعْطِيْكَ قَالَ فَإِنِّيْ لَا أُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

حضرت علیؓ سے روایت ہے ایک یہودی عالم تھا اسکا نام فلاں تھا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ قرض لینا تھا جو کئی ایک دینار تھے۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا آپؐ نے فرمایا اے یہودی میرے پاس کچھ نہیں ہے جو میں تجھ کو دوں وہ کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اس وقت تک آپ سے جدا نہیں ہوں گا جب تک میرا قرض مجھے نہ دوگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں تیرے ساتھ ہی بیٹھا رہوں گا۔ آپ اس کے ساتھ بیٹھ گئے رسول اللہ

سَلَّمَ اِذًا اَجْلِسُ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهٗ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَرُّوْنَهٗ وَيَتَوَعَّدُوْنَهٗ فَقَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِيْ يَصْنَعُوْنَ بِهٖ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَهُوْدِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَنِيْ رَبِّيْ اَنْ اَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَّغَيْرَهٗ فَلَمَّا تَرَحَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَشَطْرُ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِيْ فَعَلْتُ بِكَ اِلَّا لِاَنْظُرَ اِلٰى نَعْتِكَ فِي التَّوْرٰىةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهٰذَا مَالِيْ فَاحْكُمْ فِيْهِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ وَكَانَ الْيَهُوْدِيُّ كَثِيْرَ الْمَالِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَآئِلِ النُّبُوَّةِ)

۵۵۸۲/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر عصر مغرب عشاء اور صبح کی نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس کو ڈانٹتے اور دھمکیاں دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کر رہے تھے اس کو سمجھ گئے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ایک یہودی نے آپ کو روک رکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو منع کیا ہے کہ میں کسی ذمی یا کسی اور پر ظلم کروں جب دن نکل آیا یہودی کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور میں اپنا نصف مال اللہ کی راہ میں تقسیم کرتا ہوں۔ بخدا میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ تورات میں جو آپ کی صفت لکھی ہوئی ہے اس کو آزمالوں اس میں ہے محمد بن عبداللہ ان کی جائے پیدائش مکہ ہے اور جائے ہجرت مدینہ ہے ان کا ملک شام ہے۔ بدزبان اور فحش گو نہیں ہے سخت دل اور بازاروں میں چلانے والا نہیں ہے اور نہ فحش کی وضع اختیار کرنے والا ہے اور نہ بیہودہ بات کہنے والا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک تو اللہ کا رسول ہے اور یہ مال ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کریں اور وہ یہودی بہت مالدار تھا۔

(روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ ذکر کرتے اور دیگر باتیں کم کرتے اور نماز لمبی پڑھتے

يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

اور خطبہ مختصر دیتے اور بیوہ اور مسکین کے ساتھ چلنے میں عار محسوس نہ کرتے ان کا کام پورا کر دیتے۔ روایت کیا اس کو نسائی اور دارمی نے)

۵۵۸۷/۳۴ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُّكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کی تکذیب نہیں کرتے بلکہ جو چیز تو لایا ہے اس کی تکذیب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق آیت نازل فرمائی۔ کہ وہ تجھ کو نہیں جھٹلاتے لیکن ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۸۸/۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِيْ مَلَكٌ وَّاِنَّ مُجْرَتَهٗ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَّاِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَّلِكًا فَنَظَرْتُ اِلٰى جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرَائِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ لَهٗ فَاَشَارَ جِبْرَئِيْلُ بِيَدِهٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَاْكُلُ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ اگر میں چاہوں سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں۔ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اسکی کمر کعبہ کے برابر تھی اس نے کہا تیرا رب تجھ کو سلام کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپ چاہیں تو بندہ نبی ہونا پسند کر لیں اور یا بادشاہ پیغمبر۔ میں نے جبرئیل کی طرف دیکھا انہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ تواضع اختیار کر۔ ابن عباسؓ کی ایک روایت میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کی غرض سے جبریل کی طرف دیکھا انہوں نے کہا کہ تواضع اختیار کر۔ میں نے کہا میں بندہ نبی ہونا پسند کرتا ہوں۔ عائشہؓ نے کہا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر کھانا نہ کھاتے تھے فرماتے میں اس طرح کھاتا ہوں جس طرح غلام کھاتا ہے اور میں اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح غلام بیٹھتا ہے۔

(روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

مُتَّكِأً يَقُوْلُ اٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ۔
(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

بعثت اور آغازِ وحی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۵۸۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُّوْحٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوتے مکہ میں آپ تیرہ سال ٹھہرے آپ پر وحی نازل ہوتی رہی پھر آپ کو ہجرت کا حکم ملا مدینہ میں دس سال اقامت گزیں رہے ترسیٹھ برس کی عمر میں مدینہ ہی میں وفات پائی۔
(متفق علیہ)

۵۵۹۰ وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَّسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا وَّثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے بعد مکہ میں پندرہ سال مقیم رہے آپ آواز سنتے اور سات سال تک صرف روشنی دیکھتے رہے اور کچھ نہ دیکھتے اور آٹھ سال آپکی طرف وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں دس سال رہے پینسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔
(متفق علیہ)

۵۵۹۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تَوَفّٰهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی عمر میں آپ کو فوت کرلیا۔
(متفق علیہ)

۵۵۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَّاَبُوْ بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّ

انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ترسیٹھ برس کی عمر میں فوت ہوتے۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی ترسیٹھ برس کی عمر میں فوت ہوتے۔

سِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثٌ وَّسِتِّيْنَ أَكْثَرُ۔

مسلم نے اسکو روایت کیا (امام محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ ترسیٹھ برس کی روایات بہت ہیں)

۵۵۹۳/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَّنْزِعَ إِلٰى أَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے جو آپ وحی سے شروع کیے گئے سچے خوابوں کا دیکھنا تھا۔ آپ جو خواب بھی دیکھتے اس کی تعبیر صبح کی طرح نمودار ہوتی۔ پھر آپ کی طرف تنہائی پسند کر دی گئی آپ خلوت میں رہتے آپ غارِ حرا میں چلے جاتے۔ کئی کئی راتیں وہاں عبادت میں مشغول رہتے۔ اس سے پہلے کہ اپنے گھر والوں کی طرف مائل ہوں اور اس مدت کیلئے زادِ راہ لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہؓ کی طرف آتے اور اسی قدر زادِ راہ لے جاتے حتیٰ کہ ان کے پاس حق آگیا جبکہ آپؐ غارِ حرا میں تھے۔ آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا پڑھ آپؐ نے فرمایا میں پڑھنا نہیں جانتا اس نے پکڑ کر مجھ کو دبایا کہ اسکے دبانے سے مجھے مشقت پہنچی پھر اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا میں پڑھنا نہیں جانتا اس نے مجھ کو پکڑا اور دوبارہ دبایا حتیٰ کہ اس کے دبانے سے مجھے مشقت پہنچی پھر اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے تیسری بار پکڑ کر مجھ کو دبایا کہ اس کے دبانے سے مجھ کو مشقت پہنچی پھر اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے پڑھ اور تیرا پروردگار سب سے بزرگ تر ہے جس نے قلم کے واسطہ سے انسان کو تعلیم دی وہ چیز کہ جانتا نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات کو لے کر لوٹے آپ کا دل کانپ رہا تھا آپ خدیجہؓ کے پاس گئے اور کہا مجھ کو کپڑا اوڑھا دو کپڑا اوڑھا دو انہوں نے آپ کو کپڑا اوڑھا دیا۔ آپ سے خوف دور ہوا۔ آپ نے حضرت خدیجہؓ

بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ اِلٰى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلِ ابْنِ عَمِّ خَدِيْجَةَ فَقَالَتْ لَهٗ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ اَخِيْكَ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ يَا ابْنَ اَخِيْ مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰى فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ فِيْهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِيْ اَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِيَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ الْبُخَارِيُّ

سے کہا اور تمام واقعہ بتلا دیا کہ مجھ کو اپنی جان کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے خدیجہؓ کہنے لگیں ہرگز نہیں اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو رسوا نہیں کریگا، آپ صلہ رحمی کرتے ہیں باتیں سچی کرتے ہیں بوجھ اُٹھا لیتے ہیں، محتاج کو کما کر دیتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، حق کے حادثوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہؓ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اُسے کہا اے چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے سے سنیئے کیا کہتا ہے۔ ورقہ نے کہا اے بھتیجے تو کیا دیکھتا ہے آپ نے جو کچھ دیکھا تھا اس کی خبر دی۔ ورقہ کہنے لگا یہ وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر اُترا تھا۔ اے کاش میں اس وقت جوان ہوتا۔ اے کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب تیری قوم تجھ کو مکہ سے نکال دے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھ کو نکال دیں گے۔ اس نے کہا ہاں جس شخص کے پاس بھی ایسا کچھ آیا ہے جو تمہارے پاس آیا ہے وہ دشمنی کیا گیا ہے۔ اگر مجھ کو تمہارے اس دن نے پالیا میں تمہاری بھرپور مدد کروں گا۔ تھوڑی دیر بعد ورقہ فوت ہو گئے اور وحی منقطع ہو گئی (متفق علیہ) اور بخاری نے زیادہ کیا ہے کہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وحی رُک جانے پر آپؐ کو نہایت غم ہوا کئی بار غم کی وجہ سے صبح جاتے کہ پہاڑ کی چوٹیوں پر سے گر پڑیں۔ جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے تاکہ اپنے نفس کو گرا دیں جبریل ظاہر ہوتے اور کہتے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں آپ کا اضطراب ختم ہو جاتا اور آپ کا نفس تسکین پاتا۔

حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا أَوْفٰى بِذُرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهُ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ۔

۵۵۹۴ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءَ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا حَتّٰى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ إِلٰى أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ وحی کے رُک جانے کے متعلق بیان فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں چلا جا رہا تھا۔ آسمان کی جانب سے میں نے ایک آواز سنی ناگہاں وہ فرشتہ جو حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان وزمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں بہت خوفزدہ ہو گیا یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا۔ میں اپنے گھر آیا میں نے کہا مجھ کو کپڑا اڑھا دو کپڑا اوڑھا دو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اے کپڑا اوڑھنے والے اُٹھ مخلوق کو ڈرا اپنے رب کی بڑائی بیان کر اپنے کپڑوں کو نجاست سے پاک کر اور پلیدی کو چھوڑ دے پھر وحی پے در پے آنے لگی۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ ابْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي

عائشہؓ سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے؟ آپ نے فرمایا کبھی گھنٹال کی آواز کی طرح آتی ہے اور ایسی وحی مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے وہ مجھ سے موقوف ہوتی ہے جب کہ میں اس کو یاد کر لیتا ہوں کبھی فرشتہ آدمی

مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی شکل میں میرے سامنے نمودار ہوتا ہے وہ مجھ سے کلام کرتا ہے۔ میں یاد کر لیتا ہوں جو وہ کہتا ہے۔ عائشہؓ نے کہا میں نے آپ کو دیکھا ہے سخت سردی کے دن آپ پر وحی اترتی جب موقوف ہوتی آپ کی پیشانی سے پسینہ بہ رہا ہوتا تھا۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۶ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَكَسَ رَاْسَهٗ وَنَكَسَ اَصْحَابُهٗ رُءُوْسَهُمْ فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَاْسَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس وقت وحی نازل ہوتی اس کی شدت کی وجہ سے آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا۔ ایک روایت میں ہے آپ اپنا سر جھکا لیتے اور آپ کے صحابہ بھی سر جھکا لیتے۔ جب وحی آپ سے منقطع ہوتی اپنا سر اٹھاتے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۹۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّخْرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ اَبُوْ لَهَبٍ وَّقُرَيْشٌ فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ صَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِيْ

ابن عباسؓ سے روایت ہے جس وقت یہ آیت اتری کہ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے یہاں تک کہ صفا پر چڑھ گئے اور بلانا شروع کیا اے بنو فہر اے بنو عدی قریش کے قبائل کو پکارنے لگے وہ سب جمع ہو گئے جو شخص خود نہ آتا اپنا نمائندہ بھیج دیتا تاکہ دیکھے کیا ہے ابولہب آیا اور قریش کے دوسرے لوگ بھی۔ فرمایا بتلاؤ اگر میں تم کو خبر دوں کہ اس پہاڑ کی جانب سے سواروں کا ایک لشکر نکلا ہے ایک روایت میں ہے کہ جنگل میں سوار ہیں جو تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ کیا تم میری اس بات کو سچ مان لو گے وہ کہنے لگے ہاں ہم نے ہمیشہ آپ پر سچ ہی کا تجربہ کیا ہے فرمایا سخت عذاب سے پہلے میں تم کو ڈرا رہا

تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہوں۔ ابولہب کہنے لگا تجھ کو ہلاکی ہو تو نے اس لیے ہم کو جمع کیا تھا اس وقت یہ سورت نازل ہوئی۔ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ اِذْ قَالَ قَآئِلٌ اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى جَزُوْرِ اٰلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ اِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهٗ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى فَاطِمَةَ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى اَلْقَتْهُ عَنْهُ وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلٰثًا وَّكَانَ اِذَا دَعَا دَعَا ثَلٰثًا وَّاِذَا سَاَلَ سَاَلَ ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَّ

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے قریش کے سردار اپنی اپنی مجلسوں میں بیٹھے ہوتے تھے ایک کہنے لگا تم میں سے کون فلاں آدمی کے ذبح کردہ اونٹ کے پاس جائے اس کی نجاست خون اور بچہ دانی لاکر جس وقت آپ سجدہ کریں آپ کے کندھوں کے درمیان رکھ دے ان میں سے ایک بدبخت شخص اُٹھ کھڑا ہوا جب آپ نے سجدہ کیا لاکر اس نے آپ کے کندھوں کے درمیان رکھدی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پڑے رہے۔ وہ ہنس ہنس کر ایک دوسرے پر گرنے لگے ایک شخص نے جاکر حضرت فاطمہؓ کو اطلاع کردی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ہی میں پڑے ہوتے تھے۔ انہوں نے آکر اُسے آپ سے دُور کیا اور ان کی طرف متوجہ ہوتیں ان کو گالیاں دیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی فرمایا اے اللہ قریش کو پکڑ لے تین بار یہ دعا کی جب آپ دعا کرتے تھے تین بار کرتے تھے اور جب مانگتے تین مرتبہ مانگتے اے اللہ ہشام بن عمرو کو پکڑ۔ عتبہ بن ربیعہ کو، شیبہ بن ربیعہ کو، ولید بن عتبہ کو امیہ بن خلف کو عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ بن ولید کو پکڑ لے۔ عبداللہ نے کہا میں نے ان کو بدر کے دن دیکھا کہ قتل ہو کر گرے ہوتے ہیں ان کو کھینچ کر قلیب بدر میں ڈالا گیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ

عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وسلم نے فرمایا کنویں والوں پر لعنت مسلط کر دی گئی ہے۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرَئِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ أَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي

عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول آپؐ پر اُحد کے دن سے بڑھ کر بھی سخت دن آیا ہے فرمایا تیری قوم سے مجھ کو بہت تکلیف پہنچی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے عقبہ کے دن پہنچی جب میں نے ابن عبد یالیل بن کلال پر اپنے نفس کو پیش کیا جو میں نے اس کو دعوت پیش کی اس نے قبول نہ کی۔ میں نہایت غمگین و پریشان حال جس طرف سے آیا تھا۔ قرن ثعالب میں پہنچ کر مجھے پتہ چلا میں نے اپنا سر اُٹھایا ایک ابر نے مجھ پر سایہ کر لیا تھا میں نے دیکھا ناگہاں اس میں جبریل تھے۔ انہوں نے مجھ کو آواز دی اور کہا اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کی بات اور جو انہوں نے جواب دیا ہے سُن لیا ہے آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے تاکہ ان کے متعلق جس طرح چاہیں اس کو حکم دیں مجھ کو پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی مجھ کو سلام کیا پھر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کی بات سُن لی ہے میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں مجھ کو تیرے رب نے تیری طرف بھیجا ہے اگر تو حکم دے میں دو خشبین پہاڑوں کو ان پر ڈھانک دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بِاَمْرِكَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں اُمید کرتا ہوں کہ ان کی پشتوں سے اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو نکالے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ (متفق علیہ)

۵۶۰۰ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَّشُجَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَاْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهٗ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انسؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک اُحد کے دن توڑ دیا گیا اور سر زخمی ہو گیا آپ اُس سے خون پونچھتے تھے اور فرماتے تھے وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کا دانت توڑا اور سر زخمی کیا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۶۰۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہوگا جس نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا کیا اپنے دانتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اس آدمی پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہے جس کو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اللہ کا رسول قتل کر دے۔ (متفق علیہ)

(وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ)

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۶۰۲ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ نازل ہوئی انہوں نے کہا میں نے جابرؓ سے یہ سوال

یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ کون سا حصہ قرآن پاک سے پہلے نازل ہوا فرمایا یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں سب سے پہلے سورۃ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ

بِاسْمِ رَبِّكَ فَقَالَ اَبُوْسَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ لِيْ فَقَالَ لِيْ جَابِرٌ لَآ اُحَدِّثُكَ اِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءَ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَّ نَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَّ نَظَرْتُ عَنْ خَلْفِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ شَيْئًا فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ وَصَبُّوْا عَلَيَّ مَآءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کیا تھا انہوں نے ایسا ہی جواب دیا تھا۔ میں نے بھی اُسے اسی طرح کہا تھا جس طرح تو نے کہا ہے۔ جابرؓ نے مجھے کہا میں تجھے وہی حدیث بیان کر رہا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی آپ نے فرمایا ایک مہینہ میں حرا میں خلوت میں رہا۔ جب میں اپنی خلوت پوری کر چکا نیچے اُترا مجھے آواز دی گئی میں نے اپنی دائیں جانب دیکھا مجھے کچھ نظر نہ آیا اپنی بائیں جانب دیکھا کچھ نظر نہ آیا پیچھے دیکھا کچھ دکھائی نہ دیا۔ میں نے اپنا سر اُٹھایا میں نے ایک شی دیکھی۔ میں خدیجہؓ کے پاس آیا میں نے کہا مجھ کو کپڑا اوڑھا دو انہوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالا پھر یہ آیت اتری اے چادر اوڑھنے والے کھڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک وصاف کر اور ناپاکی کو چھوڑ۔ یہ نماز فرض ہونے سے پہلے تھا۔

(متفق علیہ)

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

علاماتِ نبوّت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۶۰۳ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَ هُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَهٗ فَصَرَعَهٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطٰنِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهٗ فِيْ طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ

انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل آئے۔ آپ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ جبریل نے آپ کو پکڑ کر چت لٹایا۔ آپ کے دل کو چیرا اور آپ کے دل سے علقہ نکالا اور کہا یہ شیطان کا حصّہ ہے۔ پھر آپ کے دل کو سونے کے طشت میں زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر جبریل نے دل اپنی جگہ رکھ کر دوبارہ ملا دیا اور لڑکے آپؐ کی

بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَأَمَّهٗ وَاَعَادَهٗ فِیْ مَکَانِهٖ وَجَآءَ الْغِلْمَانُ یَسْعَوْنَ اِلٰی اُمِّهٖ یَعْنِیْ ظِئْرَهٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَکُنْتُ اَرٰی اَثَرَ الْمِخْیَطِ فِیْ صَدْرِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

والدہ کی طرف آئے (والدہ سے مراد دایہ حلیمہؓ ہے) انہوں نے کہا کہ محمدؐ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ لوگ آپ کے پاس آئے اور آپ کا رنگ متغیر تھا۔ انسؓ نے کہا میں نے آپ کے سینہ میں سوئی کے سینے کا نشان دیکھا تھا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۰۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَکَّةَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُهٗ الْاٰنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس پتھر کو اب بھی پہچانتا ہوں جو مکہ میں میرے نبی بننے سے پہلے مجھ کو سلام کیا کرتا تھا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۰۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ اَهْلَ مَکَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرِیَهُمْ اٰیَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَیْنِ حَتّٰی رَاَوْا حِرَآءً بَیْنَهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے آپؐ سے کسی نشانی کا سوال کیا تو آپؐ نے چاند کو دو ٹکڑے کر دکھایا اور انہوں نے حرا پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔ (متفق علیہ)

۵۶۰۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَیْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے چاند دو ٹکڑے ہوا اُن میں سے ایک پہاڑ پر رہا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے نیچے۔ آپؐ نے کافروں کو فرمایا گواہ ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

۵۶۰۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ هَلْ یُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَّجْهَهٗ بَیْنَ اَظْهُرِکُمْ فَقِیْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللّٰتِ وَالْعُزّٰی لَئِنْ رَاَیْتُهٗ یَفْعَلُ ذٰلِکَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ محمدؐ اپنے چہرہ کو تمہارے سامنے خاک آلودہ کرتا ہے جواب ملا ہاں ابوجہل نے کہا لات اور عزیٰ کی قسم اگر میں نے اس کو یہ کام کرتے دیکھ لیا تو میں اس کی گردن روند

لَاَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَأَ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَمَا فَجِئَهُمْ مِّنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَ يَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ مَالَكَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِّنْ نَّارٍ وَّ هَوْلًا وَّ اَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۰۸ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ اٰخَرُ فَشَكَا اِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَاَيْتَ الْحِيْرَةَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ يَّطْلُبُ مَنْ يَّقْبَلُهٗ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَّقْبَلُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ يُّتَرْجِمُ لَهٗ فَلَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ

ڈالوں گا۔ ابوجہل آپؐ کے پاس آیا اس حال میں کہ آپؐ نماز ادا کر رہے تھے اُس نے آپؐ کی گردن پر پاؤں رکھنے کا قصد کیا تو گھبراہٹ کی وجہ سے وہ جلدی جلدی اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹنے لگا اور اپنے ہاتھوں سے بچاؤ کرتا تھا۔ کہا گیا تجھ کو کیا ہو گیا ابوجہل نے کہا میرے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان آگ کی خندق کھود دی گئی ہے اور خوف ہے اور بازو ہیں آپؐ نے فرمایا اگر ابوجہل میرے قریب ہو جاتا تو فرشتے اسکو ایک ایک ٹکڑا کر کے پکڑ لیتے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ ایک دن میں آپؐ کے پاس تھا اچانک ایک شخص آیا اس نے فاقہ کی شکایت کی۔ پھر آپؐ کے پاس ایک اور شخص آیا تو اُس نے رہزنی کی شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا اے عدی تو نے حیرہ شہر دیکھا ہے اگر تیری زندگی لمبی ہو تو تُو ایک عورت کو دیکھے گا کہ وہ حیرہ سے کوچ کرے گی تاکہ بیت اللہ کا طواف کرے تو خدا کے سوا کسی سے خوفزدہ نہیں ہو گی۔ اور اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو کسریٰ کے خزانے فتح کئے جائیں گے اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو ایسا زمانہ پائیگا کہ ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر قبول کرنے والے کو تلاش کرے گا مگر اس کو قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ اور اللہ سے ایک تمہارا ملاقات کرے گا اللہ اور اس بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔ اللہ فرمائیگا کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجے کہ وہ تجھ کو میرے احکام پہنچاتے رہے ہیں یہ کہے گا کیوں نہیں۔ اللہ فرمائے گا کیا میں نے تجھ کو مال نہیں دیا اور احسان نہیں کیا وہ کہے گا کیوں نہیں تو وہ اپنی دائیں بائیں جانب نظر دوڑائے گا تو جہنم کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا

رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَّ اُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَلْيَنْظُرْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرْ عَنْ يَّسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرٰى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِلْءُ كَفِّهٖ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے سے ہو۔ جو شخص کھجور نہ پائے تو وہ عمدہ کلام سے۔ عدی نے کہا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اس نے حیرہ شہر سے کوچ کیا تاکہ خانہ کعبہ کا طواف کرے وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی اور میں اُن لوگوں میں تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے اگر تمہاری عمر دراز ہو تو اس چیز کو دیکھو گے جو فرمائی نبی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سونے یا چاندی کی مٹھی بھرے نکلے گا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۰۹ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْنَا اَلَا تَدْعُوا اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهٗ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ فَوْقَ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَّعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ

خبابؓ بن ارت سے روایت ہے کہ ہم نے شکوہ کیا آپ کی طرف اس حال میں کہ آپؐ کعبہ کے سائے میں کمبل پر ٹیک لگائے ہوتے تھے اور ہم نے مشرکوں سے بہت تکلیف پائی تھی۔ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول کیا آپؐ اللہ سے دُعا نہیں کرتے آپؐ اُٹھ بیٹھے اور آپؐ کا چہرہ مبارک سُرخ تھا۔ فرمایا پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کے لئے گڑھا کھودا جاتا اور اس کو اُس میں رکھ کر آرے سے چیرا جاتا تو یہ عذاب اس کے دین سے مانع نہ ہو سکتا۔ اور ایک شخص کو لوہے کی کنگھی کی جاتی ہڈیوں اور پٹھوں پر مگر یہ عذاب اس کو دین سے نہ پھیر سکتا۔ خدا کی قسم یہ دین اس وقت پُورا ہو گا کہ ایک سوار صنعاء سے

عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَآءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرموت تک چلے گا تو وہ خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا یا بھیڑیئے سے اپنی بکریوں پر لیکن تم بہت جلدی کرتے ہو۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ حرام بنتِ ملحان کے پاس تشریف لاتے۔ اُمّ حرام عبادہ بن صامت کی بیوی تھیں ایک دن آپؐ اُمّ حرام کے پاس تشریف لائے۔ اُمّ حرام نے آپ کو کھانا کھلایا پھر اُمّ حرام آپؐ کے سر مبارک کی جوئیں دیکھنے لگیں۔ آپؐ سو گئے پھر آپ جاگے اور ہنس رہے تھے۔ اُمّ حرام نے کہا اے اللہ کے رسول کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ آپؐ نے فرمایا کہ میری اُمت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کئے گئے کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ دریا کی پشت پر سوار ہوتے ہیں۔ بادشاہوں کے تختوں پر سوار ہونے کی مانند میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا فرمائیے کہ اللہ مجھ کو اُن میں سے کرے۔ حضورؐ نے ام حرام کے لئے دعا فرمائی پھر اپنا سر مبارک رکھا اور سو گئے۔ پھر دوبارہ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے کہا آپ کو کس چیز نے ہنسایا فرمایا کہ میری اُمت کے کچھ لوگ جہاد کرتے ہوئے مجھ پر پیش کئے گئے۔ میں نے کہا میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھ کو اُن میں سے کرے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو پہلوں میں سے ہے۔ ام حرام حضرت معاویہؓ کے وقت دریا

فَصُرِعَتْ عَنْ دَآبَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دریا میں سوار ہوئیں۔ ام حرام سمندر سے نکلتے وقت گر کر ہلاک ہوئیں۔ (متفق علیہ)

۵۶۱۱/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ يَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَسَمِعَ سُفَهَآءَ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَّجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ اَنِّيْ رَاَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهٗ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَهَلْ لَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَآءِ فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَآءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَآءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهٗ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بَلَغْنَا نَاعُوْسَ الْبَحْرِ وَذَكَرَ حَدِيْثًا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ضماد نامی ایک شخص مکہ میں آیا اور وہ ازد شنوءۃ سے تھا۔ وہ ضماد منتر پڑھتا آسیب سے۔ ضماد نے مکہ کے بیوقوفوں کو یہ کہتے سنا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دیوانہ ہے۔ ضماد نے کہا اگر میں اس شخص کو دیکھوں تو شاید میں اس کا علاج کروں اور اللہ اس کو شفا عطا فرمائے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ ضماد آنحضرت سے ملا اور کہنے لگا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آسیب کے لئے منتر پڑھتا ہوں کیا آپ بھی چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور ہم سب اس کی تعریف بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں جس کو اللہ راہ دکھلا دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے تو اس کو کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد ضماد نے کہا آپ یہ کلمات دوبارہ فرمایئے آپؐ نے دوبارہ انہی کلموں کو پڑھا تین دفعہ۔ ضماد نے کہا کہ میں نے کاہنوں اور ساحروں اور شاعروں کا قول سنا ہے لیکن آپؐ کے ان کلموں جیسے کبھی نہیں سنے جو کہ بڑی فصاحت اور بلاغت کے حامل ہیں۔ آپؐ اپنا ہاتھ دراز فرمائیں تاکہ میں آپؐ کی بیعت کروں ابن عباسؓ نے کہا کہ ضماد نے بیعت کی (روایت کیا اس کو مسلم نے) اور مصابیح کے

أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرٰى وَالْآخَرُ لَتُفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ۔

(وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي)

بعض نسخوں میں ہے بغنا ناعوس البحر اور ابوہریرہؓ کی دونوں حدیثیں ذکر کی گئیں اور جابر بن سمرہ کی روایت میں ہے کہ ہلاک کسریٰ اور دوسری حدیث میں لتفتحن عصابۃ ہے باب الملاحم میں۔

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۶۱۲/۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيْهِ إِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيْءَ بِكِتَابٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ إِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ بُصْرٰى إِلٰى هِرَقْلَ وَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالُوْا نَعَمْ قَدْ عِيْتُ فِي نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُوْنِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوْا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَّهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي

ابن عباس سے روایت ہے کہ ابوسفیان بن حرب نے مجھ کو حدیث بیان کی خود اپنی زبان سے ابوسفیان نے کہا کہ میں نے اس مدت میں سفر کیا جو کہ میرے اور آپؐ کے درمیان تھی یعنی صلح حدیبیہ میں میں شام میں تھا کہ آپؐ نے ہرقل کی طرف خط ارسال کیا حضرت ابوسفیان نے کہا کہ دِحیہ کلبی وہ خط لائے۔ دحیہ کلبی نے امیر بصری کو خط پہنچا دیا تو امیر بصری نے وہ خط ہرقل کے پاس پہنچایا۔ ہرقل نے کہا اس شخص کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے جو نبوّت کا مدعی ہے لوگوں نے کہا ہاں میں قریش کی جماعت میں بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے پاس آئے اور ہم ہرقل کے سامنے بٹھائے گئے۔ ہرقل نے کہا تم میں سے کون اس شخص کے نسباً قریب ہے جو نبوّت کا مدعی ہے حضرت ابوسفیان نے کہا میں۔ مجھ کو اس نے اپنے ساتھ بٹھا لیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا پھر ترجمان کو بلایا۔ ہرقل نے مترجم کو کہا کہ ابوسفیان کے یاروں کو یہ بات بتا دے کہ میں ابوسفیان سے اس شخص کے متعلق سوال کروں گا جو کہ نبوّت کا مدعی ہے۔ اگر ابوسفیان جھوٹ بولے تو تم سب اس کو جھٹلا دو۔ ابوسفیان نے کہا کہ اللہ کی قسم

يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ
قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَ اَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ
اَنْ يُّؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهٗ ثُمَّ
قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ
قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ
كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ
فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ
اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَ مَنْ
يَّتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَآؤُهُمْ
قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَآؤُهُمْ قَالَ
اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا
بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ
عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً
لَّهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ
اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا
وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا وَ نُصِيْبُ مِنْهُ
قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَ نَحْنُ مِنْهُ فِيْ
هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ
فِيْهَا قَالَ وَ اللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ
اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ قَالَ فَهَلْ
قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا
ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَّهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُكَ
عَنْ حَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ
ذُوْ حَسَبٍ وَّ كَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ
اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ

اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ میرے جھوٹ کو ظاہر کیا جائے گا تو میں اس پر جھوٹ بولتا۔ ہرقل نے اپنے ترجمان کو کہا کہ ابوسفیان سے آنحضرتؐ کے حسب نسب کے متعلق سوال کر۔ میں نے کہا وہ صاحبِ حسب ہے۔ ہرقل نے کہا کہ اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے میں نے جواب دیا کہ نہیں، ہرقل نے کہا کیا اس دعویٰ سے پہلے اس پر کبھی کسی نے جھوٹ کی تہمت لگائی ہے؟ میں نے کہا نہیں، ہرقل نے کہا کیا مالدار لوگ انکی پیروی کرتے ہیں یا کمزور۔ میں نے کہا کمزور لوگ۔ ہرقل نے کہا کیا ایمان لانیوالوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے یا کم؟ ابوسفیان نے کہا بلکہ زیادہ ہوتے ہیں۔ ہرقل نے کہا اس کے دین سے کوئی مرتد بھی ہوا ہے اس سے ناراض ہونے کی وجہ سے ابوسفیان نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا تم نے اس سے لڑائی کی ہے۔ ابوسفیان نے کہا ہاں۔ ہرقل نے کہا پھر تمہاری لڑائی کس طرح رہی۔ ابوسفیان نے کہ ہماری لڑائی کی مثال ڈول کی ہے۔ کبھی وہ کامیاب ہوتا ہے کبھی ہم۔ ہرقل نے کہا کیا کبھی اس نے عہد شکنی بھی کی میں نے کہا نہیں البتہ اس صلح میں ہم نہیں جانتے کیا کرے گا۔ ابوسفیانؓ نے کہا اللہ کی قسم مجھے کوئی ایسی بات جو آپ کے خلاف ہو کہنی ممکن نہ ہوئی اس کے سوائے۔ ہرقل نے کہا اس سے پہلے بھی کسی نے یہ دعویٰ کیا ہے میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے اپنے مترجم کو کہا کہ ابوسفیان کو یہ بات کہہ دے کہ میں نے اس شخص کا حسب پوچھا تو تو نے کہا کہ وہ ہم میں حسب والا ہے تو اسی طرح سب پیغمبر اپنی قوموں کے حسب والوں میں مبعوث ہوتے اور میں نے تجھ سے اس کے اباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہونے کے متعلق پوچھا تو نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں نے کہا اگر اس کے باپ دادا سے کوئی

فِيْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ
لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ
يَّطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ
اَضُعَفَاۤؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ
ضُعَفَاۤؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَ
سَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ
قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا
فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ
عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى
اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ
عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً
لَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ
اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهٗ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ
هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ
اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ
حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ
فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ
الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُّدَالُ
مِنْكُمْ وَتُدَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ
تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ
هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَ
كَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ
قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ
اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ
اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ اِئْتَمَّ بِقَوْلٍ
قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَاْمُرُكُمْ

بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ اپنے باپ دادا کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور میں نے اس کے تابعداروں کے متعلق سوال کیا کیا ضعیف لوگ ہیں یا سردار تو نے کہا بلکہ ضعیف لوگ ہیں۔ میں نے کہا ہمیشہ ضعفا نے ہی رسولوں کی تابعداری کی ہے۔ میں نے سوال کیا کیا تم نے کبھی اس کو متہم کیا ہے جھوٹ سے اس کے یہ بات کہنے سے پہلے۔ تو نے جواب دیا کہ نہیں مجھ کو علم ہوا کہ جو لوگوں پر جھوٹ نہیں بولتا ہے وہ اللہ پر بھی جھوٹ نہیں بول سکتا پھر میں نے سوال کیا کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی مرتد بھی ہوا تو نے کہا نہیں ایمان اسی طرح ہے جب اس کی لذت دلوں میں جگہ کر جائے۔ میں نے اس کے تابعداروں کے متعلق سوال کیا کہ وہ کم ہوتے ہیں یا زیادہ تو نے جواب دیا زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ اسی طرح دین و ایمان زیادہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ کامل ہو جائے میں نے تجھ سے لڑائی کے متعلق سوال کیا تو نے جواب دیا کہ ہماری اور اس کی لڑائی ڈولوں کی مانند ہے۔ کبھی وہ غالب رہتا ہے اور کبھی تم غالب رہتے ہو۔ پیغمبروں کو اسی طرح آزمایا جاتا ہے پھر آخر کار پیغمبروں کے لئے ہی فتح ہوتی ہے۔ اور میں نے سوال کیا کیا کبھی اس نے عہد شکنی کی ہے تو نے جواب دیا نہیں تو پیغمبر ایسے ہی ہوتے ہیں وہ عہد شکنی نہیں کرتے۔ میں نے تجھ سے پوچھا یہ بات اس سے پہلے بھی کسی نے کہی ہے تو نے جواب دیا کہ نہیں اگر اس سے پہلے کسی نے یہ بات کی ہوتی تو میں کہتا اس نے اس کی پیروی کی ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ ہرقل نے سوال کیا کہ وہ کس چیز کا حکم کرتا ہے۔ میں نے کہا وہ

قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَّقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَّلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَآءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهٗ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) فَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ۔

ہم کو نماز اور زکوٰۃ اور صلہ رحمی اور حرام سے بچنے کے متعلق حکم دیتا ہے۔ ہرقل نے کہا اگر یہ بات سچ ہے جو تو کہتا ہے تو وہ سچا نبی ہے اور میں یہ جانتا تھا کہ ایک نبی پیدا ہونے والا ہے لیکن میں یہ نہ جانتا تھا کہ وہ تم سے ہوگا۔ اگر میں جانتا کہ میں اس تک پہنچ سکوں گا تو میں اس سے ملاقات کرتا۔ اگر میں اُن کے پاس ہوتا تو میں اُن کے قدم دھوتا اور اس کی حکومت کو غلبہ حاصل ہوگا میرے پاؤں کے نیچے والی زمین پر۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اس کو پڑھا۔ متفق علیہ اور یہ حدیث باب الکتاب الی الکفار میں گذر چکی۔

بَابُ فِي الْمِعْرَاجِ

معراج کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۶۱۳/۱ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيْدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَانًا

قتادہؓ سے روایت ہے اس نے انسؓ بن مالک سے اس نے مالکؓ بن صعصعہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حدیث بیان کی اس رات کی جب آپ کو لے جایا گیا۔ فرمایا اس وقت میں حطیم میں تھا اور بعض وقت کہا کہ میں لیٹا ہوا تھا کہ میرے پاس آنے والا آیا اس نے میرے سینے کو نحر سے شعر تک چیر دیا اور میرے دل کو نکالا اور میرے پاس ایمان بھرا سونے کا طشت لایا گیا۔ میرے دل کو دھویا گیا اور ایمان سے بھرا گیا پھر اُسی جگہ لوٹایا گیا۔ ایک روایت میں ہے میرے دل کو آبِ زمزم سے دھویا گیا اور ایمان و حکمت سے بھرا گیا۔ پھر میرے پاس ایک سفید رنگ

وَّحِكْمَةً ثُمَّ أُتِيتُ بِدَآبَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ
وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ
يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ
فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرَئِيْلُ
حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ
قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَ
مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ
اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا
فِيْهَآ اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَآ اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ
صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ
فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ
قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ
وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ
مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ
فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَ
هُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَ
هٰذَا عِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ
فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى
السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ
مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ
مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ
اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ

کا جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اس کا نام براق ہے۔ اس کا قدم رکھنا نظر کی انتہا تک تھا۔ اس پر مجھ کو سوار کیا گیا اور میرے ساتھ جبریل بھی چلے جب آسمان دنیا تک پہنچے تو جبریل نے دروازہ کھولنے کی اجازت طلب کی پوچھا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون جواب دیا میں جبریل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا گیا کوئی ان کی طرف بھیجا گیا ہے۔ جبریل نے کہا ہاں فرشتوں نے کہا مرحبا کہ اچھا آنے والا آیا اور آسمان کا دروازہ کھولا گیا جب میں داخل ہوا تو اس میں حضرت آدمؑ تھے جبریل نے کہا یہ تمہارے باپ حضرت آدم ہیں۔ ان کو سلام کرو۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے اس کا جواب دیا اور کہا نیک بیٹے کے لئے مرحبا اور صالح نبی کے لئے۔ پھر جبریل دوسرے آسمان پر لے گئے پھر دروازہ کھولنے کو کہا۔ کہا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے۔ جبریل نے کہا میں جبریل ہوں اور میرے ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ کہا گیا اس کی طرف کوئی بھیجا گیا تھا جبریل نے کہا ہاں فرشتوں نے کہا کہ مرحبا آنے والا تو آیا پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب میں داخل ہوا وہاں حضرت یحییٰؑ اور عیسیٰؑ جو کہ خالہ زاد بھائی تھے۔ جبریل نے کہا یہ یحییٰؑ اور عیسیٰؑ ہیں۔ ان کو سلام کریں میں نے ان کو سلام کیا دونوں نے سلام کا جواب دیا۔ دونوں نے کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو۔ پھر جبریلؑ مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے چڑھے پھر دروازہ کھلوایا۔ کہا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے۔ جبریل نے کہا میں جبریل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

الْمَجِيءَ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا
يُوسُفُ قَالَ هٰذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ
بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ
قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ
إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ
الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا
إِدْرِيسُ فَقَالَ هٰذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ
صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ
فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ
قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ
وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا
بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هٰذَا هَارُونُ
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ
السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا
قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ
فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى قَالَ

ہیں۔ کہا گیا ان کی طرف کوئی بھیجا گیا ہے۔ جبرئیل نے کہا ہاں فرشتوں نے کہا مرحبا کہ اچھا آنے والا آیا۔ اور دروازہ کھولا گیا جب میں داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسفؑ تھے۔ جبریل نے کہا یہ یوسفؑ ہیں ان کو سلام کہو میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا انہوں نے کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو مرحبا۔ پھر مجھے چوتھے آسمان کی طرف لے جایا گیا۔ دروازہ کھولنے کو کہا۔ کہا گیا کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے؟ جبریل نے کہا میں جبریل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا گیا ان کی طرف کوئی بھیجا گیا تھا۔ کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا۔ انکو مرحبا ہو۔ اچھا ہے آنا۔ دروازہ کھولا گیا جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریسؑ تھے۔ جبریل نے کہا یہ ادریسؑ ہیں ان کو سلام کہو میں نے سلام کیا انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا مرحبا ہو بھائی صالح اور نبی صالح کو۔ پھر مجھے اوپر لے جایا گیا پانچویں آسمان پر۔ جبریلؑ نے مطالبہ کیا دروازہ کھولنے کا کہا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون؟ جبریل نے کہا میں جبریل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ کہا گیا کیا ان کی طرف کوئی بھیجا گیا تھا؟ جبریل نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا مرحبا ہو اچھا آنا۔ دروازہ کھولا گیا۔ جب میں وہاں داخل ہوا وہاں حضرت ہارونؑ تھے۔ جبریل نے کہا یہ حضرت ہارونؑ ہیں ان کو سلام کہو میں نے سلام کیا اور انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا مرحبا ہو بھائی اور نبی صالح کو پھر مجھے چھٹے آسمان کی طرف لے جایا گیا اور دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا گیا تو کہا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے کہا میں جبریل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ

هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى قِيْلَ
لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ اَبْكِيْ لِاَنَّ غُلَامًا
بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ
اَكْثَرُ مِمَّنْ يَّدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِيْ ثُمَّ
صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ
جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ
قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَ
قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا
بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اِبْرٰهِيْمُ
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ
السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ
الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ
وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ
هٰذِهٖ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا اَرْبَعَةُ
اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ
قُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ اَمَّا
الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَ اَمَّا
الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ
لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَآءٍ
مِّنْ خَمْرٍ وَّاِنَآءٍ مِّنْ لَّبَنٍ وَّاِنَآءٍ مِّنْ
عَسَلٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ قَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ
اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ

علیہ وسلم ہیں کہا گیا کہ اس کی طرف کوئی بھیجا گیا تھا۔
جبریل نے کہا ہاں۔ مرحبا ہو اچھا ہے آنا۔ دروازہ کھولا
گیا جب میں اس میں داخل ہوا تو وہاں موسیٰ علیہ السلام
تھے۔ جبریل نے کہا یہ موسیٰ ہیں ان کو سلام کرو میں نے
اُن کو سلام کیا انہوں نے اس کا جواب دیا۔ پھر یہ بات
کہی بھائی صالح اور نبی صالح کو مرحبا ہو۔ جب میں آگے
بڑھا موسیٰؑ رو پڑے موسیٰؑ کو کہا گیا تجھ کو کس چیز نے رُلایا
موسیٰؑ نے کہا میں اس لئے رویا کہ میرے بعد ایک نوجوان
لڑکا نبی بنا کر بھیجا گیا اس کی اُمت میری اُمت سے
زیادہ جنت میں داخل ہوگی۔ پھر جبریل مجھ کو لیکر ساتویں
آسمان کی طرف چلے جبریل نے دروازہ کھلوانے کو کہا تو
پوچھا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے۔ جبریل نے
کہا میں جبریل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں۔ کہا گیا کیا اس کی طرف کوئی بھیجا گیا ہے جبریل نے
کہا ہاں۔ کہا گیا مرحبا ہو ان کو اچھا ہے ان کا آنا۔ جب
میں ساتویں آسمان تک پہنچا تو وہاں حضرت ابراہیمؑ تھے
جبریلؑ نے کہا یہ تمہارے باپ ابراہیمؑ ہیں ان کو سلام کرو
میں نے اُن کو سلام کیا۔ اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔
مرحبا بیٹے صالح اور نبی صالح پھر میں سدرۃ المنتہیٰ کی
طرف لے جایا گیا کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے بیر حجر شہر
کے مٹکوں کی مانند تھے اور اس کے پتے ہاتھیوں کے
کانوں کے برابر تھے۔ جبریل نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ
ہے تو وہاں چار نہریں تھیں دو پوشیدہ اور دو ظاہر
میں نے کہا جبریل یہ کیا ہے۔ جبریل نے کہا یہ دو نہریں
پوشیدہ جنت میں ہیں اور دو ظاہر نہریں نیل اور فرات
ہیں پھر مجھ کو بیت المعمور دکھایا گیا پھر میرے لئے ایک

عَلَى الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَّاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلٰوةٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّاِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ قَالَ سَاَلْتُ رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنِّيْ اَرْضٰى وَاُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ اَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ

پیالہ شراب کا اور ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا اور تیسرا شہد کا تو میں نے دودھ والے پیالے کو پکڑ لیا۔ جبریل نے کہا یہ فطرت ہے تو اس پر ہوگا اور تیری امت پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں میں اپنے پروردگار کی درگاہ سے واپس لوٹا تو موسیٰ پر میرا گذر ہوا۔ موسیٰ نے کہا کس عبادت کے متعلق تم کو حکم کیا گیا میں نے کہا ہر دن میں پچاس نمازوں کا۔ موسیٰ نے کہا تیری امت نہیں ادا کر سکے گی پچاس نمازیں ہر دن میں۔ اللہ کی قسم میں نے آپ سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے اور مجھے بنی اسرائیل کا بہت تجربہ ہے آپ اپنے رب کے پاس جائیں اور تخفیف کا سوال کریں اپنی امت کے لئے۔ میں لوٹا اور مجھ سے دس نمازیں کم کی گئیں۔ پھر میں لوٹا موسیٰ کی طرف تو حضرت موسیٰ نے اسی طرح کہا۔ میں اپنے پروردگار کے پاس گیا اور پہلی بار کی طرح اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کیا اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر موسیٰ کے پاس گیا انہوں نے اسی طرح پھر کہا۔ پھر میں اپنے پروردگار کی طرف گیا اور مجھ سے دس نمازیں کم کر دی گئیں اور مجھ کو ہر دن میں دس نمازوں کا حکم کیا گیا پس میں لوٹا موسیٰ کی طرف انہوں نے پہلے کی طرح کہا میں دوبارہ لوٹا پروردگار کی طرف اور مجھ کو ہر دن میں پانچ نمازوں کا حکم ہوا۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا موسیٰؑ نے کہا کتنی نمازوں کا حکم ہوا۔ فرمایا آپؐ نے پانچ نمازوں کا ہر دن میں حکم ہوا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ کی امت ہر دن میں پانچ نمازوں کی بھی طاقت نہیں رکھے گی اور میں نے آپ سے پہلے لوگوں کو آزمایا اور میں نے بنی اسرائیل کا سخت تجربہ کیا ہے آپ اپنے رب کی طرف دوبارہ جائیں اور اپنی امت کیلئے تخفیف کا سوال کریں۔ آنحضرتؐ نے کہا میں نے اپنے رب سے اتنی بار سوال کیا کہ اب مجھ کو شرم آتی ہے۔ اب میں راضی ہو گیا اور میں نے تسلیم کر لیا حضرتؐ نے فرمایا کہ جس وقت میں اس مقام سے گذرا تو منادی

عِبَادِیْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

کرنیوالے نے کہا میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی (متفق علیہ)

۵۶۱۴ وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِیْتُ بِالْبُرَاقِ وَھُوَ دَآبَّۃٌ اَبْیَضُ طَوِیْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ یَقَعُ حَافِرُہٗ عِنْدَ مُنْتَھٰی طَرْفِہٖ فَرَکِبْتُہٗ حَتّٰی اَتَیْتُ بَیْتَ الْمُقَدَّسِ فَرَبَطْتُہٗ بِالْحَلْقَۃِ الَّتِیْ تَرْبِطُ بِھَا الْاَنْبِیَآءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّیْتُ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَآءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ بِاِنَآءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَّاِنَآءٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَۃَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَی السَّمَآءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاہُ قَالَ فَاِذَآ اَنَا بِاٰدَمَ فَرَحَّبَ بِیْ وَدَعَا لِیْ بِخَیْرٍ وَّقَالَ فِی السَّمَآءِ الثَّالِثَۃِ فَاِذَآ اَنَا بِیُوْسُفَ اِذَا ھُوَ قَدْ اُعْطِیَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِیْ وَدَعَا لِیْ بِخَیْرٍ وَّلَمْ یَذْکُرْ بُکَآءَ مُوْسٰی وَقَالَ فِی السَّمَآءِ السَّابِعَۃِ فَاِذَآ اَنَا بِاِبْرَاھِیْمَ مُسْنِدًا ظَھْرَہٗ اِلَی الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ وَاِذَا ھُوَ یَدْخُلُہٗ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ لَّا یَعُوْدُوْنَ اِلَیْہِ ثُمَّ ذَھَبَ بِیْ اِلَی السِّدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی فَاِذَا وَرَقُھَا کَاٰذَانِ الْفِیَلَۃِ وَاِذَا ثَمَرُھَا کَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِیَھَا مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ مَا غَشِیَ تَغَیَّرَتْ

ثابت بنانیؒ سے روایت ہے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس براق لایا گیا وہ جانور سفید رنگ کا تھا اور لمبے قد والا۔ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا۔ اس کا قدم اس کی نظر کے ختم ہونے تک پڑتا ہے۔ میں اس پر سوار ہوا اور میں بیت المقدس کے پاس آیا اور میں نے اپنی سواری کو ایک حلقہ کے ساتھ باندھ دیا جہاں انبیاء باندھا کرتے تھے۔ فرمایا پھر میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی۔ میں نکلا۔ جبرئیل نے شراب اور دودھ کا پیالہ پیش کیا میں نے دودھ کو پسند کیا۔ جبریل نے کہا تو نے فطرت کو پسند کیا۔ پھر ہمارے ساتھ آسمان پر چڑھا۔ ثابت نے سابق حدیث کے معنی کی مانند ذکر کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں حضرت آدمؑ پر سے گزرا تو انہوں نے مرحبا کہا اور بھلائی کی دعا دی۔ تیسرے آسمان میں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملا بلاشبہ ان کو نصف حسن دیا گیا ہے۔ مجھ کو مرحبا کہا اور میرے لیے خیر کی دعا کی اور موسیٰؑ کے رونے کا ذکر نہیں کیا۔ فرمایا ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیمؑ بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ ہر روز ستر ہزار فرشتے اس بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں پھر ان کی دوبارہ باری نہیں آئے گی پھر مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں کی مانند تھے اور اس کا پھل مٹکوں کی طرح۔ جب اس سدرۃ المنتہیٰ کو اللہ کے حکم نے ڈھانک لیا جو ڈھانک تو سدرۃ المنتہیٰ کی شکل متغیر ہوئی اسکا وصف اللہ کی مخلوق میں سے کوئی نہیں بیان کر سکتا اس کے حسن کے کمال کی وجہ سے میری طرف اللہ نے وحی کی جو وحی کی اور مجھ پر پچاس

فَمَا اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ اَنْ
يَّنَعَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَاَوْحٰى اِلَيَّ مَا اَوْحٰى
فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ
يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ
مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ
صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَالَ اِرْجِعْ
اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ
لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ بَلَوْتُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ
وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ
فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَحَطَّ
عَنِّيْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ
حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا
تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ
التَّخْفِيْفَ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اَرْجِعُ بَيْنَ
رَبِّيْ وَبَيْنَ مُوْسٰى حَتّٰى قَالَ يَا مُحَمَّدُ
اِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّ
لَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ
صَلٰوةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا
كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ
لَهٗ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا
لَمْ تُكْتَبْ لَهٗ شَيْئًا فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ
لَهٗ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتّٰى
انْتَهَيْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ
اِرْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ حَتّٰى

نمازیں فرض کی گئیں ہر دن اور رات میں۔ میں موسیٰؑ
کے پاس آیا۔ انہوں نے سوال کیا تیرے رب نے تیری
امت پر کیا فرض کیا۔ میں نے کہا دن اور رات میں پچاس
نمازیں۔ موسیٰؑ نے کہا اپنے رب کے پاس جاؤ اور
تخفیف کا سوال کر آپکی اُمت اس بات کی طاقت
نہیں رکھتی۔ تحقیق میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں
اور ان کا امتحان کیا۔ تو میں اپنے رب کی طرف لوٹا
اور میں نے کہا اے میرے رب میری امت پر تخفیف
فرما تو پانچ نمازوں کی تخفیف ہوئی۔ پھر میں موسیٰؑ کے
پاس آیا میں نے کہا مجھ سے پانچ کی تخفیف ہوئی۔
موسیٰ نے کہا تحقیق تیری امت اس کی طاقت
نہیں رکھے گی۔ اپنے رب کی طرف دوبارہ جا
اور اس سے تخفیف کا سوال کر۔ حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ہمیشہ آمد و رفت
میں رہا اپنے رب اور موسیٰؑ کے درمیان اللہ نے
فرمایا اے محمد یہ پانچ نمازیں ہیں دن اور رات میں
ہر ایک نماز کے بدلے دس نمازوں کا ثواب ملے گا
اس طرح پچاس ہوئیں۔ جس شخص نے نیکی کا
ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کیا اس کے لئے ایک
لکھی جائے گی اور اگر اس نے عمل کر لیا تو اس کو
دس نیکیوں کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے بُرائی
کا ارادہ کیا اور عمل نہ کیا اس کے لئے کچھ نہ لکھا جائیگا
اور اگر عمل کیا تو صرف ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اترا اور موسیٰؑ
کے پاس پہنچا اور میں نے موسیٰؑ کو خبر دی تو موسیٰؑ نے
کہا اپنے رب کے پاس جا اور اس سے تخفیف کا سوال کر رسولؐ نے فرمایا

اُسْتَجِيْبَتْ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں اپنے رب کے پاس گیا یہاں تک میں نے حیا کی (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۱۵ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنِّيْ سَقْفُ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهٗ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَلَمَّا جِئْتُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ اِفْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَّعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَآءَ الدُّنْيَا اِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَّعَلٰى يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرَئِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى حَتّٰى عُرِجَ بِيْ اِلَى

ابن شہابؒ سے روایت ہے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں انسؓ نے کہا کہ ابوذرؓ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی اور اس وقت میں مکہ میں تھا جبریل اترے اور انہوں نے میرے سینہ کو کھولا اور اس کو آب زمزم سے دھویا۔ پھر ایک سونے کا طشت جو ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا اس کو میرے سینہ میں رکھ کر ملا دیا پھر میرے ہاتھ کو پکڑ کر آسمان کی طرف لے گئے۔ جس وقت میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبریل نے آسمان کے خازن کو کہا کہ دروازہ کھولو۔ اس نے کہا تو کون ہے اس نے کہا میں جبریل ہوں کہا تیرے ساتھ کوئی ہے اس نے کہا ہاں میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس نے کہا اُن کی طرف کوئی پیغام بھیجا گیا تھا جبریل نے کہا ہاں۔ جب دروازہ کھولا گیا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھے وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کی دائیں جانب ایک گروہ تھا اور بائیں طرف ایک گروہ۔ جس وقت وہ دائیں جانب دیکھتا تو ہنستا اور بائیں جانب دیکھتا تو رو پڑتا اس نے کہا نبی صالح اور بیٹے صالح کو مرحبا ہو۔ میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہے اس نے کہا یہ آدم ہیں اور ان کے دائیں بائیں جانب والے لوگ ان کی اولاد کی روحیں ہیں

دائیں جانب والے ان میں سے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے دوزخی ہیں۔ جب حضرت آدم اپنی دائیں طرف نظر کرتے ہیں تو ہنستے ہیں اور جب بائیں طرف نظر کرتے ہیں تو رو پڑتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھ کو دوسرے آسمان

السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلَهُمْ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوٰى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَّاَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ فَرَاجَعَنِيْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهٗ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ

کی طرف لے جایا گیا حضرت جبریل نے اس کے خازن کو کہا کہ دروازہ کھولئے تو اس خازن نے پہلے خازن کی طرح سوال جواب کیا۔ انسؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ میں نے پایا آسمان دنیا پر آدمؑ اور ادریسؑ اور موسیٰؑ عیسیٰؑ اور ابراہیمؑ اور ان کے منازل اور مقام کی کیفیت بیان نہیں کی۔ صرف یہ ذکر کیا کہ آسمان دنیا پر آدم کو پایا اور ابراہیمؑ کو چھٹے آسمان پر۔ ابن شہاب نے کہا مجھ کو ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباس اور ابا حبہ انصاری کہتے تھے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ کو لے جایا گیا کہ میں ایک ہموار بلند مکان پر چڑھا تو میں اس میں قلموں کے لکھنے کی آواز سنتا تھا۔ ابن حزم اور انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض کیں میں وہ لے کر پھرا کہ میں موسیٰ پر گذرا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے اور تیری امت کے لئے کیا فرض کیا؟ میں نے کہا پچاس نمازیں۔ موسیٰؑ نے کہا اپنے رب کے پاس جا کیونکہ تیری امت پچاس نمازوں کی طاقت نہیں رکھے گی تو موسیٰ نے مجھ کو لوٹایا تو مجھ سے ایک حصہ معاف کر دیا گیا۔ پھر میں موسیٰ کے پاس آیا میں نے ان سے کہا کہ ایک حصہ معاف کر دیا گیا۔ پھر انہوں نے اسی طرح کہا تو میں لوٹا۔ مجھ سے ایک حصہ معاف کر دیا گیا پھر کہا اپنے رب کے پاس جا کیونکہ تیری امت طاقت نہیں رکھے گی پھر میں لوٹا تو اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ معاف کر دیا۔ پھر میں موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے پھر لوٹنے کو کہا کیونکہ تیری امت اسکی

الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

طاقت نہیں رکھے گی۔ پھر میں لوٹا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ پچاس ہیں سے پانچ ادا کے لحاظ سے ہیں مگر ثواب کے لحاظ سے پچاس ہیں اور میرا قول تبدیل نہیں ہوگا میں موسیٰ کے پاس آیا تو اس نے پھر لوٹنے کو کہا۔ میں نے کہا مجھے حیا آتی ہے اپنے رب سے۔ پھر لے جایا گیا مجھ کو یہاں تک کہ پہنچایا گیا سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اور اس سدرۃ المنتہیٰ کو طرح طرح کے رنگوں نے ڈھانک رکھا تھا۔ لیکن میں انکی کیفیت نہیں جانتا۔ پھر مجھ کو جنت میں داخل کیا گیا تو اس میں گنبد تھے موتیوں کے اور اسکی مٹی مشک کی تھی (متفق علیہ)

٥٦١٦ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت لے جایا گیا۔ بھیجا گیا آپ کو سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اور سدرہ چھٹے آسمان میں ہے۔ زمین سے جو چیز چڑھائی جاتی ہے وہ سدرہ تک پہنچتی ہے اس سے لے جاتی ہے۔ اور سدرہ تک وہ چیز پہنچتی ہے جو زمین کی طرف اتاری جاتی ہے اوپر سے اس سے لی جاتی ہے۔ پڑھا ابن مسعود نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس وقت کہ ڈھانک لیا سدرہ کو اس چیز نے ڈھانکا ابن مسعودؓ نے کہا کہ وہ سونے کے پروانے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین چیزیں دیئے گئے۔ پانچ نمازیں اور سورۃ بقرہ کا آخر اور اس شخص کو بخش دیا گیا جس نے شرک نہ کیا اللہ کے ساتھ اسکی امت سے کچھ اور بخش دیئے گئے کبیرہ گناہ۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

٥٦١٧ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو حجر میں دیکھا اور قریش مجھ سے سوال کرتے تھے میرے معراج کے متعلق۔ انہوں نے بیت المقدس کی نشانیوں میں سے بعض کے متعلق سوال کیا اور میں ان کو یاد نہیں رکھتا تھا میں بہت غمگین ہوا غمگین ہونا کہ میں اس کی مثل کبھی غمگین نہیں ہوا اللہ نے اس کو میرے لئے بلند کیا کہ میں اس دیکھتا تھا قریش

مَا يَسْأَلُونِّي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَإِذَا عِيسَى قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لِي قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هَذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جو سوال کرتے ہیں ان کو اس کی خبر دیتا اور میں نے اپنے آپ کو انبیاء کی جماعت میں پایا۔ موسیٰؑ کھڑے نماز پڑھتے تھے۔ ناگہاں موسیٰ بڑے ہوئے بالوں والے گویا کہ وہ شنوءۃ کے آدمیوں میں سے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھتے تھے گویا کہ عروہ بن مسعود ثقفی سے مشابہ ہیں اور ابراہیمؑ کھڑے نماز پڑھتے تھے اور تمہارے صاحب تمام لوگوں سے انکے زیادہ مشابہ ہے صاحب سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نماز کا وقت آیا میں نے ان کی امامت کی جب میں نماز سے فارغ ہوا مجھ کو کہنے والے نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ مالک ہے دوزخ کا داروغہ اس پر سلام کہو۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے پہل کی سلام کرنے میں۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي۔

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ — تیسری فصل

۵۶۱۸/۶ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب مجھ کو قریش نے جھٹلایا تو میں حجر میں کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے لئے ظاہر کر دیا۔ میں نے ان کو اس کی نشانیاں بتلانی شروع کر دیں اور میں ان کو دیکھتا جاتا تھا۔

(متفق علیہ)

بَابُ فِي الْمُعْجِزَاتِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

معجزات کا بیان

پہلی فصل

۵۶۱۹/۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمِهٖ اَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں مشرکین کے قدموں کو دیکھتا تھا اور وہ ہمارے سروں پر تھے اور ہم غار میں تھے میں نے کہا اے اللہ کے رسول اگر انہوں نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو وہ ہم کو دیکھ لیں گے آپ نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تیرا کیا خیال ہے ان دو آدمیوں کے متعلق کہ جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔ (متفق علیہ)

۵۶۲۰/۲ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتُمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَآئِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَاْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ

براء بن عازب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوبکر مجھ کو خبر دو کہ کیسے کیا تو نے اس رات جب چلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم ساری رات چلے اور کچھ اگلے دن اور جب ٹھیک دوپہر ہوئی اور راستہ گزرنے والوں سے خالی ہوا ہم کو ایک لمبا پتھر دکھائی دیا اور اس کا سایہ تھا اس پر سورج نہیں آیا تھا ہم اس پتھر کے قریب اترے اور میں اپنے ہاتھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زمین برابر کرتا تھا تاکہ آپ سو جائیں اور میں نے اس پر ایک کپڑا بچھایا میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ آرام فرمائیں اور میں گرد و نواح کی نگہبانی کرتا ہوں۔ آپ سو گئے اور میں نگہبانی کے لئے نکلا تو میں نے ایک چرواہے کو دیکھا کہ وہ سامنے سے آرہا ہے میں نے کہا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے اس نے کہا ہاں۔ میں نے کہا تو دودھ دوہے گا؟ اس نے کہا ہاں۔ اس نے ایک

فَاَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِیْ كَعْبٍ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَّمَعِیْ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْتَوِیْ فِیْهَا یَشْرَبُ وَ یَتَوَضَّاُ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ فَوَافَقْتُهٗ حَتّٰی اسْتَیْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَآءِ عَلَی اللَّبَنِ حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ اشْرَبْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ یَاْنِ لِلرَّحِیْلِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَ اتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِیْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰی بَطْنِهَا فِیْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اِنِّیْ اَرٰاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَیَّ فَادْعُوَا لِیْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا یَلْقٰی اَحَدًا اِلَّا قَالَ كَفَیْتُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا یَلْقٰی اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

پکڑی تو اس نے کاٹھ کے پیالہ میں تھوڑا سا دودھ دوہا اور میرے پاس ایک برتن تھا اس کو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اٹھایا کہ اس سے آپ سیراب ہوتے تھے اور وضو فرماتے تھے میں آپ کے پاس آیا میں نے آپ کو جگانا مکروہ سمجھا۔ میں ٹھہرا یہاں تک کہ آپ خود بیدار ہوئے اور میں نے ٹھنڈا کرنے کی غرض سے اس دودھ میں تھوڑا سا پانی ڈالا میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول آپ پیجئے۔ آپ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہوا پھر آپ نے فرمایا کوچ کا وقت نہیں ہوا میں نے عرض کی جی ہاں کوچ کا وقت آگیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کیا اور سراقہ بن مالک ہمارے پیچھے آیا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول دشمن پکڑنے کو آیا ہے آپ نے فرمایا غم نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ پر بددعا کی تو اس کا گھوڑا سراقہ کے ساتھ زمین میں پیٹ تک دھنس گیا۔ سراقہ نے کہا میں جانتا ہوں کہ آپ نے مجھ پر بددعا کی ہے۔ آپ میرے لئے دعا فرمائیں اگر آپ میرے لئے دعا کریں تو میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں کہ آپکی تلاش میں نکلے ہوئے کفار کو واپس کردونگا آپ نے سراقہ کے لئے دعا کی سراقہ نے نجات پائی۔ سراقہ جب کسی کافر کو ملتا تو اسکو کہتا کہ تم طلب میں کفایت کئے گئے۔ یہاں نہیں ہے نہیں ملتا تھا سراقہ کسی کو مگر پھیر دیتا تھا۔ اس کو۔ (متفق علیہ)

۵۶۲۱/۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ اَرْضٍ یَخْتَرِفُ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ اِنِّیْ سَآئِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَّا یَعْلَمُهُنَّ

انسؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر سنی اور وہ اس وقت درختوں کے میوے چنتا تھا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا آپ سے تین چیزوں کے متعلق سوال کرتا ہوں جن کو نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہوگی

اِلَّا نَبِیٌّ فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامٍ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرَئِيْلُ اٰنِفًا اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَ اَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَّاْكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَّاِذَا سَبَقَ مَآءُ الرَّجُلِ مَآءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَآءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَّاِنَّهُمْ اِنْ يَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَآءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا فَقَالَ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَ ابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۶۲۲ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَحِيْنَ بَلَغَنَا

اور اہل جنت کا پہلا کھانا کیا ہوگا اور کونسی چیز بیٹے کو ماں یا باپ کی طرف کھینچتی ہے۔ آپ نے فرمایا ابھی ابھی جبریل نے مجھے اس کے متعلق خبر دی ہے قیامت کی پہلی نشانی آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف اکٹھا کرے گی اور اہل جنت کا پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی ہوگی اور جس وقت مرد کا نطفہ عورت کے نطفہ پر غالب ہوتا ہے تو مشابہت مرد کی طرف ہو جاتی ہے اور جب عورت کا نطفہ غالب ہو تو اس کی مشابہت عورت کی طرف ہو جاتی ہے۔ عبداللہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔

۔ اے اللہ کے رسول یہود بڑے بہتانی ہیں اگر وہ میرے اسلام کو جان لیں آپ کے پوچھنے سے پہلے تو وہ مجھ پر جھوٹ باندھ لیں گے۔ یہودی آئے۔ آپ نے ان سے پوچھا تم میں عبداللہ کیسا آدمی ہے انہوں نے کہا ہم میں سے بہتر ہے اور بہتر کا بیٹا ہے اور ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھ کو اس بات کی خبر دو اگر عبداللہ بن سلام اسلام لے آئے۔ یہود نے کہا اللہ اس کو اسلام لانے سے پناہ میں رکھے۔ عبداللہ بن سلام نکلے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ انہوں نے کہا یہ تو ہمارے شریروں میں سے ہے اور شریروں کا بیٹا ہے انہوں نے عیب لگانے شروع کئے۔ عبداللہ نے کہا یہ ہے وہ چیز جس سے میں ڈرتا تھا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۲۲ اسی انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مشورہ کیا اس وقت جب ابوسفیان

إِقْبَالَ أَبِي سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتّٰى نَزَلُوا بَدْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَّيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کے آنے کی خبر ملی حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہوتے۔ سعد نے کہا اے اللہ کے رسول اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ حکم فرمائیں گھوڑوں کو سمندر میں داخل کرنے کا تو ہم گھوڑوں کو سمندر میں اتار دیں گے اور اگر آپ ہم کو سواریوں کے جگر مارنے کا حکم فرمائیں برکِ غماد تک تو ہم یہ بھی کر دکھائیں۔ انسؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا آپ چلے یہاں تک کہ بدر مقام پر اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے۔ اپنا ہاتھ مبارک زمین پر رکھتے تھے اس جگہ اور اس جگہ انسؓ نے کہا اس جگہ سے کسی نے تجاوز نہ کیا جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک رکھا تھا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُوبَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن خیمہ میں فرمایا اے اللہ میں تجھ سے تیری امان مانگتا ہوں اور تیرے وعدہ کی ایفا۔ اے اللہ اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک پکڑا اور کہا آپؐ کی اتنی دعا کافی ہے اے اللہ کے رسول آپؐ نے اپنے رب سے دعا کرنے میں بہت مبالغہ کیا۔ آپ خیمہ سے جلدی باہر تشریف لائے خوشی کی وجہ سے۔ اور فرماتے تھے کہ کفار کو شکست دی جائیگی اور بھاگیں گے پشت پھیر کر۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۲۴ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسی ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا یہ جبریل ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے ہے۔ اور اس پر لڑائی کے ہتھیار ہیں۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۲۵ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَّشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهٗ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَآءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَّدَدِ السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابنی ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ اس وقت کہ ایک آدمی مسلمانوں میں سے جنگ بدر کے دن مشرکوں میں سے ایک آدمی کے پیچھے دوڑتا تھا حملہ کرنے کے لئے تو اس نے مشرک پر کوڑا لگنے کی آواز سنی ایک سوار کی کہ وہ کہتا ہے اقدام کر اے حیزوم۔ اچانک دیکھا اس مسلمان نے کہ وہ مشرک اس کے آگے چت گرا پڑا تھا۔ پھر اس مشرک کی طرف دیکھا کہ اس کی ناک پر نشان پڑ گیا تھا۔ اور اس کا منہ پھٹ گیا تھا کوڑا لگنے کی وجہ سے اور اس کی عام جگہ جہاں مارا تھا سبز ہو گئی تھی۔ انصاری آیا اس نے یہ سارا قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ تیسرے آسمان سے فرشتوں کی امداد تھی۔ انہوں نے ستر کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنایا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۲۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَيْتُ عَنْ يَّمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهٖ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يُّقَاتِلَانِ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِيْ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں سفید کپڑوں والے دو آدمی دیکھے جو بہت سخت لڑتے تھے۔ میں نے ان دونوں کو نہ اس سے پہلے اور نہ اس سے پیچھے دیکھا تھا۔ یعنی جبریل اور میکائیل کو۔

(متفق علیہ)

۵۶۲۷ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا اِلٰى اَبِيْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهٗ لَيْلًا وَّهُوَ نَآئِمٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِيْ بَطْنِهٖ حَتّٰى اَخَذَ فِيْ ظَهْرِهٖ فَعَرَفْتُ

براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو ابو رافع کی طرف بھیجا۔ عبداللہ بن عتیک ابو رافع کے گھر رات کو داخل ہوئے کہ وہ سویا ہوا تھا اس کو قتل کر دیا عبداللہ بن عتیک نے کہا کہ میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھی یہاں تک کہ وہ اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی جب مجھ کو معلوم ہوا کہ میں نے اس کو مار لیا ہے تو میں نے دروازے

اَنِّیْ قَتَلْتُہٗ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ حَتّٰی انْتَہَیْتُ اِلٰی دَرَجَۃٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِیْ فَوَقَعْتُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّقْمِرَۃٍ فَانْکَسَرَتْ سَاقِیْ فَعَصَبْتُہَا بِعِمَامَۃٍ فَانْطَلَقْتُ اِلٰی اَصْحَابِیْ فَانْتَہَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُہٗ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَکَ فَبَسَطْتُّ رِجْلِیْ فَمَسَحَہَا فَکَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَکِہَا قَطُّ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

کھولنے شروع کئے اور میں زینے تک پہنچا میں نے اپنا پاؤں اس پر رکھا۔ میں رات کی چاندنی میں زینے سے گر پڑا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی تو میں نے اس کو پگڑی سے باندھا پھر میں اپنے ساتھیوں کی طرف آیا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے سارا ماجرا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلاؤ میں نے اپنا پاؤں پھیلایا آپ نے اپنا ہاتھ میرے پاؤں پر پھیرا میرا پاؤں اچھا ہو گیا جیسا کہ کبھی دُکھا ہی نہیں تھا (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّا یَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ کُدْیَۃٌ شَدِیْدَۃٌ فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ہٰذِہٖ کُدْیَۃٌ عَرَضَتْ فِی الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُہٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَّلَبِثْنَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ لَّا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ کَثِیْبًا اَہْیَلَ فَانْکَفَاْتُ اِلٰی امْرَاَتِیْ فَقُلْتُ ہَلْ عِنْدَکِ شَیْءٌ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِیْدًا فَاَخْرَجَتْ جِرَابًا فِیْہِ صَاعٌ مِّنْ شَعِیْرٍ وَّلَنَا بُہَیْمَۃٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُہَا وَطَحَنَتِ الشَّعِیْرَ حَتّٰی جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِی الْبُرْمَۃِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذَبَحْنَا بُہَیْمَۃً لَّنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَّعَکَ فَصَاحَ النَّبِیُّ

جابرؓ سے روایت ہے کہ خندق کے دن ہم خندق کھودتے تھے کہ اس میں ایک سخت پتھر آیا۔ صحابہ نے آنحضرتؐ سے عرض کی یہ پتھر بہت سخت ہے خندق میں جو ٹوٹتا نہیں آپ نے فرمایا کہ میں اتروں گا اور آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم نے تین روز تک کوئی چیز نہ کھائی۔ آپ نے کدال لیا اس پتھر پر مارا تو وہ پھسلنے والی ریت کی طرح ہو گیا۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور اس سے دریافت کیا کہ تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر سخت بھوک کا نشان ہے۔ اس عورت نے ایک تھیلی نکالی کہ اس میں ایک صاع جو تھے اور ایک بکری کا بچہ ہمارے پاس تھا میں نے اس کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو پیسے اور ہم نے اس گوشت کو ہانڈی میں ڈالا اور میں نے چپکے سے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ ہم نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں آپ تشریف لائیں اور کچھ لوگ ساتھ لائیں۔ آپ نے آواز دی اے اہل خندق جابرؓ نے تمہاری مہمانی تیار کی ہے تم جلدی چلو اور آپ نے فرمایا اے جابرؓ میرے آنے تک اپنی ہانڈی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُؤْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى آجِيءَ وَجَاءَ فَأَخْرَجْتُ لَهُ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ أُدْعِيْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَأَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نہ اتارنا اور آٹا نہ پکانا آپؐ تشریف لائے اور میں آپؐ کے سامنے آٹا لے آیا جو گندھا ہوا تھا آپؐ نے اس میں لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر آپؐ نے فرمایا کہ روٹی پکانے والی کو بلاؤ جو تیرے ساتھ روٹیاں پکائے اور چمچے کے ساتھ گوشت نکال اور ہانڈی کو چولہے سے مت اتارنا۔ خندق والے ہزار آدمی تھے۔ اللہ کی قسم سب کھا کر چلے گئے اور ہماری ہانڈی ابھی جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اسی طرح تھا۔

(متفق علیہ)

۵۶۲۹ ۱۱ وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسر کے لئے جب خندق کھودتے تھے۔ آپؐ اس کے سر پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرتے تھے اور فرماتے کہ سمیہ کے محنتی بیٹے تجھ کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۳۰ ۱۲ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُجْلِيَ الْأَحْزَابُ عَنْهُ الْآنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ إِلَيْهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سلیمان بن صردؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کفار کے گروہ منتشر ہو گئے حضرت کے سامنے سے۔ اب ہم ان سے جہاد کریں گے اور وہ ہم سے نہیں لڑ سکیں گے۔ ہم ان کی طرف چل کر جائیں گے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۳۱ ۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے واپس لوٹے ہتھیار اتارے اور غسل فرمایا تو آنحضرتؐ کے پاس جبرئیلؑ آئے کہ آپؐ اپنا سر گرد سے جھاڑتے

اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهٗ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهٗ اُخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ اَنَسٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِيْ زُقَاقِ بَنِيْ غَنْمٍ مَوْكِبِ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ۔

تھے۔ جبریلؑ نے کہا آپؐ نے ہتھیار اتار دیئے اور اللہ کی قسم میں نے ابھی ہتھیار نہیں اتارے ان کافروں کیطرف نکلو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں ہیں جبریلؑ نے بنی قریضہ کی طرف اشارہ کیا آپؐ بنی قریضہ کی طرف نکلے (روایت کیا اس کو بخاری مسلم نے) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ انسؓ نے کہا گویا کہ میں دیکھتا ہوں غبار کیطرف جو بنی غنم کے سواروں کے کوچہ سے اٹھا تھا جو جبریلؑ کے ساتھ تھے جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی طرف چلے۔

۵۶۳۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ اَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهٗ فَقَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَّتَوَضَّأُ بِهٖ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِيْ رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قِيْلَ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَّكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے کہا حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک برتن تھا آپؐ نے اس سے وضو کیا لوگ آپؐ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے پاس نہ وضو کے لئے پانی ہے اور نہ ہی پینے کے لئے مگر یہی پانی جو آپؐ کے برتن میں ہے آپؐ نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں رکھا تو پانی جوش مارنے لگا آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے مانند چشموں کی۔ جابرؓ نے کہا ہم نے وہ پانی پیا اور وضو کیا جابر سے پوچھا گیا کہ آپ اس دن کتنے تھے جابر نے کہا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو بھی ہم کو کفایت کرتا مگر ہم اس دن پندرہ سو تھے۔ (متفق علیہ)

۵۶۳۳ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ

براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہا حدیبیہ کے دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو تھے۔ اور حدیبیہ ایک کنواں ہے ہم نے اس کا پانی کھینچا۔ ہم نے ایک

وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَاَرْوَوْا اَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰى ارْتَحَلُوْا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ یہ خبر آنحضرتؐ کو پہنچی آپؐ کنویں کے پاس تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھے۔ پھر آپؐ نے برتن میں پانی منگوایا آپؐ نے وضو کیا وضو کے بعد پانی منہ مبارک میں ڈالا اور دعا کی اور آبِ دہن کو کنویں میں ڈالا پھر فرمایا اس کو ایک ساعت چھوڑ دو۔ تو لوگوں نے خوب پانی پیا اور اپنی سواری کے جانوروں کو بھی پلایا کوچ کرنے تک۔

(روایت کیا اس کو بخاری کو)

۶۳۴ ۱۶ وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى اِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ اَبُوْ رَجَاءٍ وَّنَسِيَهُ عَوْفٌ وَّدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَاَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ اَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَّاءٍ فَجَاءَا بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُوُدِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوْا وَاسْتَقُوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِينَا فَمَلَاْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَّعَنَا وَاِدَاوَةٍ وَّاَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا وَاِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلْئَةً مِّنْهَا حِينَ ابْتَدَاَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عوفؓ ابی رجاؑ سے اور وہ عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہم نے پیاس کی شکایت کی۔ آنحضرتؐ اترے اور فلاں شخص کو کہ ابو رجاء۔ اس کا نام تھا لیکن عوف اس کا نام بھول گیا تھا اور علیؓ کو بلایا فرمایا تم دونوں جاؤ اور پانی تلاش کر کے لاؤ۔ یہ دونوں گئے اور ایک عورت کو ملے جو دو مشکیزوں کے درمیان بیٹھی تھی یہ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اس عورت کو اونٹ سے اتارا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن منگوایا مشکیزوں کے منہ سے اس میں پانی ڈالا اور لوگوں میں منادی کی گئی کہ پانی پلاؤ۔ سب نے پانی لیا۔ عمران نے کہا ہم نے پانی پیا اور ہم اس وقت چالیس آدمی تھے ہم سیراب ہوئے اور ہم نے اپنے مشکیزے اور برتن بھر لئے۔ اللہ کی قسم ہم الگ ہوئے ان مشکیزوں سے کہ ہم کو اس بات کا شبہ ہوا کہ وہ تو پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں جب ہم نے شروع کیا تھا۔

(متفق علیہ)

۵۶۳۵/۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهٖ وَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اِحْدٰهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ فَحَانَتْ مِنِّيْ لَفْتَةٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَّاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے ہم ایک کشادہ وادی میں اترے۔ آپ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپؐ نے کوئی چیز نہ دیکھی جس سے ستر کرلیں۔ اچانک دو درخت اس وادی کے کناروں میں تھے ان میں سے ایک کی طرف آنحضرتؐ چلے آپ نے اس کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی کو پکڑ کر فرمایا اللہ کے حکم سے میرے مطیع ہو جا تو درخت نکیل والے اونٹ کی طرح جھک گیا جو اپنے کھینچنے والے کی فرمانبرداری کرتا ہے پھر آپ دوسرے درخت کے پاس آئے اس کی شاخ پکڑ کر فرمایا تو بھی میری فرمانبرداری کر مجھ پر پردہ کرنے میں اللہ کے حکم سے اس نے بھی تابعداری کی جب آپؐ ان دونوں کے درمیان میں ہوئے فرمایا مل جاؤ مجھ پر اللہ کے حکم سے وہ دونوں مل گئے۔ جابر کہتے ہیں میں بیٹھا اس حال میں کہ میں اپنے دل سے باتیں کرتا تھا اور مجھے جھجکنے کا موقع ملا آپ تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت جدا ہو گئے ہیں ہر ایک ان میں سے اپنی اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۳۶/۱۸ وَعَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَقُلْتُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَّا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِيْبَ سَلَمَةُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یزیدؓ بن ابی عبید سے روایت ہے کہا میں نے سلمہ بن اکوع کی پنڈلی پر چوٹ کا نشان دیکھا میں نے کہا اے ابو سلمہ یہ کیا زخم ہے ابو سلمہ نے کہا یہ زخم مجھ کو خیبر کے دن پہنچا تھا۔ لوگوں نے کہا کیا سلمہ کو زخم پہنچا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ نے اس میں تین دفعہ پھونکا تو آج تک میں نے اس کا دکھ نہ پایا۔

فَنَفَثَ فِيهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۳۷/۱۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوفِ اللّٰهِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی موت کی خبر دی جنگ موتہ کے دن انکی موت کی خبر آنے سے پہلے۔ آپؐ نے فرمایا زید نے جھنڈا لیا وہ شہید کئے گئے۔ پھر جعفر نے جھنڈا لیا وہ بھی شہید کر دیئے گئے پھر عبداللہ ابن رواحہ نے جھنڈا لیا وہ بھی شہید کر دیئے گئے آنحضرتؐ کی آنکھیں آنسو گراتی تھیں حتیٰ کہ اس جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لیا (مراد لیتے تھے آپ خالد بن ولید کو) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے ہاتھوں فتح دی۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۳۸/۲۰ وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ وَاَبُوسُفْيَانَ ابْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِي اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ

عباسؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین کے دن حاضر ہوا جب مسلمان اور کافر آپس میں ملے تو مسلمان پیٹھ کر بھاگے آپ شروع ہوتے کہ اپنے خچر کو کفار کی طرف ایڑی لگا کر لے جاتے تھے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامے ہوا تھا اس کو روکنے کے ارادہ سے ابوسفیان بن حارث آنحضرتؐ کی رکاب پکڑے ہوتے تھے آپؐ نے فرمایا اے عباس اصحاب سمرہ کو آواز دو۔ عباسؓ نے کہا وہ آدمی تھا بلند آواز تو میں نے بلند آواز سے پکارا کہاں ہیں اصحاب سمرہ۔ حضرت عباسؓ نے کہا اللہ کی قسم میری آواز سنتے ہی اصحاب سمرہ ایسے لوٹے جیسے کہ گائیں اپنے بچوں پر لوٹتی ہیں انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں۔ عباسؓ نے کہا مسلمان کفار سے لڑے اور انصار کا آپس میں ایک دوسرے کو بلانا اس طرح تھا۔ غازی کہتے تھے۔ اے انصار کی جماعت۔ اے انصار کی جماعت۔ پھر بلانا محدود ہو گیا بنو خزرج پر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارُ وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَّاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نے دیکھا۔ آپ اپنے خچر پر سوار تھے اس شخص کی مانند جوان کی لڑائی کی طرف اپنی گردن کو لمبا کر کے دیکھتا ہے آپ نے فرمایا یہ لڑائی کے گرم ہونے کا وقت ہے آپؐ نے ایک مٹھی کنکریوں کی لی اور کفار کے منہ پر دے ماری۔ پھر فرمایا کفار نے شکست کھائی محمد کے رب کی قسم۔ اللہ کی قسم شکست کنکریوں کے سبب سے واقع ہوئی تھی جو حضرت نے کفار کی طرف پھینکی تھیں میں ہمیشہ ان کی سختی، کمزوری اور حال ان کا ذلیل دیکھتا رہا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۳۹ (۲۱) وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَآءِ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَاكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ ابْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُهٗ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، اَنَا ابْنُ

ابو اسحاق تابعی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے براء بن عازب کو کہا کہ اے ابو عمارہ کیا تم جنگ کے دن کفار سے بھاگے تھے۔ براء نے کہا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے تھے۔ لیکن آنحضرتؐ کے نوجوان صحابہ کہ ان پر بہت ہتھیار نہ تھے نکلے ایک تیر انداز قوم سے ملے کہ ان کا تیر کبھی خطا نہیں گیا تھا انہوں نے ان کو تیر مارے نہیں قریب تھے کہ وہ خطا کریں۔ اسی وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوتے اور آپ سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان آنحضرت کے آگے آگے چلتے تھے۔ آنحضرتؐ زمین پر تشریف لائے اور اللہ سے امداد طلب کی اور فرمایا کہ میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں پھر اصحاب کی صف بنائی (روایت کیا اس کو مسلم نے اور بخاری کیلئے

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ صَفَّهُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَّلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِيْ بِهٖ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس کے معنی ہیں ایک روایت میں ان دونوں کے لئے ہے براء نے کہا کہ جس وقت لڑائی سخت ہوتی تو ہم آپؐ کے ساتھ بچاؤ حاصل کرتے اور ہم میں سے بہادر وہ ہوتا جو آپ کے برابر کھڑا ہوتا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

۵۶۴۰/۲۲ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةٌ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابِ مِّنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین کے دن جہاد کیا۔ جس وقت آنحضرتؐ کو کفار نے گھیرے میں لیا تھا تو بعض صحابہ نے پیٹھ پھیری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خچر سے اُترے اور ایک مٹھی خاک کی لی پھر وہ خاک آنحضرتؐ نے کفار کے منہ پر ماری اور ان کے چہرے بُرے ہو گئے اللہ نے کسی کو نہیں پیدا فرمایا مگر کہ اس کی دونوں آنکھیں خاک سے بھر گئیں پھر کافر پیٹھ دے کر دوڑے تو اللہ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے درمیان مالِ غنیمت کو تقسیم کر دیا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۴۱/۲۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهٗ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے متعلق خبر دی جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا کہ یہ دوزخی ہے جب جنگ شروع ہوئی تو اس شخص نے بہت لڑائی کی سخت لڑائی اور زخمی ہو گیا۔ ایک آدمی آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول جس کے متعلق آپ خبر دیتے تھے کہ وہ دوزخی ہے اس نے بہت سخت لڑائی کی ہے اور بہت

اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ تُحُدِّثُ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَّقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

زخمی ہوا ہے یہ شخص کیسے دوزخی ہے؟ قریب تھا کہ لوگ شک میں مبتلا ہو جاتے وہ ابھی اسی حالت میں تھا کہ اس نے زخموں کا درد بہت پایا اس نے ترکش کے تیروں میں سے ایک تیر کا قصد کیا تو اس تیر سے اپنا سینہ کاٹ دیا مسلمانوں میں سے بعض دوڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہا یا رسول اللہ نے آپ کی خبر کو سچ کر دکھایا فلاں شخص نے خودکشی کر لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں فرمایا اے بلال اُٹھ لوگوں کو خبر دے کہ بہشت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور اللہ اس دین کو فاجر آدمی کے ساتھ قوت دیتا ہے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۴۲/۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جادو کئے گئے۔ آپ ایک ایسی چیز کے متعلق جو نہ کی ہوتی خیال کرتے کہ کی ہے۔ حتیٰ کہ ایک دن آپ نے دعا کی اور پھر دعا کی جب کہ میرے پاس تھے۔ پھر آپ نے فرمایا اے عائشہؓ کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا میرے لئے اس معاملہ میں کہ طلب کیا میں نے کہ میرے پاس دو مرد آئے ایک ان میں سے میرے سر کے برابر بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا ایک نے دوسرے کو کہا کہ اس شخص کو کیا بیماری ہے دوسرے نے کہا جادو کیا گیا ہے کہا کس نے جادو کیا دوسرے نے کہا

الْيَهُوْدِيُّ قَالَ فِيْمَا ذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّ مُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا وَكَاَنَّ مَاۗءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاۗءِ وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَاسْتَخْرَجَهٗ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لبید بن اعصم یہودی نے جادو کیا ایک نے کہا کس چیز میں جادو کیا دوسرے نے کہا کنگھی کے ان بالوں میں جو کنگھی کرتے وقت گرتے ہیں نر کھجور کے شگوفہ میں پھر کہا اس کو کہاں رکھا ہے کہا بیچ کنوئیں ذروان کے۔ آپ اپنے چند صحابہ کو ساتھ لے کر وہاں گئے فرمایا یہ کنواں ہے جو مجھ کو دکھلایا گیا ہے تو اس کنوئیں کا پانی مہندی جیسا تھا گویا کہ کھجوروں کے شگوفے شیطانوں کے سر ہیں۔ حضرتؐ نے اُن کو نکالا۔ (متفق علیہ)

۵۶۴۳/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ فَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِّيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَّحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ اِلٰى رِصَافِهٖ اِلٰى نَضِيِّهٖ وَهُوَ قِدْحُهٗ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ

ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہا کہ ایک دن ہم آپؐ کے پاس تھے اور آپ مال تقسیم کر رہے تھے کہ آپ کے پاس ذوالخویصرہ آیا اور وہ بنی تمیم سے تھا۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول تقسیم میں عدل کرو آپ نے فرمایا تیرے لئے افسوس کون عدل کرے گا جب میں نے عدل نہ کیا تو نا امید ہوا اور زیاں کار ہوا تو اگر میں نے انصاف نہ کیا حضرت عمرؓ نے کہا آپ مجھ کو حکم دیجئے کہ میں اس کی گردن اُڑا دوں آپؐ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے اس لئے کہ اس کے تابعدار ہوں گے حقیر جانے گا ایک تمہارا اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں اور اپنے روزے کو ان کے روزوں کے مقابلہ میں۔ قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے وہ اس طرح نکلیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے اس کے پیکان اور پے اور نصی کو دیکھا جاتا ہے وہ کمان وغیرہ کی لکڑی ہے اور تیر کے پروں کی طرف دیکھا جاتا ہے کہ وہ خون اور گوبر میں سے پار ہوا ہے لیکن اس پر کوئی نشان نہیں اس کے تابعداروں کی بعض علامت یہ ہے کہ ایک مرد سیاہ رنگ کا ہوگا کہ اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی مانند

قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ نَعَتَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهٗ فَيَاْمَنُنِيْ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَهٗ فَمَنَعَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یا گوشت کے ٹکڑے کی مانند کہ ہلتا ہوگا۔ بہترین فرقہ پر چڑھائی کریں گے۔ ابوسعید خدری نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب لڑے اس خوارج کی جماعت سے اور میں انکے ساتھ تھا۔ حضرت علیؓ نے اسکو تلاش کرنیکا حکم فرمایا اس شخص کو تلاش کر کے حضرت علیؓ کے پاس لایا گیا میں نے اسکو دیکھا جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس کے مطابق ایک روایت میں ہے ایک شخص کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی بلند۔ ابنوہ کی داڑھی رخسارے اٹھے ہوئے سر منڈا ہوا اس نے کہا اے محمدؐ اللہ سے ڈر آپؐ نے فرمایا کون فرمانبرداری کریگا اگر میں نافرمانی کروں اللہ مجھ کو زمین کے لوگوں پر امین جانتا ہے اور تم مجھ کو امین نہیں جانتے ایک شخص نے اسکے قتل کے متعلق دریافت کیا آپنے اسکو قتل کرنے سے منع فرمایا جب اس شخص نے پیٹھ پھیری تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ وہ قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے اسطرح نکلیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے وہ خارجی اہل اسلام کو قتل کرینگے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے آپ نے فرمایا اگر میں ان کو پاؤں تو میں ان کو قتل کروں عادیوں کے قتل کی مانند۔ (متفق علیہ)

۵۶۴۴/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّيْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّهْدِيَ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا تھا کہ وہ مشرکہ تھی ایک دن میں نے اس کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ایسی بات کہی جو مجھ کو بڑی بری لگی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا ہوا آیا میں نے کہا اے اللہ کے رسول دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت فرمائے آپؐ نے فرمایا خداوندا ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت کردے

فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَی الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ قَدَمَیَّ فَقَالَتْ مَکَانَکَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَآءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْکِیْ مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَیْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں خوش خوش نکلا آپ کے دعا کرنے کی وجہ سے میں اپنی ماں کے دروازے پر پہنچا تا گہاں دروازہ بند تھا میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سُنی اس نے کہا اے ابوہریرہؓ تو اپنی جگہ ٹھہر جا۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سُنی میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتا پہنا اور جلدی سے اوڑھنی نہ لی۔ پھر دروازہ کھولا اور کہا اے ابوہریرہؓ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں خوشی کی وجہ سے روتا تھا۔ آپؐ نے اللہ کی تعریف کی اور اچھی بات کہی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۴۵ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّکُمْ تَقُوْلُوْنَ اَکْثَرَ اَبُوْهُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ کَانَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ کَانَ یَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَکُنْتُ امْرَأً مِّسْکِیْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مِلْءِ بَطْنِیْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا لَنْ یَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰی اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ هٰذِهٖ ثُمَّ یَجْمَعُهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ فَیَنْسٰی مِنْ مَّقَالَتِیْ شَیْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَیْسَ عَلَیَّ ثَوْبٌ غَیْرُهَا حَتّٰی قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ

(انہیں (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ تم کہتے ہو کہ ابوہریرہؓ بہت حدیثیں نقل کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اللہ کے پاس جانا ہے۔ میرے بھائی جو مہاجر تھے کہ انکو بازاروں کے کاروبار آنحضرتؐ کی صحبت سے باز رکھتے تھے اور میرے انصاری بھائی کہ ان کو اُن کے مالوں نے آنحضرتؐ کی صحبت سے باز رکھا اور میں ایک مسکین آدمی تھا ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی رہتا اپنے پیٹ کو بھرنے کے لئے۔ ایک دن آنحضرتؐ نے فرمایا ہرگز نہیں ہوگی یہ بات کہ تم میں سے کوئی اپنے کپڑے کو کھولے گا یہاں تک کہ میں اپنی بات کو پورا کرلوں پھر اس کپڑے کو اکٹھا کرلے اور سینے کے ساتھ لگائے پھر یہ بات بھی ہو کہ وہ میری حدیثوں سے کچھ بھول جائے کبھی میں نے اپنی کملی کھولی اس کے سوا مجھ پر کوئی کپڑا نہ تھا یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات کو پورا کیا پھر میں نے اسکو اپنے سینے کی طرف سمیٹا۔ قسم ہے اس ذات کی

ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ ذٰلِكَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جس نے حضرتؐ کو حق کیساتھ بھیجا کہ میں کبھی آپ کی حدیث نہیں بھولا آج تک۔ (متفق علیہ)

۵۶۴۶/۲۸ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلٰى وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ وَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِي بَعْدُ فَانْطَلَقَ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ فَارِسًا مِنْ أَحْمَسَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جریرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تو مجھ کو ذی الخلصہ سے آرام نہیں دیتا۔ میں نے کہا ہاں اور میں گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ میں نے یہ بات آں حضرتؐ سے ذکر کی آپؐ نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مبارک مارا یہاں تک کہ میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کا نشان اپنے سینہ پر اور آپؐ نے فرمایا اے اللہ اس کو ثابت رکھ اور اس کو ہدایت کا راستہ دکھانے والا اور خود راہِ راست دکھایا گیا۔ جریر نے کہا کہ میں حضرت کی دعا کے بعد کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ جریر قبیلہ قریش کے ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ چلا اور ذی الخلصہ کو جریر نے آگ میں جلا دیا اور اس کو توڑ ڈالا۔ (متفق علیہ)

۵۶۴۷/۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوذًا فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذَا فَقَالُوا دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب تھا وہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا ملا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کو زمین قبول ہی نہیں کریگی انسؓ نے کہا مجھ کو ابوطلحہؓ نے خبر دی کہ ابوطلحہ اس زمین میں آئے جہاں وہ مرا تھا تو اس کو ابوطلحہ نے قبر کے باہر پایا۔ ابوطلحہ نے کہا اس شخص کا کیا حال ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نے اس کو کئی دفعہ دفن کیا مگر اس کو زمین نے قبول ہی نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

۵۶۴۸/۳۰ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا قَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ

ابوایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے غروب ہونے کے وقت نکلے کہ آپؐ نے ایک آواز سُنی۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہودی اپنی قبروں میں عذاب کیے جاتے ہیں

فِیْ قُبُوْرِهَا۔ (رَوَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۵۶۴۹/۳۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا عَظِيْمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ قَدْ مَاتَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے ایک ہوا چلی کہ قریب تھی کہ وہ سوار کو دفن کر دے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کے مرنے کے وقت بھیجی گئی ہے۔ جب آپ مدینہ میں داخل ہوئے تو ایک منافقوں کا سردار مر گیا تھا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۵۰/۳۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِيْ شَيْءٍ وَّاِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَّا نَاْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا فِي الْمَدِيْنَةِ شِعْبٌ وَّلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوْا اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اِرْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَاَقْبَلْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَوَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِيْنَ دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى اَغَارَ عَلَيْنَا بَنُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطْفَانَ وَمَا يُهَيِّجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ایک دن ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عسفان کی طرف نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کئی راتیں ٹھہرے لوگوں نے کہا ہم یہاں لڑائی وغیرہ میں مشغول ہیں اور ہمارے اہل و عیال ہمارے پیچھے ہیں اور ان پر ہمارے جمع کا کوئی فائدہ نہیں آپ کو یہ خبر پہنچی آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے نہیں ہے مدینہ میں کوئی راہ اور نہ کوئی کونہ کہ اس پر دو فرشتے نگہبان ہیں جب تک کہ تم مدینہ میں نہ پہنچو پھر فرمایا تم مدینہ کی طرف کوچ کرو تو ہم نے مدینہ کی طرف کوچ کیا۔ قسم ہے اس ذات کی کہ قسم کھائی جاتی ہے اس کی ہم نے اپنے اسباب ابھی رکھے ہی تھے کہ عبداللہ بن غطفان کے بیٹوں نے ہم پر چڑھائی کی اور اس سے پہلے اُن کو جرأت ہی نہ ہوتی تھی۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۵۱/۳۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قحط لوگوں کو پہنچا۔ اس وقت آپ جمعہ کا خطبہ فرماتے تھے۔ ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسولؐ مال ہلاک ہو گئے

وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتّٰى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَآءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَجَرَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَّلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاُقْلِعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور اہل وعیال بھوکے ہوئے آپ ہمارے لئے اللہ سے دعا فرمائیں آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور میں اس وقت دیکھتا تھا کہ آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں تھا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی آپ نے اپنے ہاتھ نیچے نہیں کئے تھے کہ پہاڑ کی مانند بادل آیا پھر آنحضرتؐ اپنے منبر سے نیچے نہیں اترے تھے کہ میں نے بارش کو دیکھا کہ وہ آنحضرت کی داڑھی مبارک پر پڑتا ہے تو ہم بارش کئے گئے اس دن اور اس کے بعد والے دن پھر اگلے دن حتیٰ کہ دوسرے جمعہ تک اور کھڑا ہوا وہی اعرابی یا کوئی اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول مکان گر پڑے اور مال غرق ہوگیا آپ اللہ سے دعا فرمائیں آپ نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے اور فرمایا اے اللہ ہمارے اردگرد بارش برسا اور ہم پر نہ برسا آپ کسی جانب بھی اشارہ نہ فرماتے تھے مگر بادل کھل جاتا تھا اور مدینہ گڑھے کی مانند ہوگیا اور ایک مہینہ تک نالہ قناۃ بہتا رہا اور کوئی شخص کسی کونہ سے نہ آتا مگر خبر دیتا بہت بارش کی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا اے اللہ ہمارے گرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔ ٹیلوں پر برسا۔ پہاڑوں پر اور اندرونی نالوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہ پر۔ انسؓ نے کہا کہ بادل کھل گیا اور ہم دھوپ میں باہر آئے۔ (متفق علیہ)

۵۶۵۲/۳۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ اِلٰى جِذْعٍ نَخْلَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ صَاحَتِ

جابرؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کھجور کے تنے پر تکیہ لگاتے مسجد کے ستونوں میں سے۔ جب آپ کے لئے منبر تیار کیا گیا آپ اس پر کھڑے ہوئے خطبہ دینے کے لئے تو وہ ستون

النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَاِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رویا حضرتؐ منبر کے بننے سے پہلے اس کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ پڑھتے تھے اتنا رویا کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جاتے آپؐ منبر سے اترے اور اس کو پکڑا اور گلے لگایا تو وہ ستون ہچکیاں لیتا تھا جس طرح بچہ ہچکیاں لیتا ہے۔ وہ بچہ جو چپ کرایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ٹھہرا۔ حضرت نے فرمایا کہ ستون ذکر کو نہ سننے کی وجہ سے رویا تھا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۶۵۳/۳۵ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرتؐ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا آپ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔ اس نے کہا میں دائیں ہاتھ سے کھانے کی طاقت نہیں رکھتا آپؐ نے فرمایا نہ کھا سکے تو اور نہ بازر کھا اسکو مگر تکبر نے راوی نے کہا کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ کو منہ کی طرف اٹھا نہیں سکتا تھا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۵۴/۳۶ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا وَّكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ مدینہ والے ڈرے اور فریاد کی ایک بار آنحضرتؐ سوار ہوئے ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر وہ سست رفتار اور قدم قریب قریب رکھتا تھا۔ جب آپؐ واپس تشریف لائے تو فرمایا کہ میں نے تیرے گھوڑے کو دریا پایا۔ کوئی گھوڑا اس سے تجاوز نہیں کر سکتا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس دن کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۵۵/۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهٖ اَنْ يَّاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِيْ قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَّاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَّرَاكَ

جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میرا باپ فوت ہو گیا اور اس پر قرض تھا تو میں نے قرض خواہوں پر قرض کے بدلے تمام کھجوریں پیش کیں انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ میں آنحضرتؐ کے پاس آیا اور عرض کی کہ آپؐ کو معلوم ہے کہ میرا باپ شہید ہو گیا ہے اور اس پر بہت قرض ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپؐ کو قرض خواہ دیکھیں آپؐ نے فرمایا جا اور تمام قسم کی کھجوروں

الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِيْ اِذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهٗ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ كَاَنَّهُمْ اُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُدْعُ لِيْ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ عَنْ وَّالِدِيْ اَمَانَتَهٗ وَاَنَا اَرْضٰى اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعُ اِلٰى اَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتّٰى اَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةٌ وَّاحِدَةٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کو علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر دے۔ میں نے ایسا ہی کیا اور آنحضرتؐ کو بلایا جب دیکھا آنحضرتؐ کو قرض خواہوں نے تو مجھ پر اس وقت دلیر ہو گئے آنحضرتؐ نے قرض خواہوں کا رویہ دیکھا تو آپؐ نے بڑے ڈھیر کے ارد گرد تین چکر لگائے پھر آپؐ اس پر بیٹھ گئے پھر فرمایا اپنے قرض خواہوں کو بلا۔ آپؐ ماپ کر ان کو دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرے باپ کا قرض ادا کر دیا اور میں اس پر راضی تھا کہ اللہ نے میرے باپ کا قرض پورا کر دیا اور میں اپنی بہنوں کی طرف ایک کھجور تک نہ لیجاؤں تو اللہ نے تمام ڈھیر صحیح سالم رکھے حتیٰ کہ میں اس ڈھیر کو دیکھتا تھا جس پر آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم قرض کی ادائیگی کے لئے تشریف فرما تھے کہ اس سے ایک کھجور تک کم نہیں ہوئی۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۵۶/۳۸ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُكَّةٍ لَّهَا سَمْنًا فَيَاْتِيْهَا بَنُوْهَا فَيَسْاَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِيْ كَانَتْ تُهْدِيْ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيْمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيْهَا مَا زَالَ قَائِمًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی جابرؓ سے روایت ہے کہ امّ مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپی میں گھی کا ہدیہ بھیجتی تھی اس کے بیٹے آئے اور انہوں نے سالن کا سوال کیا اور ان کے پاس کچھ نہ تھا تو امّ مالک نے اس کپی کا قصد کیا جس میں آنحضرت کیلئے ہدیہ بھیجتی تھی اس میں گھی پایا وہ ہمیشہ سالن کا کام دیتا رہا اس کے گھر میں یہاں تک کہ اس نے اس کو نچوڑا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا کیا تو نے اسکو نچوڑا ہے کہنے لگی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو اس کو نہ نچوڑتی تو وہ اسی طرح ہمیشہ قائم رہتا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۵۷/۳۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ

انسؓ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ نے امّ سلیم کو کہا کہ میں

لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ وَلَاثَتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْطَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرَتْهُ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَّا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو پست سنا ہے جو بھوک پر دلالت کرتی ہے کیا تیرے پاس کوئی کھانے کو ہے کہنے لگی ہاں تو اُمِّ سلیم جَو کی روٹیاں لائی پھر اُن کو رومال کے ایک کونہ میں لپیٹا پھر اُن کو میرے ہاتھ کے نیچے دبا دیا اور اس پر کپڑا لپیٹ دیا پھر مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا میں وہ روٹیاں لے گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپؐ کے پاس اور لوگ بھی تھے میں نے ان پر سلام کیا آپؐ نے مجھ کو فرمایا کیا تجھ کو ابوطلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کی ہاں آپؐ نے فرمایا کھانے کے ساتھ میں نے عرض کی ہاں۔ آپؐ نے اپنے ساتھیوں کو فرمایا اٹھو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور میں بھی چلا آپ کے آگے میں نے ابوطلحہ کو خبر دی۔ ابوطلحہ نے کہا اے اُمِّ سلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر تشریف لے آتے ہیں اور ہمارے پاس اتنا راشن نہیں کہ سب کو کھلائیں۔ اُمِّ سلیم نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ابوطلحہ چلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا آپ متوجہ ہوتے اور ابوطلحہ آپؐ کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے فرمایا اے اُمِّ سلیم لاؤ میرے پاس جو تمہارے پاس ہے تو وہ کھانا آپ کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے روٹیوں کو توڑنے کا حکم دیا حتیٰ کہ ریزہ ریزہ کی گئیں اُمِّ سلیم نے اس پر کپی نچوڑی۔ سالن کیا اس گھی کو جو کپے سے نکلا تھا آپؐ نے اس کھانے

سَلَّمَ فَقُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَادَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ثُمَّ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ اُدْخِلَ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتّٰى عَدَّ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَّفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهٗ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُوْنَكُمْ هٰذَا۔

میں برکت کی دعا فرمائی پھر دس دس آدمیوں کو کھانے کی اجازت دی گئی۔ انہوں نے کھایا اور خوب سیر ہو کر کھایا پھر نکلے پھر دس کو کھانے کی اجازت دی گئی۔ تمام قوم نے خوب سیر ہو کر کھایا اور قوم ستر یا اسی آدمیوں پر مشتمل تھی۔ بخاری مسلم کی روایت ہے۔ مسلم کے لئے روایت میں ہے آپؐ نے دس کو اجازت دی وہ داخل ہوئے پھر آپؐ نے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو۔ انہوں نے کھایا حتیٰ کہ اسی آدمیوں نے اسی طرح کھایا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور پھر بھی باقی بچ گیا اور بخاری کی ایک روایت میں ہے آنحضرتؐ نے فرمایا داخل کر مجھ پر دس یہاں تک کہ شمار کیا چالیس شخصوں کو پھر کھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ میں شروع ہوا کہ دیکھتا تھا کہ آیا اس سے کم ہوا ہے یا نہیں۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پھر آنحضرتؐ نے باقی لوگوں کو جمع کیا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ تو وہ اسی طرح ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا اور فرمایا کہ لو اور کھاؤ اس کو۔

۵۶۵۸ وَعَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَآءٍ وَّهُوَ بِالزَّوْرَآءِ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَجَعَلَ الْمَآءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ اَوْ زُهَآءَ ثَلٰثَمِائَةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کے پاس برتن لایا گیا اس حال میں کہ آپ زوراء مقام پر تھے آپؐ نے اپنا ہاتھ مبارک اس میں رکھا پانی نکلنا شروع ہو گیا آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے قوم نے اس پانی سے وضو کیا قتادہ نے کہا میں نے انسؓ کو کہا کہ تم اس وقت کتنے آدمی تھے اس نے کہا تین سو یا تین سو سے کم و بیش۔ (متفق علیہ)

۵۶۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ اصحاب رسولؐ

كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَّاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَآءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَّآءٍ فَجَآءُوْا بِاِنَآءٍ فِيْهِ مَآءٌ قَلِيْلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطُّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

خدا کے معجزوں کو برکت کی خاطر گنتے تھے اور تم ڈرانے کی خاطر ہم ایک سفر میں آنحضرت کے ساتھ تھے پانی کم ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ بچا ہوا پانی تلاش کرو۔ صحابہ ایک برتن لائے کہ اس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے ہاتھ مبارک اس برتن میں داخل کیا پھر فرمایا آؤ تم پاک کرنے والے اور بابرکت پانی کی طرف اور یہ برکت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے نکلتا تھا اور ہم کھانے کی تسبیح سنتے تھے اس حال میں کہ وہ کھایا جاتا تھا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۶۰/۴۲ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَآءَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حَتّٰى اِبْهَارَّ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلٰوتَنَا فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِيْ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ اِرْكَبُوْا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَاَةٍ كَانَتْ مَعِيْ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّآءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّآءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَاَتَكَ

ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا فرمایا کہ تم اوّل رات اور آخر رات چلو گے اور تم پانی کے پاس آؤ گے صبح کو اگر اللہ نے چاہا لوگ چلے اور کوئی دوسرے کی طرف جھانکتا نہیں تھا۔ ابو قتادہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات ہوئی رستہ سے ایک طرف ہٹ گئے اور رکھا اپنا سر مبارک یعنی سوئے پھر فرمایا ہماری نماز کی نگہبانی کرنا۔ ان میں سے جو سب سے پہلے جاگا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور دھوپ آپؐ کی پیٹھ میں لگی۔ آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ۔ ہم (صحابہؓ) سوار ہو گئے اور ہم چلے حتیٰ کہ سورج بلند ہو گیا۔ آپؐ سواری سے نیچے تشریف لائے۔ پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا جو کہ وضو کے لئے تھا آپ نے اس سے وضو کیا۔ عام وضوؤں کی نسبت کم پانی سے۔ ابو قتادہ نے کہا اس برتن سے تھوڑا سا پانی بچ گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس برتن کی حفاظت کرو قریب ہے کہ اس سے ایک خبر ہو۔ پھر بلالؓ نے نماز کے لئے اذان کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر آپ

فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهٗ فَاَنْهَيْنَا اِلَى النَّاسِ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِالْمِيْضَاَةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ وَاَبُوْقَتَادَةَ يَسْقِيْهِمْ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ رَاَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيْضَاَةِ تَكَابَّوْا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا الْمَلَاَ كُلُّكُمْ سَيَرْوٰى قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَاَسْقِيْهِمْ حَتّٰى مَا بَقِيَ غَيْرِيْ وَغَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِيْ اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰى تَشْرَبَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّيْنَ رِوَآءً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِهٖ وَكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَزَادَ فِي الْمَصَابِيْحِ بَعْدَ قَوْلِهٖ اٰخِرُهُمْ لَفْظَةَ شُرْبًا۔

نے صبح کی نماز پڑھی اور آپؐ سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہوئے آپ کے ساتھ تو ہم لوگوں کے پاس پہنچے جب کہ سورج بلند ہوا اور ہر چیز گرم ہوگئی اور لوگ کہہ رہے تھے اے اللہ کے رسول ہم ہلاک ہوگئے اور پیاسے ہوئے آپؐ نے فرمایا کہ تم پر ہلاکت نہیں۔ تو آپ نے ابوقتادہ سے وضو کا پانی منگوایا آنحضرتؐ پانی ڈالتے جاتے تھے اور ابوقتادہ لوگوں کو پلاتے جاتے تھے۔ تو لوگوں نے پانی کو برتن میں دیکھنے کی خاطر بھیڑ کر دی۔ آپ نے فرمایا اچھا خلق کرو قریب ہے کہ تم سب سیراب ہو جاؤ گے۔ راوی نے کہا سب نے خلق کو درست کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈالتے تھے اور میں پلاتا تھا تو میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا سب نے پانی پیا۔ پھر آپؐ نے مجھے پانی ڈال کر دیا اور فرمایا پی میں نے کہا پہلے آپ پی لیجئے پھر میں پیوں گا تو آپ نے فرمایا قوم کا ساقی آخر میں ہوتا ہے۔ ابوقتادہ نے کہا میں نے بھی پیا۔ اور حضرت نے بھی پیا۔ ابوقتادہ نے کہا کہ لوگ سیراب ہونے کی وجہ سے راحت پانے والے پانی پر آئے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے صحیح مسلم میں اسی طرح ہے اور حمیدی کی کتاب میں بھی اسی طرح ہے۔ اور جامع الاصول میں مصابیح نے زیادہ کیا آخرہم کے قول کے بعد شُرْبًا کے لفظ کو۔

۵۶۶۱/۴۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ لَهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ تبوک کا دن تھا لوگوں کو سخت بھوک محسوس ہوئی۔ عمرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول لوگوں سے باقی ماندہ توشہ منگوائیے پھر ان توشوں پر برکت کی دعا فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں آپؐ نے چمڑے

فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبُسِطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَأُوهُ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کا دسترخوان منگوایا اس کو بچھایا گیا پھر لوگوں سے باقی ماندہ توشہ منگوایا۔ شروع ہوا ایک شخص وہ چینے کی مٹھی لاتا تھا اور دوسرا کھجور کی مٹھی اور ایک شخص کھجور کا ٹکڑا لایا حتیٰ کہ دسترخوان پر تھوڑی سی چیزیں جمع ہوگئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر برکت کی دعا فرمائی پھر فرمایا کہ اپنے اپنے برتنوں میں ڈال لو۔ تمام لوگوں نے اپنے پاس عینی برتن بھر لئے۔ لوگوں میں سے کوئی باقی نہ رہا جس نے اپنا برتن نہ بھرا ہو۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ تمام لشکر نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ باقی بہت بچ گیا آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ یہ بات نہیں ہو سکتی کہ اللہ سے کوئی بندہ ملے اس حالت میں کہ وہ دونوں گواہیوں کے ساتھ ہو اور نہ ہی شک کرنے والا ہو پھر روکا جائے جنت سے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۶۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَحَمَدَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ فَرَجَعْتُ

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت زینبؓ کے ساتھ نئی نئی شادی ہوئی تھی تو میری ماں ام سلیم نے ارادہ کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھجور گھی اور فروط سے مالیدہ (حلوا) تیار کروں تو اس نے مالیدہ سا تیار کر کے برتن میں ڈال کر انس کو کہا لے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا اور کہہ کہ یہ میری ماں نے آپ کی طرف بھیجا ہے اور آپ کو سلام بھی کیا ہے۔ یہ آپ کے لئے تھوڑا سا تحفہ ہے میں اس کو حضرت کے پاس لے گیا اور میں نے اسی طرح کہا جس طرح میری ماں نے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو رکھ دے اور جا فلاں فلاں شخص کو میرے پاس بلا لا و آپ نے تین شخصوں کا نام لیا اور فرمایا بلا لا تو جو شخص تجھ کو ملے میں ان تینوں آدمیوں کو بلا لایا اور

فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ قِيلَ لِأَنَسٍ كَمْ عَدَدُكُمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوا عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمْ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جو مجھے ملا اس کو بھی۔ میں اچانک لوٹا آپ کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ انسؓ سے پوچھا گیا تم کتنے تھے اس نے کہا تقریباً تین سو۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے اس حلوے میں اپنا دستِ مبارک رکھا اور کلام کیا جو اللہ نے چاہا پھر شروع ہوئے کہ دس دس کو بلاتے تھے اور وہ کھاتے تھے اور آپؐ ان کو فرماتے کہ اللہ کا نام لو اور کھاتے ہر شخص اپنے آگے سے۔ انسؓ نے کہا کہ انہوں نے کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے وہ جماعت نکلی اور دوسری داخل ہو گئی۔ یہاں تک کہ تمام نے کھایا اور مجھے حضرتؐ نے فرمایا کہ اے انسؓ اسکو اٹھاؤ میں نے اٹھایا مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ جب میں نے رکھا زیادہ تھا یا اب جب کہ اٹھایا۔ (متفق علیہ)

۵۶۶۳/۴۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ قَدْ أَعْيَى فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِيرِكَ قُلْتُ قَدْ عَيِيَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ فَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ بِوُقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ میں اونٹ پر سوار تھا وہ تھک گیا قریب تھا کہ وہ نہ چلے آپؐ مجھے ملے فرمایا تیرے اونٹ کو کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ تھک گیا ہے آپ اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوئے ہانکا اور اس کے لئے دعا کی تو وہ باقی تمام اونٹوں کے آگے چلتا تھا پھر مجھ کو آنحضرتؐ نے فرمایا تو اپنے اونٹ کو کیا دیکھتا ہے تو میں نے عرض کی اچھی حالت ہے آپؐ کی برکت کی وجہ سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اسکو بیچنا چاہتا ہے چالیس درہموں میں۔ میں نے اسکو چالیس درہموں میں اس شرط پر بیچا کہ میں مدینہ تک اس پر سواری کروں گا جب آپؐ مدینہ پہنچے تو صبح کو میں وہ اونٹ آنحضرتؐ کے پاس لے گیا۔ آپؐ نے مجھ کو اونٹ کی قیمت دی اور اونٹ بھی مجھ کو واپس کر دیا۔ (متفق علیہ)

۵۶۶۴ وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ نِ السَّاعِدِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ تَبُوْکَ فَاَتَیْنَا وَادِی الْقُرٰی عَلٰی حَدِیْقَۃٍ لِّاِمْرَاَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اخْرُصُوْھَا فَخَرَصْنَاھَا وَخَرَصَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ وَّقَالَ اَحْصِیْھَا حَتّٰی نَرْجِعَ اِلَیْکِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَانْطَلَقْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا تَبُوْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَھُبُّ عَلَیْکُمُ اللَّیْلَۃَ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَلَا یَقُمْ فِیْھَا اَحَدٌ فَمَنْ کَانَ لَہٗ بَعِیْرٌ فَلْیَشُدَّ عِقَالَہٗ فَھَبَّتْ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْہُ الرِّیْحُ حَتّٰی اَلْقَتْہُ بِجَبَلَیْ طَیِّءٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا وَادِی الْقُرٰی فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَۃَ عَنْ حَدِیْقَتِھَا کَمْ بَلَغَ ثَمَرُھَا فَقَالَتْ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ ہم غزوہ تبوک میں آنحضرتؐ کے ساتھ نکلے اور ہم وادی قریٰ میں آئے ہم ایک عورت کے باغیچہ سے گزرے آپؐ نے فرمایا اس کے درختوں کے میوے کا اندازہ کرو۔ ہم نے اندازہ کیا اور آنحضرتؐ نے اس کا دس وسق اندازہ کیا آپؐ نے فرمایا اس کو یاد رکھنا یہاں تک کہ ہم پھر کر آویں تیری طرف انشاء اللہ پھر ہم چلے اور تبوک میں پہنچ گئے آپؐ نے فرمایا قریب ہے کہ آج رات تم پر سخت ہوا چلے۔ کوئی کھڑا نہ ہو جس کے پاس اونٹ ہے چاہیئے کہ اس کی رسی کو مضبوط باندھے تو سخت ہوا چلی ایک شخص کھڑا ہوا اس ہوا نے اس کو اٹھایا اور طے کے دونوں پہاڑوں کے درمیان پھینک دیا۔ پھر ہم متوجہ ہوئے کہ ہم وادی قریٰ میں اس عورت کے پاس آئے آپؐ نے اس عورت سے اس کے باغ کا حال پوچھا کہ اس کا میوہ کتنا ہوا ہے۔ اس نے کہا دس وسق۔

(روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے)

۵۶۶۵ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُسَمّٰی فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْھَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰی اَھْلِھَا فَاِنَّ لَھُمْ ذِمَّۃً وَّرَحِمًا اَوْقَالَ ذِمَّۃً وَّصِھْرًا فَاِذَا رَاَیْتُمْ رَجُلَیْنِ یَخْتَصِمَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَاخْرُجْ مِنْھَا قَالَ

ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم مصر کو فتح کرو گے اور مصر ایک زمین ہے کہ اس میں قیراط کا چرچا ہے جب تم اس کو فتح کر لو تو اس کے رہنے والوں پر احسان کرنا اس لئے کہ ان کے لئے ذمہ ہے اور قرابت ہے یا فرمایا ذمہ اور علاقہ سسرال کا ہے جب دیکھو تم دو شخصوں کو کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے ہیں تو مصر سے نکل جاؤ ابو ذرؓ نے کہا میں نے

فَرَاَیْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِیْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِیْعَةَ یَخْتَصِمَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دیکھا عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ کو اور اسکے بھائی ربیعہ کو کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ میں جھگڑتے تھے تو میں مصر سے نکلا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۶۶ وَعَنْ حُذَیْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ اَصْحَابِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ فِیْ اُمَّتِیْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَّا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یَجِدُوْنَ رِیْحَهَا حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ثَمَانِیَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِیْهِمُ الدُّبَیْلَةُ سِرَاجٌ مِّنْ نَّارٍ یَظْهَرُ فِیْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰی تَنْجُمَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَسَنَذْكُرُ حَدِیْثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَاُعْطِیَنَّ هٰذِهِ الرَّایَةَ غَدًا فِیْ مَنَاقِبِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِیْثَ جَابِرٍ مَّنْ یَّصْعَدُ الثَّنِیَّةَ فِیْ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

حذیفہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا میرے صحابیوں میں ایک روایت میں ہے کہ میری امت میں بارہ منافق ہیں کہ نہ داخل ہوں گے جنت میں اور نہ جنت کی بو پاویں گے حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے گزرے۔ ان میں سے آٹھ کو ہلاک کرے گا دبیلہ شعلہ آگ کا جو اُن کے مونڈھوں میں ظاہر ہوگا یہاں تک کہ اس کی حرارت کا اثر ان کے سینوں میں نمودار ہوگا۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے) اور ہم سہل بن سعد کی حدیث بیان کریں گے جس کے لفظ یہ ہیں لاعطین ہذہ الرایۃ غداً مناقب علی رضی اللہ عنہ میں اور حدیث جابرؓ کی جس کے لفظ یہ ہیں من یصعد الثنیۃ جامع المناقب میں اگر اللہ نے چاہا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ دوسری فصل

۵۶۶۷ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَی الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَشْیَاخٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَی الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَیْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ یَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا یَخْرُجُ اِلَیْهِمْ قَالَ فَهُمْ یَحُلُّوْنَ

ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ ابوطالب نکلے طرف شام کی۔ انکے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکلے۔ قریش کے شیخوں کے درمیان جب راہب پر وارد ہوئے اُترے اور اپنے کجاوے کھولتے تھے تو راہب اُنکی طرف آیا اور اس سے پہلے بھی انکا راہب پر گذر ہوتا تھا لیکن راہب انکی طرف نہیں آتا تھا تو یہ لوگ اپنے کجاوے کھولتے تھے اور راہب اُن میں کسی کو تلاش کرتا تھا یہاں تک کہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو پکڑا اور کہنے لگا یہ جہانوں کا سردار ہے اور یہ رب العالمین کا رسول ہے کہ اس کو

رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مَّا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِّنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَّلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَّاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ وَكَانَ هُوَ فِيْ رَعِيَّةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ وَّبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَّزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اللہ جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گا قریش کے بعض بزرگوں نے راہب سے کہا تجھ کو کیسے معلوم ہوا۔ راہب نے کہا کہ جب تم دونوں پہاڑوں کے درمیان سے گزرے تو درختوں اور پتھروں نے انکو سجدہ کیا۔ پیغمبر کے سوا کسی کو درخت اور پتھر سجدہ نہیں کرتے اور میں اس کو نبوت کی مُہر کی وجہ سے بھی جانتا ہوں کہ وہ اس کے شانہ کی ہڈی کے نیچے ہے سیب کی مانند۔ پھر وہ لوٹا اور قافلہ کیلئے کھانا تیار کیا جب راہب کھانا لایا تو حضرتؐ اونٹ چرانے کیلئے گئے ہوئے تھے راہب نے قریش سے کہا کہ کسی کو اس کی طرف بھیجو۔ آپؐ تشریف لائے آپؐ پر بادل سایہ کئے ہوئے تھا۔ جب آنحضرتؐ قوم کے نزدیک ہوئے تو قوم کو پایا کہ جہاں درخت کا سایہ تھا وہ لوگ پہلے ہی قبضہ کر کے بیٹھ گئے تھے تو درخت کا سایہ آپکی طرف جھک آیا۔ راہب نے کہا درخت کے سایہ کیطرف دیکھو کہ وہ آپؐ پر جھک آیا ہے۔ راہب نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ اس کا ولی کون ہے لوگوں نے کہا ابو طالب ابو طالب کو راہب بہت دیر تک قسم دیتا رہا کہ محمدؐ کو مکہ کی طرف واپس بھیج دو۔ یہاں تک کہ ابو طالب نے حضرت کو مکہ کی طرف بھیج دیا اور حضرت کے ساتھ ابو بکرؓ نے بلال کو بھیجا اور کچھ توشہ ان کے ساتھ کر دیا راہب نے موٹی روٹی اور روغن زیت۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۶۶۸/۵۰ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا

علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھا۔ ہم مکہ کے گرد و نواح میں نکلے آپ کے سامنے کوئی پتھر یا شجر وغیرہ نہ آتا تھا مگر وہ السلام علیک

اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَ هُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

یا رسول اللہ کہتا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے)

۵۶۶۹ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِيْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسراء کی رات براق لایا گیا۔ لگام دیا ہوا زین کسا ہوا براق نے شوخی کی آنحضرتؐ پر۔ جبریل نے اس کو کہا کہ کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر شوخی کرتا ہے۔ اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزت والا تجھ پر کبھی سوار نہیں ہوا۔ راوی نے کہا براق پسینہ پسینہ ہو گیا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۶۷۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا اِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ جِبْرَئِيْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبریل نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور اس اشارہ سے پتھر میں سوراخ کیا اس کے ساتھ براق کو باندھا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۶۷۱ وَعَنْ يَّعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلٰثَةُ اَشْيَاءَ رَاَيْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهٗ اِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْتٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهٗ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَجَآءَهٗ فَقَالَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ لِاَهْلِ بَيْتٍ مَّا لَهُمْ مَّعِيْشَةٌ غَيْرُهٗ قَالَ اَمَّا اِذَا ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ شَكٰى

یعلیٰؓ بن مرہ ثقفی سے روایت ہے کہ تین چیزیں دیکھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت کہ چلے جاتے تھے ہم حضرت کے ساتھ۔ ایک اونٹ پر ہمارا گذر ہوا کہ اس سے پانی کھینچا جاتا تھا۔ جب اونٹ نے آنحضرت کو دیکھا تو آواز کی اور گردن رکھ دی آپ اس کے پاس ٹھہر گئے۔ فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے اس کا مالک حضرت کے پاس آیا آپؐ نے فرمایا تو اس کو میرے ہاتھ بیچ دے اس نے کہا اس کو میں نے آپ کے لئے بخش دیا اور حال یہ ہے کہ یہ اونٹ ایسے گھر والوں کا ہے کہ ان کے لئے اس کے سوا کوئی ذریعہ معاش نہیں تو حضرت نے فرمایا ادھر حال یہ بیان کرتا ہے مگر اونٹ نے گلہ کیا ہے

كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَاحْسِنُوْا إِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اِسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ أَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَّهَا بِهَا جِنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنْخِرِهِ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَإِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رِيْبًا بَعْدَكَ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

کہ کام زیادہ لیتے ہیں اور خوراک کم دیتے ہیں آپ نے فرمایا اس سے بھلائی کر پھر ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک منزل پر اترے آپ نے آرام کیا ایک درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آیا یہاں تک کہ ڈھانک لیا اس درخت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر واپس چلا گیا اپنی جگہ پر جب آپ بیدار ہوئے تو میں نے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اس نے اپنے رب سے اذن مانگا تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرے اللہ تعالیٰ نے اذن دے دیا کہا راوی نے ہم پھر چلے اور پانی پر گذرے تو ایک عورت اپنے بیٹے کو حضرتؐ کے پاس لائی کہ اس کو جنون ہے آنحضرتؐ نے اس کی ناک پکڑی اور فرمایا باہر نکل تحقیق میں محمد ہوں اللہ کا رسول پھر ہم جب واپس اسی پانی پہ آئے آنحضرتؐ نے اس عورت سے لڑکے کی حالت دریافت فرمائی اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم نے آپ کے بعد کچھ تکلیف نہیں دیکھی۔

(روایت کیا اس کو بغوی نے شرح السنہ میں)

۵۶۷۲/۵۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَّهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِيْ بِهٖ جُنُوْنٌ وَّإِنَّهُ لَيَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَّخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ مِثْلُ الْجَرْوِ الْأَسْوَدِ يَسْعٰى۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور کہا اے اللہ کے رسول میرے بیٹے کو جنون ہے اور یہ صبح و شام کھانے کے وقت شروع ہوتا ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ مبارک اس کے سینے پر پھیرا اور دعا کی تو اس لڑکے نے ایک بڑی قے کی تو کالے پلے کتے کی طرح اس کے پیٹ سے کچھ خارج ہوا اور وہ دوڑتا تھا۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۶۷۳/۵۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ قَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ اَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ تُحِبُّ اَنْ تُرِيَكَ اٰيَةً قَالَ نَعَمْ فَنَظَرَ اِلٰى شَجَرَةٍ مِّنْ وَّرَآءِهٖ فَقَالَ اُدْعُ بِهَا فَدَعَا بِهَا فَجَآءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَاَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِيْ حَسْبِيْ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریلؑ آئے اور آپ غمگین بیٹھے ہوئے تھے اس حال میں کہ آپؐ خون کی وجہ سے رنگین ہو رہے تھے جو کہ اہل مکہ نے کیا۔ جبریلؑ نے کہا کیا میں آپ کو معجزہ دکھاؤں آپ نے فرمایا ہاں تو جبریلؑ نے ایک درخت کی طرف دیکھا اپنے پیچھے سے اور کہا کہ آپ بلائیں اسکو۔ آپؐ نے بلایا تو وہ آیا اور حضرت کے سامنے کھڑا ہوگیا۔ جبریل نے کہا کہ اس کو جانے کا حکم کریں آپ نے حکم کیا تو وہ پھر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے مجھ کو کافی ہے مجھ کو۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۶۷۴/۵۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنٰى قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَمَنْ يَّشْهَدُ عَلٰى مَا تَقُوْلُ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلٰثًا فَشَهِدَتْ ثَلٰثًا اَنَّهٗ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَنْبَتِهَا۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک اعرابی آیا جب وہ قریب ہوا آپ نے اسکو فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یکتا ہے اور جسکا کوئی شریک اور ہمسر نہیں ہے اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول اور بندے ہیں۔ اعرابی نے کہا کون گواہی دیتا ہے اس بات پر جو تم کہتے ہو آپؐ نے فرمایا یہ کیکر کا درخت پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور آپ نالے کے کنارے پر تھے وہ درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا اور حضرت کے روبرو کھڑا ہوا تو آپ نے اس سے گواہی طلب کی تین بار تو درخت نے تین بار گواہی دی جس طرح کہ حضرت فرماتے پھر وہ اپنے اُگنے کی جگہ پھر گیا۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۶۷۵/۵۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کس دلیل سے آپ کی نبوت

وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

کو جانوں آپ نے فرمایا اس دلیل سے کہ میں ایک خوشہ کو کھجور سے بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے اس خوشہ کھجور کو بلایا تو وہ خوشہ اترنے لگا۔ یہاں تک کہ وہ زمین پر گرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔ پھر حضرت نے فرمایا چلا جا تو وہ چلا گیا تو وہ اعرابی اسلام لے آیا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس کو صحیح کہا ہے)

۵۶۷۶/۵۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ اِلٰى رَاعِيْ غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِيْ حَتّٰى انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ فَاَقْعٰى وَاسْتَنْفَرَ وَقَالَ قَدْ عَمَدْتَّ اِلٰى رِزْقٍ رَزَقَنِيْهِ اللّٰهُ اَخَذْتَهٗ ثُمَّ انْتَزَعْتَهٗ مِنِّيْ فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَّتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخِلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ وَاَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا اَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَدْ اَوْشَكَ الرَّجُلُ اَنْ يَّخْرُجَ فَلَا يَرْجِعَ حَتّٰى يُحَدِّثَهٗ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهٗ بِمَا

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے چرواہے کی طرف آیا اس نے ایک بکری اس ریوڑ سے لی تو اس چرواہے نے بھیڑیئے کو ڈھونڈا یہاں تک کہ چرواہے نے بکری کو بھیڑیئے کے منہ سے چھڑا لیا ابوہریرہؓ نے کہا بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھا وہاں بھیڑیئے کی طرح بیٹھ گیا اپنی دم دونوں پاؤں میں داخل کی بھیڑیئے نے کہا کہ میں نے رزق کا قصد کیا جو اللہ نے مجھ کو دیا کہ میں نے اس کو پکڑا مگر تو نے وہ چھڑا لیا اس شخص نے کہا اللہ کی قسم آج جیسی عجیب بات میں نے کبھی نہیں دیکھی کہ بھیڑیا کلام کرتا ہے۔ بھیڑیئے نے کہا اس سے عجیب بات ایک اور ہے کہ ایک آدمی کھجور کے درختوں کے بیچ دو سنگستانوں کے درمیان رہتا ہے جو بات ہو چکی اور ہونیوالی بات کی خبر دیتا ہے۔ ابوہریرہؓ نے کہا وہ آدمی یہودی تھا وہ نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور بھیڑیئے کے واقعہ کی خبر دی اور اسلام لایا اور تصدیق کی اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قیامت سے پہلے کی نشانیاں ہیں قریب ہے کہ آدمی نکلے اپنے گھر سے اور نہ واپس لوٹے حتیٰ کہ اس اس کی جوتی اور اس کا کوڑا خبر دے جو اس کے گھر والوں

اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ۔
(رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

نے اس کے بعد کیا۔
(روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

۵۶۷۷/۵۹ وَعَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِّنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَّ يَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَیْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَآءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

ابو العلاء سمرہ بن جندب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بڑے پیالہ میں ہم باری باری صبح سے شام تک کھاتے دس کھا کر اٹھتے اور دس کھانے کے لئے بیٹھ جاتے ہم نے کہا کیا چیز تھی کہ پیالہ مدد کیا جاتا اس سے سمرہ نے کہا تو کس چیز سے تعجب کرتا ہے مدد نہیں کیا جاتا مگر اس جگہ سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ کیساتھ طرف آسمان کی۔
(روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے)

۵۶۷۸/۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِیْ ثَلٰثِ مِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ فَانْقَلَبُوْا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ اَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوْا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے دن تین سو پندرہ آدمیوں کے ساتھ نکلے۔ آپ نے دعا فرمائی خدایا یہ ننگے پاؤں ہیں ان کو سواری دے۔ اے اللہ یہ ننگے بدن ہیں ان کو لباس دے یا الٰہی یہ بھوکے ہیں انکو سیر کر اللہ نے فتح دی آپ کو۔ صحابہ فتح بدر سے واپس لوٹے تو یہ حال تھا کہ ان میں سے کوئی ایسا نہ تھا جس کے پاس ایک اونٹ یا دو اونٹ نہ ہوں اور کپڑے پہنے اور خوب پیٹ بھر کر کھایا۔
(روایت کیا اس کو داؤد نے)

۵۶۷۹/۶۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَّنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَّكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا تم مدد کئے جاؤ گے اور تم غنیمت پاؤ گے اور فتح تمہاری ہوگی جو تم میں سے یہ پاوے یہ چاہیئے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور حکم کرے بھلائی کا اور بری بات سے منع کرے۔
(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۶۸۰/۶۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِّنْ

جابرؓ سے روایت ہے ایک یہودی عورت جو اہل خیبر

اَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَّصْلِيَّةً ثُمَّ اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلَ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَكَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهٖ فِيْ يَدِيْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ نَّبِيًّا اِسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ اَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِيْ اَكَلَ مِنَ الشَّاةِ فَحَجَمَهٗ اَبُوْ هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

سے تھی اس نے بھونی ہوئی بکری میں زہر ملا دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تحفہ لے آئی آپ نے اس کا پنجہ لیا اور کھایا ایک جماعت نے بھی کھایا اس سے آپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہاتھوں کو اٹھا لو اور یہودیہ کو بلایا فرمایا کہ تو نے اس بکری میں زہر ملایا تھا کہنے لگی آپ کو کس نے خبر دی آپ نے فرمایا کہ جو میرے ہاتھ میں ہے اس نے خبر دی۔ کہا ہاں میں نے کہا اگر آپ نبی ہیں تو یہ زہر آلودہ بکری کا گوشت آپ کو ضرور نہیں پہنچائے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہم اس سے آرام حاصل کریں گے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے درگذر کیا اس کو سزا نہ دی جن صحابہ نے کھایا تھا وہ شہید ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اپنے مونڈھوں کے درمیان یہ اس گوشت کے سبب تھا کہ آپ نے زہر آلودہ بکری سے کھایا تھا اور پچھنے لگائے ابوہند نے شاخ اور چوڑی چھری کے ساتھ۔ وہ غلام تھا بنی بیاضہ کا آزاد کردہ یہ قبیلہ ہے انصار کا۔

(راویت کیا اسکو ابوداؤد اور دارمی نے)

۶۸۱/۶۳ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلِيَّةَ اَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً فَجَآءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ اَبِيْهِمْ بِظَعْنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ اِجْتَمَعُوْٓا اِلٰى

سہل بن حنظلیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ چلے حنین کے دن بہت لمبا سفر کیا کہ رات کا وقت ہو گیا ایک سوار آیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول میں فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھا کہ میں نے دیکھا ہوازن قبیلہ کو کہ وہ بہت بڑا ہے اور وہ اپنے باپ کے اونٹ پر اپنی عورتوں اور جانوروں کے ساتھ حنین میں جمع ہیں آپ نے مسکرا کر فرمایا یہ کل کو مسلمانوں کا مال غنیمت ہو گا اگر اللہ نے

حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِرْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَّهٗ فَقَالَ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْ اَعْلَاهُ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَآءَ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَآءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَمْ اَرَ اَحَدًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ اَلَّا تَعْمَلَ بَعْدَهَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

چاہا پھر فرمایا آج رات ہماری حفاظت کون کرے گا انس بن ابی مرثد غنوی نے کہا میں اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا سوار ہو تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ اس پہاڑ پر چڑھ کر اس راہ کی طرف متوجہ ہو جب صبح ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی جگہ کی طرف نکلے تو آنحضرت نے دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا حضرت نے معلوم کیا تم نے اپنے سوار کو ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول نہیں۔ نماز کی تکبیر کہی گئی شروع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نماز کی حالت میں جھانکتے تھے پہاڑ کے درّہ کی طرف جب آپ نے نماز پوری کر لی تو فرمایا خوش ہو جاؤ کہ تمہارا سوار آگیا۔ ہم شروع ہوئے کہ درختوں کے درمیان دیکھتے تھے پہاڑ کی راہ میں اچانک وہ سوار آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑا ہوا کہنے لگا کہ میں چلا یہاں تک کہ میں اس پہاڑ کے درّہ کی چوٹی پر پہنچا جس کے متعلق آپ نے حکم دیا تھا۔ جب میں نے صبح کی تو میں دونوں درّوں میں آیا تو میں نے کسی کو نہ دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس بن مرثد کو فرمایا کیا تو آج رات اترا تھا انس نے کہا نہیں مگر نماز اور قضاءِ حاجت کے لئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ پر کوئی حرج نہیں اگر تو آج کے بعد عمل نہ کرے۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۶۸۴/۶۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِیْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِیْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ كُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَیْئًا فَاَدْخِلْ فِیْهِ یَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَّسْقٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا یُفَارِقُ حَقْوِیْ حَتّٰی كَانَ یَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَاِنَّهُ انْقَطَعَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند کھجوریں لایا میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپؐ ان میں دعائے برکت فرمائیں آپ نے اُن کو پکڑا اور ان میں فرمائی میرے لیئے برکت کی دُعا آپ نے فرمایا ان کو پکڑ اور ان کو توشہ دان میں ڈال جب کبھی تو ان میں سے پکڑنے کا ارادہ کرے تو اس میں اپنا ہاتھ داخل کر اور پکڑ اس سے اور اس کو جھاڑنا نہیں۔ میں نے ان کھجوروں میں سے اتنی اتنی اللہ کی راہ میں دیں اور ہم ان میں سے خود کھاتے اور لوگوں کو کھلاتے اور وہ توشہ دان کبھی میری کمر سے جدا نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ حضرت عثمان کے شہید ہونے کا دن ہوا تو وہ توشہ دان میری کمر سے کھل پڑا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۶۸۵/۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَیْشٌ لَیْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ یُرِیْدُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ اَخْرِجُوْهُ فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِیٌّ عَلٰی فِرَاشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّیْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُوْنَ یَحْرُسُوْنَ عَلِیًّا یَحْسَبُوْنَهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارُوْا

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قریش نے ایک رات مکہ میں مشورہ کیا بعض نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کے وقت سخت باندھو ـــــ بعض نے کہا مار ڈالو اور بعض نے کہا بلکہ نکال دو اس کو اللہ نے اطلاع کر دی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مشورہ کی حضرت علیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر رات گذاری اس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل گئے اور غار میں جا پہنچے اور مشرکوں نے ساری رات علی رضی اللہ عنہ کی نگہبانی میں گذار دی اور وہ گمان کرتے تھے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جب صبح ہوئی تو حملہ کیا انہوں نے اس پر جب انہوں نے علیؓ کو دیکھا تو اللہ نے ان کے بُرے ارادے کو روکا انہوں نے کہا تیرا یار کہاں گیا؟ علیؓ نے کہا مجھے کوئی علم نہیں۔ قریش

عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوْا أَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا أَدْرِيْ فَاقْتَصُّوْا أَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوْا بِالْغَارِ فَرَأَوْا عَلٰى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوْتِ فَقَالُوْا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوْتِ عَلٰى بَابِهِ فَمَكَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

آپ کی کھوج میں لگے۔ مشرک جبلِ ثور پر پہنچ گئے جب قدم کا نشان مشتبہ ہوا تو وہ پہاڑ پر چڑھ گئے تو وہ غار پر سے گذرے اور غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھا کہنے لگے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوتے تو اس دروازے پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا۔ تو آپ اس غار میں تین رات دن ٹھہرے۔

(روایت کیا اس کو احمد نے)

۵۶۸۴/۶۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سَمٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُوْدِ فَجُمِعُوْا لَهٗ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْهُ قَالُوْا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوْكُمْ قَالُوْا فُلَانٌ قَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوْكُمْ فُلَانٌ قَالُوْا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوْا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهٗ فِيْ أَبِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوْا نَكُوْنُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَنَا فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھنی ہوئی ایک بکری کا تحفہ بھیجا گیا اس میں زہر ملا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں جو یہودی رہتے ہیں ان کو جمع کرو تمام کو جمع کیا گیا آپ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک چیز کے متعلق سوال کرتا ہوں کیا تم جواب دو گے انہوں نے کہا ہاں اے ابوالقاسم آپ نے ان کو فرمایا تمہارا باپ کون ہے یہود نے کہا فلاں آپ نے فرمایا تم جھوٹ بولے تمہارا باپ فلاں ہے یہود نے کہا آپ نے سچ کہا اور خوب کہا تم نے۔ آپ نے فرمایا کیا جواب دو گے ایک چیز کے متعلق اگر میں تم سے سوال کروں یہودیوں نے کہا ہاں اے ابا القاسم اگر ہم جھوٹ بولے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا ہمارا جھوٹ جیسا کہ تم کو ہمارے باپ کے متعلق معلوم ہو گیا آپ نے یہودیوں سے فرمایا کون دوزخی ہے انہوں نے کہا ہم دوزخ میں رہیں گے تھوڑے دن اور تم اے مسلمانو ہمارے خلیفہ ہو گے دوزخ میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور ہو تم جھوٹے ہو اپنی خبروں میں اللہ کی قسم ہم تمہارے خلیفہ نہیں ہوں گے آگ میں کبھی بھی پھر حضرت نے فرمایا کیا تم میری تصدیق کرو گے ایک چیز کے متعلق اگر میں

فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تم سے سوال کروں انہوں نے کہا ہاں اے ابوالقاسم آپ نے فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کس چیز نے تم کو اس پر برانگیختہ کیا۔ انہوں نے کہ ہمارا ارادہ تھا اگر آپ سچے ہیں تو آپ کو ہرگز تکلیف نہ دے گا اور اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہم آپ سے راحت پاویں گے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۸۵/۶۷ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا نِ الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمروؓ بن اخطب انصاری سے روایت ہے کہ ایک دن ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھے اور خطبہ دیا۔ حتیٰ کہ ظہر کا وقت ہو گیا اترے اور نماز ظہر ادا کی پھر منبر پر چڑھے خطبہ دیا حتیٰ کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پھر اترے عصر کی نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور خطبہ دیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپؐ نے قیامت تک جو ہونے والا تھا اس کی خبر دی پس ہم میں زیادہ عقلمند وہ آدمی ہے جس نے ان باتوں کو یاد رکھا ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۸۶/۶۸ وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

معنؓ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے مسروق سے سوال کیا کہ کس نے آپ کو جنوں کے آنے کی خبر دی کہ وہ قرآن سنتے ہیں مسروق نے کہا کہ مجھ کو تیرے باپ عبداللہ بن مسعود نے خبر دی۔ اس نے کہا کہ آپ کو جنات کے آنے کی خبر ایک درخت نے دی۔

(متفق علیہ)

۵۶۸۷/۶۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ

انسؓ سے روایت ہے کہ ہم عمر بن خطاب کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے ہم نے نئے چاند کو دیکھنے

وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَّزْعَمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِيْ فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُوْلُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُوا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ وَّيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ حَقًّا فَإِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَّا أَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ أَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کی کوشش کی اور میں تیز نظر تھا میں نے چاند کو دیکھا اور کسی نے چاند دیکھنے کا دعویٰ نہیں کیا تھا میں نے حضرت عمرؓ سے کہا کیا آپ چاند کو نہیں دیکھتے۔ وہ چاند کو نہیں دیکھتے تھے۔ انس نے کہا عمرؓ کہتے تھے کہ نزدیک ہے میں دیکھوں گا اس حالت میں کہ میں لیٹا اپنے بستر پر۔ پھر شروع ہوا عمرؓ کہ بیان کرتا تھا ہمارے سامنے بدر والوں کا قصہ عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو مشرکوں کے گرنے کی جگہ دکھاتے تھے ایک دن پہلے فیصلہ سے فرماتے یہ جگہ ہے فلاں کے مارے جانے کی کل اگر اللہ نے چاہا۔ اگر اللہ نے چاہا تو فلاں یہاں گرے گا۔ عمرؓ نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ مارے جانے والوں نے خطا نہیں کی ان جگہوں سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیں۔ پھر وہ تمام کنوئیں میں ڈالے گئے بعض اوپر بعض کے آپؐ ان کے پاس آئے فرمایا اے فلاں بیٹے فلاں کے کیا تم نے خدا اور اس کے رسول کے کئے ہوئے وعدہ کو پالیا ہے اور میرے ساتھ جو اللہ نے وعدہ کیا میں نے اس کو حق پایا۔ عمرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول آپؐ مُردوں سے کیونکر کلام فرماتے ہیں جن میں روحیں نہیں۔ فرمایا وہ تم سے زیادہ سُنتے ہیں اس بات کو کہ میں کہتا ہوں۔ لیکن یہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۸۸ وَعَنْ أُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ أَبِيْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى زَيْدٍ يَّعُوْدُهُ مِنْ مَّرَضٍ

زیدؓ بن ارقم کی بیٹی انیسہؓ سے روایت ہے وہ اپنے باپ زید سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید بن ارقم کے پاس تشریف لائے ان کی عیادت کے لئے

كَانَ بِهٖ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَّرَضِكَ بَأْسٌ وَّلٰكِنْ كَيْفَ لَكَ إِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِيْ فَعَمِيْتَ قَالَ أَحْتَسِبُ وَأَصْبِرُ قَالَ إِذَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ فَعَمِيَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ ثُمَّ مَاتَ۔

حضرت نے فرمایا تیری یہ بیماری خطرناک نہیں لیکن تیری کیا کیفیت ہوگی جب تو میرے بعد لمبی عمر پائیگا اور تو اندھا ہوگا۔ زید نے کہا میں تو ثواب کی طلب کروں گا اور اللہ کے حکم پر صبر کروں گا آپؐ نے فرمایا اب تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا۔ راوی نے کہا کہ زید آپؐ کی وفات کے بعد اندھا ہوگیا۔ پھر اللہ نے زید پر اسکی بینائی واپس کردی پھر مرگیا۔

۵۶۸۹/۷۱ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ أَنَّهٗ بَعَثَ رَجُلًا فَكَذَبَ عَلَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ مَيِّتًا وَّقَدِ انْشَقَّ بَطْنُهٗ وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

اسامہؓ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی چاہیئے کہ وہ اپنی جگہ آگ میں بنالے اس وقت فرمایا کہ آپؐ نے ایک شخص کو بھیجا تھا۔ اس نے آپ کی طرف سے کوئی جھوٹی بات بنا کر کہی چنانچہ آپؐ نے اس شخص پر بددعا فرمائی تو وہ پایا گیا مُردہ اور اس کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور اسکو زمین نے قبول نہ کیا۔
(روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

۵۶۹۰/۷۲ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهٗ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهٗ فَأَطْعَمَهٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهٗ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهٗ فَفَنِيَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِّنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا کہ حضرت سے کھانا طلب کرتا تھا۔ آپؐ نے اس کو آدھا وسق دیا۔ ہمیشہ وہ آدمی اس سے کھاتا اور اس کی بیوی اور اس کے مہمان۔ یہاں تک کہ ماپا اس کو پھر ختم ہوگیا۔ وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا اگر تو اسکو نہ ماپتا تو تم اس سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے لئے باقی رہتا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۹۱/۷۳ وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَّجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عاصم بن کلیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے وہ ایک انصاری آدمی سے روایت کرتے ہیں ہم ایک جنازہ میں آپؐ کے ساتھ نکلے میں نے آنحضرت کو دیکھا کہ آپؐ قبر پر بیٹھے اور قبر بنانے والے کو وصیت کرتے تھے فرماتے تھے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ يَقُولُ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي امْرَأَتِهِ فَأَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنَظَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوكُ لُقْمَةً فِي فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى النَّقِيعِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيهِ الْغَنَمُ لِيُشْتَرَى شَاةٌ فَلَمْ تُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارٍ لِي قَدِ اشْتَرَى شَاةً أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَيَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمِي هٰذَا الطَّعَامَ الْأَسْرَى۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

کہ پاؤں کی طرف سے وسیع کر سر کی طرف سے وسیع کر جب آپؐ واپس ہوئے تو سامنے سے ایک شخص نے آکر میت کی بیوی کی طرف سے آپؐ کو دعوت دی۔ آپؐ نے قبول فرمایا اور آپ اس کے گھر تشریف لے گئے اور ہم آپ کے ساتھ تھے کھانا لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ مبارک رکھا پھر قوم نے اپنے ہاتھ رکھے قوم نے کھایا اور ہم نے آنحضرتؐ کو دیکھا کہ آپ وہی لقمہ چبائے جا رہے ہیں اپنے منہ میں پھر آپؐ نے فرمایا کہ میں اس گوشت کو ایسی بکری سے پاتا ہوں جو اپنے مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے اس عورت نے ایک آدمی کو آپ کے پاس بھیجا اور کہتی تھی کہ میں نے اپنے خادم کو نقیع کی طرف بھیجا نقیع ایک جگہ کا نام ہے کہ اس میں بکریوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے تاکہ میرے لئے ایک بکری خرید کرے تو بکری نہ ملی میں نے کسی کو اپنے ہمسایہ کے پاس بھیجا کہ وہ جو ایک بکری خرید کر لایا تھا وہ اس بکری کو مجھے اسی قیمت پر بیچ دے ہمسایہ نہ ملا میں نے اسکی بیوی کے پاس بھیجا تو اس نے بکری مجھے دے دی آپ نے فرمایا کہ یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دے۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

۵۶۹۲/۷۴ وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُ أُمِّ مَعْبَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيلُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا

حزام بن ہشام سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے نقل کی اس نے اپنے دادا سے اس کا نام حبیش بن خالد جو ام معبد کا بھائی ہے۔ روایت کرتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلنے کا حکم کئے گئے ہجرت کی خاطر طرف مدینہ کی آپ اور ابوبکرؓ اور ابوبکرؓ کا آزاد غلام عامر بن فہیرہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبرؓ کا رہبر عبداللہ لیثی ام معبد کے خیموں پر گزرے تو آپ نے ان سے گوشت اور کھجوریں طلب کیں تو اس کے پاس سے کچھ نہ ملا لوگ بے خرچ اور قحط زدہ تھے۔ آنحضرت

مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى شَاةٍ فِي كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَّبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أَتَأْذَنِينَ لِي أَنْ أَحْلُبَهَا قَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنْ رَّأَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُّرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهَا ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رَوِيَتْ وَسَقٰى أَصْحَابَهُ حَتّٰى رَوُوا ثُمَّ شَرِبَ آخِرُهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰى مَلَأَ الْإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوا عَنْهَا۔ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِيعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری خیمہ کی ایک جانب دیکھی فرمایا اس بکری کا کیا حال ہے اُمّ معبد نے کہا یہ کمزوری کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہیں چل سکتی فرمایا کہ اس میں دُودھ ہے اُمّ معبد نے کہا اس میں دودھ کہاں فرمایا کیا تو اجازت دیتی ہے کہ میں اس سے دُودھ دوھ لوں۔ اُمّ معبد نے کہا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان اگر آپؐ دُودھ دیکھتے ہیں تو دوھ لیجئے۔ آپؐ نے بکری منگوائی اور اُس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور بسم اللہ کہی اور دعا کی اُمّ معبد کے لئے بکری کے حق میں بکری نے پاؤں کھولے اور دودھ دیا اور جگالی کرنے لگی پھر آپؐ نے ایک برتن منگوایا جو ایک قافلہ کو سیراب کرے پھر آپؐ نے اس میں دودھ دوہا یہاں تک کہ اس پر جھاگ آگئی دودھ کی پھر وُہ اُمّ معبد کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہوئی پھر اپنے ساتھیوں کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہوئے پھر بعد میں حضرتؐ نے خود پیا۔ پھر دوبارہ دوہا یہاں تک کہ بھرا برتن۔ اور وہ اُمّ معبد کے لئے چھوڑ دیا اور اُمّ معبد سے اسلام پر بیعت لی اور آپ نے اُمّ معبد کے پاس سے کوچ کیا۔ روایت اس کو شرح السنہ میں اور ابن عبدالبر نے الاستیعاب میں۔ ابن جوزی نے کتاب الوفا میں اور حدیث میں قصہ طویل ہے۔

بَابُ الْكَرَامَاتِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۶۹۳/۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ لَّهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَصًا فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْئِهَا حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۶۹۴/۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اَرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِيْ اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ وَّدَفَنْتُهٗ مَعَ اٰخَرَ فِيْ قَبْرٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کرامات کا بیان

پہلی فصل

انسؓ سے روایت ہے کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی معاملہ میں باتیں کر رہے تھے جو اُن دونوں کے درمیان تھا یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا وہ رات سخت اندھیری تھی پھر وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر نکلے گھر جانے کے لئے تو ہر ایک کے ہاتھ میں لاٹھی تھی ایک کی لاٹھی روشن ہوئی دونوں کے لئے یہاں تک کہ دونوں اس لاٹھی کی روشنی میں چلے۔ جب دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوتے تو دونوں کی لاٹھیاں روشن ہوئیں تو دونوں اپنی اپنی لاٹھی کی روشنی میں اپنے گھروں میں پہنچے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

جابرؓ سے روایت ہے کہ جب جنگ اُحد پیش آئی تو رات کو میرے باپ نے مجھ کو بُلایا کہنے لگا کہ میں اپنے آپ کو اُن مقتولوں میں سے پاتا ہوں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے قتل ہوں اور تجھ سے زیادہ عزیز میرے نزدیک کوئی بھی نہیں سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے تحقیق مجھ پر قرض کا ادا کرنا ہے اور میری وصیت کو قبول کر کہ اپنی بہنوں سے اچھا سلوک کرنا۔ صبح کی ہم نے تو وہ سب سے پہلے قتل کیا گیا تو میں نے اس کو اور ایک دوسرے شخص کو ایک ہی قبر میں دفن کیا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۹۵ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْٓا اُنَاسًا فُقَرَآءَ وَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَّمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ وَّاِنَّ اَبَا بَكْرٍ جَآءَ بِثَلٰثَةٍ وَّانْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَّاِنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَآءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهٗ امْرَاَتُهٗ مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ قَالَ اَوَمَا عَشَّيْتِيْهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِیْٓءَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَآ اَطْعَمُهٗ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ لَّا تَطْعَمَهٗ وَحَلَفَ الْاَضْيَافُ اَنْ لَّا يَطْعَمُوْهُ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ يَا اُخْتَ بَنِیْ فِرَاسٍ مَّا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِیْ اِنَّهَا الْاٰنَ لَاَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَاَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ اَنَّهٗ اَكَلَ

عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ فقیر لوگ تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لے جاوے اور جن کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچویں یا چھٹے کو لے جائے اور ابوبکر تین شخصوں کو لائے اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس شخصوں کو لے گئے اور ابوبکرؓ نے رات کا کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھایا ابوبکرؓ آپؐ کے پاس ٹھہرے کہ عشا کی نماز پڑھی گئی پھر پھرے ابوبکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر اور آپ نے رات کا کھانا کھایا پھر ابوبکرؓ اپنے گھر آئے اتنی رات گذرنے کے بعد جو اللہ نے چاہا ابوبکرؓ کو ان کی بیوی نے کہا کس چیز نے تجھ کو تیرے مہمانوں سے باز رکھا۔ ابوبکرؓ نے کہا تو نے ان کو کھانا نہیں کھلایا ابوبکرؓ کی بیوی نے کہا انکار کیا مہمانوں نے کھانا کھانے سے یہاں تک کہ تم آؤ ابوبکرؓ غصے ہوئے اور قسم کھائی میں ہرگز نہیں کھاؤں گا ابوبکرؓ کی بیوی نے بھی قسم کھائی کہ وہ اس کھانے کو نہیں کھائے گی۔ اور مہمانوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ ابوبکرؓ نے کہا یہ شیطان سے ہے۔ ابوبکرؓ نے کھانا منگوایا خود ابوبکرؓ نے اور اُن کے اہل وعیال نے اور مہمانوں نے کھایا تو وہ نہ کھاتے تھے اس سے ایک لقمہ مگر زیادہ ہو جاتا باقی ماندہ کھانا اس سے۔ ابوبکرؓ نے اپنی بیوی کو کہا اے بنو فراس کی بہن کیا یہ امر عجیب ہے ابوبکرؓ کی بیوی نے کہا قسم ہے آنکھ کی ٹھنڈک کی تحقیق یہ اب زیادہ ہے پہلے سے تو سب نے کھانا کھایا اور ابوبکرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی بھیجا۔ پس ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت نے بھی اس کھانے سے کھایا۔ روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور ذکر کی گئی عبداللہ بن مسعود کی

مِنْهَا رَوَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذِكْرُ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ۔

حدیث جس کے الفاظ یہ ہیں کُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِیحَ الطَّعَام معجزات کے باب میں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

۵۶۹۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ جب نجاشی فوت ہوا تو ہم سے بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی قبر پر ہمیشہ نور دیکھا جاتا ہے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۶۹۷ وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوا غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ اغْسِلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَقَامُوا فَغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيَدْلُكُونَهُ بِالْقَمِيصِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے غسل دینا چاہا تو کہنے لگے کیا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگا کر دیں۔ کپڑوں سے جیسے کہ ہم اپنے مردوں کو ننگا کرتے ہیں یا ہم اسی حالت میں کپڑوں سمیت غسل دیں اس میں صحابہ نے اختلاف کیا تو اللہ نے ان پر نیند غالب کی یہاں تک کہ نہیں تھا کوئی شخص مگر اس کی ٹھوڑی سینہ پر لگی ہوئی تھی۔ پھر گھر کے کونہ سے کلام کرنے والے نے کلام کی اس حال میں کہ ان کو کوئی جانتا نہیں تھا کہنے لگا کہ حضرت کو اُن کے کپڑوں سمیت غسل دو۔ صحابہ نے غسل دیا اس حال میں کہ آپ پر ایک قمیض تھی اور قمیض پر پانی ڈالتے اور آنحضرت کے بدن کو اسی قمیض کے ساتھ ملتے تھے۔ (روایت کیا اس کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

۵۶۹۸ وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطَأَ الْجَيْشَ بِأَرْضِ الرُّومِ أَوْ أُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَإِذَا هُوَ بِالْأَسَدِ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَارِثِ أَنَا

ابن منکدر سے روایت ہے کہ سفینہ غلام آزاد کردہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمین روم میں لشکر کا رستہ بھول گیا یا قید کیا گیا تو وہ بھاگ کر چلے کافروں کے ہاتھ سے اس حال میں کہ لشکر کو ڈھونڈتے تھے پس اچانک وہ ایک بڑے شیر سے ملے کہا اے ابوالحارث میں رسول اللہ صلی اللہ

مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ اَمْرِیْ کَیْتَ وَکَیْتَ فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَہٗ بَصْبَصَۃً حَتّٰی قَامَ اِلٰی جَنْبِہٖ کُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَھْوٰی اِلَیْہِ ثُمَّ اَقْبَلَ یَمْشِیْ اِلٰی جَنْبِہٖ حَتّٰی بَلَغَ الْجَیْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

علیہ وسلم کا غلام ہوں کہ میری کیفیت اس طرح ہے تو میرے سامنے شیر آیا اور وہ اپنی دُم کو ہلاتا ہوا۔ یہاں تک شیر سفینہ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو جب شیر خوفناک آواز سُنتا تو اس کی طرف قصد کرتا اس حالت میں کہ چلتا وہ سفینہ کے پہلو میں جب سفینہ لشکر میں پہنچ گیا تو وہ شیر واپس لوٹا۔

(روایت کیا اس کو بغوی نے شرح السنہ میں)

۵۶۹۹ وَعَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ قَحْطًا شَدِیْدًا فَشَکَوْا اِلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَتِ انْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْہُ کُوًی اِلَی السَّمَآءِ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰی تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّیَ عَامَ الْفَتْقِ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

ابی الجوزاء سے روایت ہے کہ مدینہ میں سخت قحط پڑ گیا پس انہوں نے عائشہؓ کے پاس شکایت کی حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم حضرت کی قبر پر رجوع کرو اور حجرہ کی چھت میں سے کچھ سوراخ آسمان کیطرف کھول دو کہ قبر اور آسمان کے درمیان چھت نہ رہے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا جیسا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا تو بہت زیادہ بارش برسائی گئی یہاں تک کہ گھاس اُگ گئے اور اونٹ موٹے ہو گئے اور چربی سے پھٹ گئے تو اس سال کا نام "فتق کا سال" رکھا گیا۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۷۰۰ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ لَمَّا کَانَ اَیَّامُ الْحَرَّۃِ لَمْ یُؤَذَّنْ فِیْ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا وَّلَمْ یُقَمْ وَّلَمْ یَبْرَحْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ الْمَسْجِدَ وَکَانَ لَا یَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوۃِ اِلَّا بِھَمْھَمَۃٍ یَسْمَعُھَا مِنْ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

سعیدؒ بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ جب حرّہ کا واقعہ پیش آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں تین دن اذان اور اقامت نہ کہی گئی اور سعید بن مسیّب کو نماز کے وقت کا علم نہ ہوتا تھا مگر خفی آواز سے کہ اس کو حجرہ کے اندر سے سُنتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک وہاں تھی۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۷۰۱ وَعَنْ اَبِیْ خَلْدَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِیَۃِ سَمِعَ اَنَسٌ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمْتُہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ وَدَعَا لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ

ابو خلدہؒ تابعی سے روایت ہے کہ میں نے ابو العالیہ کو کہا کیا انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں سُنی ہیں؟ ابو العالیہ نے کہا انسؓ نے دس سال حضرتؐ کی خدمت کی اور رسول اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دُعا فرمائی اور

كَانَ لَهٗ بُسْتَانٌ يَّحْمِلُ فِي كُلِّ سَنَةٍ بِالْفَاكِهَةِ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ يَجِيءُ مِنْهُ رِيحُ الْمِسْكِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

انسؓ کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا اور ان کے پھولوں میں مشک کی بو آتی تھی۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۷۰۲/۱۰ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ سَعِيدَ ابْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَاصَمَتْهُ اَرْوٰى بِنْتُ اَوْسٍ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَادَّعَتْ اَنَّهٗ اَخَذَ شَيْئًا مِّنْ اَرْضِهَا فَقَالَ سَعِيدٌ اَنَا كُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللّٰهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِينَ فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ لَا اَسْاَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيدٌ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي اَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَاِنَّهٗ رَاٰهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ

عروہؓ بن زبیر سے روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے ساتھ اروٰی بنت اوس نے مخاصمت کی اور انکے خلاف مروان بن الحکم کی عدالت میں گئی۔ اروی نے دعویٰ کیا کہ سعید نے میری کچھ زمین لے لی ہے۔ سعید نے کہا کیا میں اس کی زمین لے سکتا ہوں جبکہ میں نے آنحضرتؐ سے سنا۔ مروان نے کہا کیا سنا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ سعید نے کہا میں نے آپؐ کو فرماتے سنا جو ایک بالشت زمین ظلم سے لے لے تو اللہ اس کو طوق بنا کر پہنا دے گا۔ سات زمینوں کا۔ مروان نے کہا کہ میں تجھ سے گواہ طلب نہیں کرتا اس کے بعد پھر سعید نے کہا کہ اے اللہ اگر یہ عورت جھوٹی تو اس کو اندھا کر کے اس کی زمین میں مار۔ عروہ نے کہا کہ وہ عورت اندھی ہو کر ایک گڑھے میں گر کر مر گئی (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر سے اسی معنیٰ کی حدیث آئی ہے کہ محمد بن زید نے دیکھا اس عورت کو کہ اندھی ہو گئی اور ٹٹولتی تھی دیوار کو اور کہتی تھی کہ مجھ کو سعید بن زید کی بددعا پہنچی اور وہ ایک کنوئیں پر سے گذری جو اس گھر میں تھا جس کے بارے میں سعید بن زید سے جھگڑی اس میں گر پڑی اور وہ کنواں اس کی قبر بنا۔

الْجُدُرَ تَقُوْلُ اَصَابَتْنِیْ دَعْوَۃُ سَعِیْدٍ وَّاِنَّهَا مَرَّتْ عَلٰی بِئْرٍ فِی الدَّارِ الَّتِیْ خَاصَمَتْهُ فِیْهَا فَوَقَعَتْ فِیْهَا فَکَانَتْ قَبْرَهَا۔

۵۷۰۳/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَیْشًا وَّاَمَّرَ عَلَیْهِمْ رَجُلًا یُّدْعٰی سَارِیَةَ فَبَیْنَمَا عُمَرُ یَخْطُبُ فَجَعَلَ یَصِیْحُ یَا سَارِیَةُ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِّنَ الْجَیْشِ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَقِیْنَا عَدُوًّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا بِصَائِحٍ یَّصِیْحُ یَا سَارِیَةُ الْجَبَلَ فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَی الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

ابن عمر سے روایت ہے کہ عمر نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک شخص کو امیر بنایا جس کا نام ساریہ تھا۔ آپؓ خطبہ دے رہے تھے کہ آپؓ نے پکار کر کہا اے ساریہ پہاڑ کو لازم پکڑ کر ہم نے اپنی پیٹھیں پہاڑ کی طرف کرلیں تو اللہ نے ان کو شکست دی۔

(روایت کیا اس کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

۵۷۰۴/۱۲ وَعَنْ تُبَیْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ کَعْبًا دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ فَذَکَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَعْبٌ مَا مِنْ یَّوْمٍ یَّطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ حَتّٰی یَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰٓی اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِکَ حَتّٰٓی اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ یَزُفُّوْنَهٗ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

تبیہ ابن وہب سے روایت ہے کہ کعب احبار حضرت عائشہ کے پاس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔ کعب نے کہا کوئی دن ایسا نہیں کہ اس کی فجر ظاہر ہو مگر ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ گھیر لیتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو اپنے بازو مارتے اور درود بھیجتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جب شام کرتے ہیں آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور اتنے پھر اترتے ہیں اور وہ بھی دن والوں کی طرح کرتے ہیں تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پھٹے گی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتوں میں نکلیں گے جو آپ کو گھیرے میں لئے ہوں گے۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۰۵/۱ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَجَعَلَ يُقْرِئَانِنَا الْقُرْاٰنَ ثُمَّ جَآءَ عَمَّارٌ وَّبِلَالٌ وَّسَعْدٌ ثُمَّ جَآءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْوَلَآئِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَآءَ فَمَا جَآءَ حَتّٰى قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِيْ سُوَرٍ مِّثْلِهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۷۰۶/۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَآءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهٗ فَقَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان

پہلی فصل

براءؓ سے روایت ہے کہ اوّل وہ شخص جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہمارے پاس آئے وہ مصعبؓ بن عمیر اور ابن ام مکتومؓ تھے، وہ دونوں ہم کو قرآن پڑھاتے تھے پھر عمارؓ اور بلالؓ اور سعدؓ آئے پھر عمرؓ بن خطاب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیس صحابہؓ میں آئے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے اہل مدینہ کو اتنا خوش کبھی نہ دیکھا تھا جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے خوش ہوئے۔ میں نے لڑکوں اور لڑکیوں کو دیکھا کہ کہتے تھے یہ خدا کے رسول ہیں جو تشریف لائے۔ آپ نہیں آئے یہاں تک کہ میں نے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور اور اس جیسی دوسری سورتیں جو مفصل میں ہیں سیکھ لیں۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو اختیار دیا ہے کہ اس کو دنیا کی ناز و نعمت دے اگر چاہے اور یا وہ چیز جو اللہ کے پاس ہے۔ پسند کیا بندہ نے اس چیز کو جو اللہ کے پاس ہے۔ یہ سن کر ابوبکرؓ رو پڑے اور کہا کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہم نے تعجب کیا ابوبکرؓ کے لئے لوگوں نے کہا اس شیخ کی طرف دیکھو کہ

النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندے کی خبر دیتے ہیں کہ اللہ نے ان کو اختیار دیا ہے اگر چاہے تو اس کو دنیا کے ناز و نعمت دے اور اگر چاہے تو جو اس کے پاس ہے وہ دے اور وہ کہتا ہے ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختیار دیئے گئے تھے، اور ابوبکرؓ ہم سے زیادہ جانتے تھے۔

(متفق علیہ)

۵۷۰۷ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہدا پر نماز پڑھی آٹھ برس بعد مانند زندوں اور مردوں کو رخصت کرنے والے کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے۔ فرمایا کہ میں تمہارے آگے سامان درست کرنے والا ہوں اور میں تم پر شہید ہوں۔ تمہارے وعدہ کی جگہ حوضِ کوثر ہے اور میں حوض کوثر کی طرف دیکھتا ہوں اس حال میں کہ میں اپنے مقام پر ہوں اور زمین کے خزانوں کی چابیاں دیا گیا ہوں اور میں تم پر مشرک ہونے سے نہیں ڈرتا اپنے بعد۔ ڈرتا ہوں دنیا میں رغبت کرنے سے۔ بعض راویوں نے زیادہ کیا قتل کرو گے پھر ہلاک ہو جاؤ گے۔ جیسا کہ تم سے پہلے ہلاک ہوئے۔

(روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے)

۵۷۰۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ مِنْ نِّعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ مجھ پر اللہ کی نعمتوں میں سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں اور میری باری کے دن فوت کئے گئے اور میرے سینہ اور ہنسلی کے درمیان تکیہ کئے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے جمع کیا میری تھوک اور

بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّقَ بِيَدِهٖ سِوَاكٌ وَّاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَّعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ اُلَيِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَّعَمْ فَلَيَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيْهَا مَآءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَآءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَيَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوک مبارک کو وفات کے وقت کہ میرے پاس میرا بھائی عبدالرحمان بن ابی بکرؓ آیا اور اسکے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں تکیہ کرنیوالی تھی آنحضرتؐ کی طرف میں نے دیکھا کہ آپ عبدالرحمٰن کی طرف دیکھتے ہیں اور میں نے پہچان لیا کہ آپ مسواک کو محبوب جانتے ہیں۔ میں نے کہا کیا آپ مسواک چاہتے ہیں آپؐ نے اپنے سر مبارک سے ہاں کا اشارہ کیا۔ فرمایا میں نے عبدالرحمٰن سے مسواک لی آپ کو اس کا چبانا دشوار ہوا تو میں نے کہا کیا نرم کردوں مسواک کو آپ نے ارشاد فرمایا اپنے سر مبارک سے تو میں نے مسواک نرم کردی حضرتؐ نے مسواک اپنے دانتوں پر پھیری اور آنحضرتؐ کے سامنے ایک پانی کا برتن تھا اس میں پانی تھا آپؐ پانی میں ہاتھوں کو داخل کرتے اور اپنے چہرہ پر پھیرتے اور فرماتے نہیں کوئی معبود مگر اللہ موت کے لئے سختیاں ہیں پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرماتے تھے کہ مجھ کو رفیق اعلیٰ سے ملا دو یہاں تک کہ حضرت کی روح قبض کیگئی اور آپکا ہاتھ مائل ہوگیا (بخاری)

۵۷۰۹/۵ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ نَّبِيٍّ يُمَرَضُ اِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ خُيِّرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (عائشہؓ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو مگر اختیار دیا جاتا ہے دنیا اور آخرت میں اور آنحضرتؐ اس بیماری میں کہ فوت کئے گئے تھے پکڑا حضرت کو آواز کی سختی نے میں نے سنا آنحضرتؐ سے کہ آپؐ فرماتے تھے کہ شامل کر مجھ کو ان لوگوں کیساتھ جن پر انعام کیا تو نے انبیاء میں سے اور صدیقوں میں سے اور شہداء اور صالحین میں سے میں نے جانا کہ آپؐ اختیار دیئے گئے ہیں (متفق علیہ)

۵۷۱۰/۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ اَبَاهُ

انسؓ سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخت بیمار ہوئے مرض کی شدت آپؐ کو بیہوش کرتی تھی حضرت فاطمہ نے کہا ہائے میرے باپ کی سختی حضرت نے

فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ۔

فاطمہؓ سے فرمایا کہ آج کے بعد تیرے باپ پر سختی نہیں ہوگی۔ جب آپؐ فوت ہوگئے حضرت فاطمہؓ نے کہا اے میرے باپ آپؐ نے رب کی دعوت کو قبول کر لیا اللہ نے آپؐ کو بلا لیا اپنے حضور میں اے میرے باپ کہ جنت الفردوس ان کا ٹھکانا ہے اے میرے باپ آپ کی موت کی خبر جبرئیل تک پہنچاتے ہیں جب آپ دفن کئے گئے حضرت فاطمہؓ نے کہا اے انس تم نے کس طرح گوارا کیا میرے باپ یعنی رسول اللہؐ پر مٹی ڈالنا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

۵۷۱۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُومِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَءَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِينَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا۔

انسؓ سے روایت ہے جب آپؐ مدینہ میں تشریف لائے تو لوگوں نے خوشی کی۔ حتیٰ کہ حبشی نیزوں سے کھیلے آنحضرتؐ کے تشریف لانے کی وجہ سے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور دارمی کی روایت میں ہے۔ انسؓ نے کہا کہ میں نے کوئی ایسا دن جو اچھا ہو اور روشن ہو اس دن سے کہ جس دن آپؐ تشریف لائے نہیں دیکھا۔ اور نہیں دیکھا میں نے برا اور غمگین کرنے والا تاریک اس دن سے کہ وفات پائی اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ترمذی کی ایک روایت میں یوں آیا ہے جب وہ دن ہوا کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے ہر چیز روشن ہوئی اور جب وہ دن ہوا کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو مدینہ میں ہر چیز تاریک ہوئی اور ہم نے نہ جھاڑے تھے اپنے ہاتھ خاک سے اس حال میں کہ ہم آنحضرتؐ کو دفن کرنے میں مشغول تھے۔ یہاں تک کہ ہم نے اپنے دلوں کو ناآشنا پایا۔

۵۷۱۲/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ اِدْفِنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو لوگوں نے آپ کے دفن کرنے میں اختلاف کیا ابو بکرؓ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز کو آپ فرماتے تھے کوئی نبی نہیں فوت کیا جاتا مگر اس جگہ جہاں وہ دفن ہونا پسند کرے۔ دفن کرو تم ان کو ان کے بچھونے کی جگہ۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۷۱۳/۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ اِنَّهٗ لَنْ يُّقْبَضَ نَبِيٌّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَاْسُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى قُلْتُ اِذًا لَّا يُخَيِّرُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهٖ وَهُوَ صَحِيْحٌ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّهٗ لَنْ يُّقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ اٰخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تندرستی کی حالت میں فرماتے تھے کہ کسی نبی کو نہیں فوت کیا جاتا مگر اس کو اس کی جنت دکھائی جاتی ہے پھر اسکو اختیار دیا جاتا ہے۔ عائشہؓ نے کہا جب حضرت پر موت نازل ہوئی اس حالت میں کہ آپؐ کا سر مبارک میری ران پر تھا آپؐ پر بیہوشی طاری ہوئی پھر آپؐ ہوش میں آئے تو اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھایا پھر فرمایا الٰہی پسند کیا میں نے رفیق اعلیٰ کو میں نے کہا آپ اس عالم کو پسند کرتے ہیں اور ہم کو پسند نہیں کرتے۔ عائشہؓ نے کہا میں نے پہچانا یہ قول اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جو اپنی صحت میں فرمائی تھی اپنے کلام کرنے میں کہ کبھی کسی پیغمبر کی روح قبض نہیں کی جاتی یہاں تک کہ دکھائی جاتی ہے اس کی جگہ بہشت سے پھر وہ اختیار دیا جاتا ہے۔ عائشہؓ نے کہا آخری قول آپؐ کا یہ تھا الٰہی میں پسند کرتا ہوں رفیق اعلیٰ کو۔

(متفق علیہ)

۵۷۱۴ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنی اس بیماری میں کہ آپؐ اس میں فوت ہوئے۔ اے عائشہؓ ہمیشہ میں اس طعام کا درد پاتا تھا جو میں نے کھایا تھا خیبر میں۔ اور اب میری شہ رگ کے کٹ جانے کا وقت ہے اس زہر کی وجہ سے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۷۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا عَنِّيْ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا گھر میں بہت لوگ تھے ان میں عمر بن خطابؓ بھی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ میں تم کو ایک تحریر لکھ دوں کہ تم ہرگز اس کے بعد گمراہ نہ ہوگے عمرؓ نے کہا آپؐ پر بیماری کی تکلیف غالب ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے اور کافی ہے اللہ کی کتاب اور گھر والوں نے اختلاف کیا اور جھگڑا کیا بعض ان میں سے کہتے تھے کہ نزدیک کرو حضرت کے قلمدان کہ لکھیں تمہارے لئے اور بعض کہتے تھے جو عمرؓ کہتا تھا جب لوگوں نے شور زیادہ کیا اور اختلاف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھ جاؤ میرے پاس سے عبیداللہ نے کہا ابن عباسؓ کہتے تھے اصل مصیبت وہ رکاوٹ ہے جو آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اس کے کہ لکھیں ان کے لئے نوشتہ ان کے اختلاف کی وجہ سے اور شور و غوغہ کی وجہ سے۔ سلمان بن ابی مسلم احول کی روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن! پھر ابن عباس اتنا روئے کہ ان کے آنسوؤں نے کنکریوں کو تر کر دیا۔ میں نے کہا اے ابن عباسؓ کیا ہے پنجشنبہ کا دن کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن سخت بیماری تھی

حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَاْنُهٗ اَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ ذَرُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ فَاَمَرَهُمْ بِثَلٰثٍ فَقَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَهَا فَنَسِيْتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس شانہ کی ہڈی لاؤ کہ تم کو ایک نوشتہ لکھ دوں تم اس کے بعد گمراہ نہیں ہوگے لوگوں نے اختلاف کیا اور نبی کے نزدیک اختلاف لائق نہ تھا۔ بعض صحابہ نے کہا حضرت کا کیا حال ہے۔ کیا دنیا کو ترک کرتے ہیں۔ حضرت سے پوچھو بعض صحابہ نے تکرار شروع کیا حضرتؐ نے فرمایا مجھ کو چھوڑ دو ایسی حالت میں کہ میں اس میں ہوں اس چیز سے بہتر ہے کہ تم مجھے بلاتے ہو۔ اس کی طرف۔ تو آپ نے ان تینوں باتوں کا حکم دیا۔ فرمایا مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دو اور قاصدوں کا اکرام کیا کرو اور ان سے احسان کیا کرو میرے احسان کرنے کی مانند۔ خاموشی اختیار کی ابن عباسؓ نے تیسری بات سے۔ یا ذکر کیا ابن عباسؓ نے کہ میں اس کو بھول گیا ہوں سفیان نے کہا یہ قول سلیمان احول کا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۷۱۶/۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِّعُمَرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيْكِ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ اَنِّيْ لَا اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلٰى

انسؓ سے روایت ہے ابوبکرؓ نے عمرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کہا کہ ہم کو ام ایمن کی طرف لے چلو تاکہ ان سے ملاقات کریں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کرتے تھے۔ جب ہم ام ایمن کے پاس پہنچے۔ ام ایمن رو پڑیں ابوبکرؓ اور عمرؓ نے کہا کس چیز نے تجھ کو رلایا کیا تو نہیں جانتی کہ جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ رسول خدا کے لئے بہتر ہے۔ ام ایمن نے کہا میں اس واسطے نہیں روتی کہ میں نہیں جانتی کہ جو خدا کے پاس ہے وہ رسول اللہ کے لئے بہتر ہے۔ مگر میں اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی آنی منقطع ہوگئی تو ام ایمنؓ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے رونے کا سبب بنی۔ تو یہ دونوں ساتھی ام ایمنؓ کے ساتھ رو پڑے۔

الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۷۱۷/۱۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ وَ نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَأْسَهٗ بِخِرْقَةٍ حَتّٰی اَهْوٰی نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوٰی عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَی الْحَوْضِ مِنْ مَّقَامِیْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا فَاخْتَارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ فَلَمْ يَفْطَنْ لَهَا اَحَدٌ غَيْرَ اَبِیْ بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكٰی ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِيْكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاَنْفُسِنَا وَاَمْوَالِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتّٰی السَّاعَةِ۔

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اس بیماری میں جس میں آپؐ فوت ہوئے اس حال میں کہ ہم مسجد میں تھے آپؐ اپنا سر مبارک کپڑے سے باندھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے قصد کیا منبر کی طرف اور آپ اس پر چڑھے ہم آپؐ کے ساتھ ساتھ گئے آپؐ نے فرمایا قسم اس ذات پاک کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں حوضِ کوثر کو دیکھتا ہوں اپنی اس جگہ سے کہ جہاں میں کھڑا ہوا ہوں پھر فرمایا ایک بندہ ہے کہ اس کے رُوبرو دنیا کی گئی اور اس کی آرائش تو اختیار کیا اس نے آخرت کو اس نکتہ کو ابوبکر کے سوا کوئی نہ سمجھا۔ ابوبکرؓ کی آنکھوں سے آنسو شروع ہوگئے اور روئے ابوبکر نے کہا ہمارے ماں باپ جان و مال اے اللہ کے رسول آپ پر قربان ہوں۔ ابوسعیدؓ نے کہا پھر حضرت منبر سے اترے پھر دوبارہ اس پر نہ کھڑے ہوئے آج تک۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۷۱۸/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ نُعِيَتْ اِلَیَّ نَفْسِیْ فَبَكَتْ قَالَ لَا تَبْكِیْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِیْ لَاحِقٌ بِیْ فَضَحِكَتْ فَرَاٰهَا بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ رَاَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ اِنَّهٗ اَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ قَدْ نُعِيَتْ اِلَيْهِ نَفْسُهٗ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا جب سورۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بُلایا فرمایا مجھ کو میری موت کی خبر پہنچائی گئی ہے تو فاطمہؓ روئیں۔ فرمایا نہ روؤ۔ اس لئے کہ سب سے پہلے میرے گھر والوں سے تو مجھ کو ملے گی حضرت فاطمہؓ ہنس پڑیں۔ فاطمہؓ کو آپؐ کی بعض ازواج نے دیکھا انہوں نے کہا اے فاطمہؓ ہم نے تجھ کو دیکھا کہ تو روئی پھر ہنسی۔ فاطمہؓ نے کہا حضرت نے خبر دی مجھ کو کہ ان کو موت کی خبر پہنچائی گئی ہے میں روئی پھر

فَبَكَيْتُ فَقَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

فرمایا حضرت نے نہ رو۔ اس لیے کہ تو سب اہل بیت سے پہلے مجھ سے ملے گی تو میں ہنسی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت اللہ کی مدد پہنچ چکی اور فتح مکہ اور آئے اہل یمن وہ بہت نرم ہیں دلوں کے لحاظ سے۔ ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۷۱۹/۱۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَا رَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہائے میرا سر دکھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری موت میری زندگی میں واقع ہوئی تو میں تیرے لیے بخشش مانگوں گا اور تیرے لیے دعا کروں گا۔ عائشہ نے کہا مجھے سخت مصیبت ہے خدا کی قسم میں گمان کرتی ہوں آپ کو کہ آپ میرا مرنا چاہتے ہیں۔ اگر میں مر گئی تو البتہ ہو گے تم آخر اسی دن محبت کرنے والے ساتھ کسی کے اپنی بیویوں میں سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا مشغول ہو میرے درد سر میں میں نے قصد کیا تھا یا ارادہ کیا تھا کہ ابوبکرؓ کی طرف کسی کو بھیجوں اور اس کے بیٹے کی طرف اور وصیت کروں واسطے خوف اس کے کہ کہیں کہنے والے یا آرزو کریں آرزو کرنے والے پھر میں نے کہا انکار کرے گا اللہ تعالیٰ اور دفع کریں گے مسلمان یا فرمایا دفع کرے گا اللہ تعالیٰ اور انکار کریں گے مومن۔

(بخاری)

۵۷۲۰/۱۶ وَعَنْهَا قَالَتْ رَجَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا وَأَنَا أَقُولُ وَارَأْسَاهُ قَالَ بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ وَارَأْسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِي فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ قُلْتُ لَكَأَنِّي

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ایک جنازہ کو بقیع میں دفن کر کے میری طرف آئے تو آپ نے مجھ کو درد سر میں مبتلا پایا اور میں کہہ رہی تھی کہ ہائے میرا سر دکھتا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ضرر کرتا ہے تجھ کو اگر تو مجھ سے پہلے مرے تو میں تجھ کو غسل اور کفن دوں اور نماز پڑھوں تجھ پر اور میں تجھ کو دفن کروں۔ میں نے کہا گویا میں دیکھتی ہوں آپ کو۔ قسم اللہ کی اگر آپ یہ کریں گے تو آپ میرے

بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ اِلٰى بَيْتِيْ فَعَرَّسْتَ فِيْهِ بِبَعْضِ نِسَآئِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

گھر کی طرف پھریں گے اور اس میں کسی دوسری بیوی سے صحبت کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔ پھر آپ کو بیماری شروع ہوئی جس میں آپ فوت ہوئے۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۷۲۱/۱۷ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ اَلَآ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى حَدِّثْنَا عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ تَكْرِيْمًا لَّكَ وَتَشْرِيْفًا لَّكَ خَاصَّةً لَّكَ يَسْئَلُكَ عَمَّا هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْكَ يَقُوْلُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَجِدُنِيْ يَا جِبْرَئِيْلُ مَغْمُوْمًا وَّاَجِدُنِيْ يَا جِبْرَئِيْلُ مَكْرُوْبًا ثُمَّ جَآءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِيْ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ اَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَآءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَوَّلَ يَوْمٍ وَّرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ يُّقَالُ لَهٗ اِسْمَاعِيْلُ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيْلُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ

جعفرؒ بن محمد وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ قریش کا ایک آدمی ان کے باپ علی بن حسین پر داخل ہوا۔ حضرت علیؓ نے کہا کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تمہارے سامنے نہ بیان کروں۔ اس نے کہا ہاں بیان کرو ابوالقاسم سے علی بن حسین نے کہا: جب آپ بیمار ہوئے تو آپ کے پاس جبریل آئے۔ جبریل نے کہا اے محمدؐ بلاشبہ اللہ نے مجھ کو آپ کی طرف بھیجا ہے۔ آپ کی تکریم کی خاطر اور تمہاری تعظیم کے لیے خاص ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ تم سے اس چیز کے متعلق پوچھتا ہے جو وہ تم سے زیادہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو۔ آپ نے فرمایا غمگین اے جبریل اور مصیبت زدہ۔ پھر دوسرے دن جبریل حضرتؐ کے پاس آئے اسی طرح کہا جیسا کہ پہلے دن کہا تھا حضرتؐ نے بھی پہلے دن جیسا جواب دیا پھر تیسرے دن حضرت جبریل حضرتؐ کے پاس آئے اسی طرح کہا جیسا کہ پہلے دن کہا تھا حضرتؐ نے بھی پہلے جیسا جواب دیا تو جبریل کیساتھ ایک فرشتہ آیا۔ اسکا نام اسماعیل تھا جو لاکھ فرشتوں کا حاکم ہے اور ہر فرشتہ ان میں سے ایک لاکھ فرشتوں پر حاکم ہے تو اس فرشتہ نے آنیکی اجازت مانگی آپؐ نے جبریل سے اس فرشتے کا حال دریافت کیا جبریل نے کہا یہ فرشتۂ موت ہے آپ کے پاس آنے کی اجازت مانگتا ہے۔ آپؐ سے پہلے اس نے کبھی کسی سے اجازت نہیں مانگی اور آپؐ کے بعد بھی اجازت نہیں مانگے گا۔ حضرتؐ نے فرمایا: اس کو اذن دو۔ جبریل نے ملک الموت کو اذن دیا۔ پھر سلام کہا حضرتؐ کو۔ پھر ملک الموت نے کہا: اے محمدؐ!

يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلَى آدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى آدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ فَإِنْ لَمْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ فَإِنْ أَمَرَتْنِي أَنْ أَقْبِضَ رُوحَكَ قَبَضْتُ وَإِنْ أَمَرَتْنِي أَنْ أَتْرُكَهُ تَرَكْتُهُ فَقَالَ وَتَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأُمِرْتُ أَنْ أُطِيعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرَئِيلَ فَقَالَ جِبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ إِلَى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ امْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهِ فَقَبَضَ رُوحَهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَتَدْرُونَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپ کی طرف بھیجا ہے۔ اگر آپ حکم کریں روح کے قبض کرنے کا تو میں آپ کی روح قبض کروں اگر آپ چھوڑنے کا حکم کریں تو میں اس کو چھوڑ دوں۔ آپ نے فرمایا: کیا کرے گا تو اے ملک الموت! اس نے کہا میں اس بات کا حکم دیا گیا ہوں اور تمہاری اطاعت کا حکم دیا گیا ہوں۔ علی بن حسین نے کہا جبریل کی طرف آپ نے دیکھا۔ جبریل نے کہا بلاشبہ خدا تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الموت کو فرمایا کہ کر جو تجھ کو حکم کیا گیا ہے۔ ملک الموت نے آنحضرتؐ کی روح قبض کر لی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی، گھر کے کونے سے لوگوں نے ایک آواز سنی کہ وہ تسلی دیتا ہے اہل بیت کو کہ تم پر سلام ہو اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں اے اہل بیت اللہ میں ہر مصیبت سے تسلی ہے اور خدا بدلہ دینے والا ہے۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی کا اور ہر فوت ہونے والی چیز کا تدارک کرنے والا ہے۔ اللہ کی مدد کے ساتھ تقویٰ اختیار کرو، اسی سے امید رکھو اور نہیں ہے مصیبت زدہ مگر وہ شخص کہ جو ثواب سے محروم کیا گیا ہو۔ علی نے کہا کیا تم جانتے ہو کون ہے تعزیت کرنے والا۔ یہ خضر علیہ السلام ہیں۔

(روایت کیا اسکو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

بَابُ فِي تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۲۲/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۷۲۳/۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً وَّلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۷۲۴/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۲۵/۴ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۲۶/۵ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کا بیان

پہلی فصل

عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فوت ہونے کے بعد درہم و دینار نہ چھوڑے اور نہ بکریاں اور اونٹ اور نہ وصیت کی کسی چیز کی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

عمرو بن حارث سے روایت ہے جو جویرہ کے بھائی تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد درہم و دینار اور غلام لونڈی نہ چھوڑے اور نہ کوئی اور چیز مگر خچر اپنا کہ سفید تھا اور اپنے ہتھیار اور صدقہ کی زمین۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے فوت ہونے کے بعد میرے وارث نہیں تقسیم کریں گے دینار جو میں نے اپنی بیویوں کے لیے خرچ چھوڑا اور بعد اجرت عامل اپنے کے۔ وہ صدقہ ہے۔

(متفق علیہ)

ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہو سکتا وہ سب کا سب صدقہ ہے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

ابوموسیٰؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ کرتا ہے تو اس امت کے نبی کو فوت کر دیتا ہے اس امت سے پہلے اور اس پیغمبر کو اس امت کے لیے میر سامان اور پیش رو

بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَأَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بنا دیتا ہے جب اللہ کسی اُمت کی ہلاکت چاہے تو نبی کی موجودگی میں امت کو ہلاک کر دیتا ہے اور اس نبی کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا ہے۔ امت کی ہلاکت کی وجہ سے جب اس نبی کو جھٹلاتے ہیں اور اس کی نافرمانی کرتے ہیں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۷۲۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم پر ایک دن آوے گا کہ جو شخص مجھ کو نہیں دیکھے گا، اس کو میرا دیکھنا اسے بہت محبوب ہوگا اس کے اہل اور مال سے جو ان کے ساتھ ہوگا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ

قریش کے مناقب اور دیگر قبائل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

۵۷۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ قریش کے تابع ہیں۔ اس بات (یعنی دین و شریعت) میں یعنی قریش سردار ہیں مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں اور کافر قریشی کافروں کے تابع ہیں۔

(متفق علیہ)

۵۷۲۹ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ قریش کے تابع ہیں برائی اور بھلائی میں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۷۳۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ ھٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ مَّا بَقِیَ مِنْھُمُ اثْنَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

فرمایا کہ خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی جب تک کہ ان میں دو آدمی باقی رہیں۔ (متفق علیہ)

۵۷۳۱ وَعَنْ مُّعَاوِیَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ فِیْ قُرَیْشٍ لَّا یُعَادِیْھِمْ اَحَدٌ اِلَّا کَبَّہُ اللّٰہُ عَلٰی وَجْھِہٖ مَا اَقَامُوا الدِّیْنَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

معاویہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ یہ خلافت قریش میں رہے گی۔ نہیں دشمنی کرے گا ان سے کوئی مگر اللہ تعالیٰ اس کو الٹا کر دیگا اس کے منہ کے بل قریش کے دین پر قائم رہنے تک۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۷۳۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِیْزًا اِلٰی اثْنَیْ عَشَرَ خَلِیْفَۃً کُلُّھُمْ مِّنْ قُرَیْشٍ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ لَّا یَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِیًا مَّا وَلِیَھُمْ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا کُلُّھُمْ مِّنْ قُرَیْشٍ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ لَّا یَزَالُ الدِّیْنُ قَائِمًا حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ اَوْ یَکُوْنَ عَلَیْھِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَۃً کُلُّھُمْ مِّنْ قُرَیْشٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اسلام ہمیشہ قوی رہے گا بارہ خلیفوں تک اور وہ سب قریش سے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ ہمیشہ رہے گا لوگوں کا کار گذرنے والا جب تک کہ حاکم ہوں گے امیر ان کے بارہ شخص کہ وہ سب قریش سے ہوں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ ہمیشہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو اور لوگوں پر بارہ خلیفے ہوں قریش سے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۷۳۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ وَعُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ غفار کو بخشے اور اسلم ان کو سلامت رکھے اللہ تعالیٰ اور عصیہ نے اللہ کی معصیت کی اور اس کے رسولؐ کی۔ (متفق علیہ)

۵۷۳۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار جہینہ اور مزینہ اور اسلم

قُرَيْشٌ وَّالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَّاَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَّوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور غفار اور اشجع میرے دوست ہیں۔ خدا اور اس کے رسولؐ کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں۔ (متفق علیہ)

۵۷۳۵ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَّمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَّمِنْ بَنِيْ عَامِرٍ وَّالْحَلِيْفَيْنِ بَنِيْ اَسَدٍ وَّغَطْفَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غفار، مزینہ اور جہینہ یہ بنی تمیم سے بہتر ہیں اور بنی عامر سے اور بہتر ہیں دونوں حلیفوں بنی اسد اور بنی غطفان سے۔ (متفق علیہ)

۵۷۳۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ اُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ مُنْذُ ثَلٰثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِمْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا میں بنی تمیم کو ہمیشہ دوست رکھتا ہوں اس وقت سے کہ تین خصلتیں سنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے حق میں۔ آپ فرماتے تھے بنی تمیم سخت ترین امت میری کے ہیں دجال پر۔ ابو ہریرہؓ نے کہا بنی تمیم کے صدقے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں اور ایک لونڈی تھی بنی تمیم سے حضرت عائشہؓ کے پاس آپ نے فرمایا اے عائشہؓ اس کو آزاد کردے اس لیے کہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہے۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۷۳۷ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت سعدؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو قریش کی ذلت کی خواہش کا ارادہ کرے تو اللہ اسے ذلیل کرے گا۔ (ترمذی)

۵۷۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

نے فرمایا کہ اے اللہ تو نے قریش کے اول لوگوں کو عذاب چکھایا تو اب انکے آخر کو نوازش عطا فرما۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۷۳۹/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْاَسَدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ابو عامر اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا قبیلہ اسد اور اشعری ہے۔ نہیں بھاگتے کفار کے ساتھ لڑنے سے اور نہ ہی غنیمتوں میں خیانت کرتے ہیں وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۴۰/۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا وَّيَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انس سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ازد شنوءۃ اللہ کے شیر ہیں لوگ ان کو زمین میں حقیر کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو بلند درجہ دینا چاہتا ہے۔ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ آدمی کہے گا کاش کہ ہوتا میرا باپ قبیلہ ازد سے اور کاش کہ ہوتی میری ماں بھی قبیلہ ازد سے۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۴۱/۱۴ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلٰثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفٍ وَّبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اس حال میں کہ آپ تین قبیلوں کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ ثقیف، بنی حنیفہ، بنی امیہ۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۴۲/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِيْ

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا اور ہلاکو ہوگا۔ عبداللہ بن عصمہ نے کہا: کہا جاتا ہے جھوٹے سے مراد مختار بن ابی عبید اور ہلاکو وہ حجاج بن یوسف ظالم ہے۔ ہشام بن

عُبَيْدٍ وَّالْمُبِيْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ رَوٰى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّ مُبِيْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ وَسَيَجِيْءُ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔

حسان نے کہا لوگوں نے شمار کیا ہے جو حجاج نے قتل کیے باندھ کر ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار کو پہنچی ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کیا کہ جس وقت حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو قتل کیا تو اسماء نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہم کو کہ ثقیف میں ایک بہت بڑا جھوٹا اور ایک ہلاکو ہوگا پس جو بڑا جھوٹا ہے اسکو تو ہم نے دیکھا اب رہا ہلاکو تو نہیں گمان کرتی میں مگر تجھ کو اے حجاج! آئے گی پوری حدیث عنقریب تیسری فصل میں۔

۵۷۴۳/۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے کہا بعض صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! بنی ثقیف کے تیروں نے ہمیں جلا دیا۔ آپ بددعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے ثقیف پر تو حضرتؐ نے فرمایا یا الٰہی ثقیف کو ہدایت فرما۔ (ترمذی)

۵۷۴۴/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَّيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ اَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَّاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَّهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَّاِيْمَانٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ

عبدالرزاق اپنے باپ سے وہ میناسے وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں: ابوہریرہؓ نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا میں اس کو قیس سے گمان کرتا ہوں اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! حمیر پر لعنت کرو۔ آپؐ نے منہ پھیر دیا اس شخص کی طرف سے۔ پھر وہ شخص دوسری طرف سے آیا۔ پھر آپ نے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ دوسری طرف سے آیا۔ پھر آپ نے منہ پھیر لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رحمت کرے حمیر پر منہ ان کے سلام ہیں اور ہاتھ ان کے طعام وہ امن والے اور ایمان والے ہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب

إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوَى عَنْ مِينَاءَ هٰذَا أَحَادِيثُ مَنَاكِيرُ)

غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حدیث عبدالرزاق سے روایت کی جاتی ہیں اس مینا سے منکر حدیثیں۔

۵۷۴۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو کس قبیلہ سے ہے میں نے کہا دوس سے۔ فرمایا آپؐ نے میں نہیں گمان کرتا تھا کہ دوس میں کوئی ایسا شخص ہے کہ اس میں بھلائی ہو۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۷۴۶ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِي۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

سلمان سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو تو دشمن نہ رکھ ورنہ تو اپنے دین سے جدا ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! کیونکر دشمن رکھوں گا میں آپ کو اور آپؐ کی وجہ سے خدا نے ہمیں راہ دکھائی۔ آپ نے فرمایا تو دشمن رکھے گا عرب کو تو تو دشمن رکھے گا مجھ کو۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

۵۷۴۷ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ۔

عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عرب سے فریب اور دغابازی کریگا وہ میری شفاعت میں داخل نہ ہوگا اور نہ ہی اس کو میری دوستی پہنچے گی روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حدیث حصین بن عمر سے۔ وہ اہل حدیث کے نزدیک ایسا قوی نہیں۔

۵۷۴۸ وَعَنْ أُمِّ الْحَرِيرِ مَوْلَاةِ طَلْحَةَ ابْنِ مَالِكٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ

ام حریرؓ سے جو طلحہؓ بن مالک کی آزاد کردہ لونڈی ہے روایت ہے کہ سنا میں نے اپنے مولا سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے قرب کی علامتوں میں سے عرب کا ہلاک ہونا بھی ہے۔ روایت

الْعَرَبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۷۴۹/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْكُ فِيْ قُرَيْشٍ وَّالْقَضَاءُ فِي الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِي الْاَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَّوْقُوْفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ)

کیا اس کو ترمذی نے۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خلافت بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں۔ اور اذان نماز کہنی قوم حبشہ میں ہے امین پکڑنا اور امین کرنا ازد میں ہے یعنی یمن میں۔ ایک روایت میں یہ حدیث ابوہریرہؓ پر موقوف ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ اس کا موقوف ہونا بہت صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۷۵۰/۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن مطیع سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن فرماتے سنا کہ قتل نہ کیا جائے گا کوئی قریشی باندھ کر اس فتح مکہ کے دن کے بعد قیامت تک۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۷۵۱/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ نَوْفَلٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهٰكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهٰكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهٰكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ

ابونوفل معاویہ بن مسلم سے روایت ہے کہا دیکھا میں نے عبداللہ بن زبیر کو مدینہ کی گھاٹی پر۔ ابونوفل نے کہا شروع ہوئے قریش ابن زبیر پر سے گذرتے تھے اور دوسرے لوگ۔ عبداللہ بن عمران پر گذرے۔ وہ ابن زبیر کے پاس ٹھہر گئے۔ ابن عمر نے کہا تجھ پر سلام ہو اے ابا خبیب تجھ پر سلام ہو اے ابا خبیب۔ سلام ہو تجھ پر اے ابا خبیب! آگاہ ہو خدا کی قسم میں تجھ کو منع کرتا تھا اس کام سے۔ آگاہ ہو خدا کی قسم میں تجھ کو منع کرتا تھا اس کام سے۔ آگاہ ہو خدا کی قسم میں تجھ کو منع کرتا تھا اس کام سے۔ میں تجھ کو جانتا ہوں تو بہت روزے رکھنے والا۔ بہت رات کو بیدار ہونے والا اور قرابت والوں سے احسان کرنے والا۔ آگاہ ہو خدا کی قسم وہ گروہ کہ جن

اَمَا وَاللّٰهِ لَاُمَّةٌ اَنْتَ شَرُّهَا لَاُمَّةٌ سُوْءٍ وَّفِیْ رِوَایَةٍ لَّاُمَّةٌ خَیْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَاَنْزَلَ عَنْ جِذْعِهٖ فَاُلْقِیَ فِیْ قُبُوْرِ الْیَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُمِّهٖ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِیَهٗ فَاَعَادَ عَلَیْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِیَنِّیْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْكِ مَنْ یَّسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَاَبَتْ وَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَآ اٰتِیْكَ حَتّٰی تَبْعَثَ اِلَیَّ مَنْ یَّسْحَبُنِیْ بِقُرُوْنِیْ قَالَ فَقَالَ اَرُوْنِیْ سِبْتَیَّ فَاَخَذَ نَعْلَیْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ یَتَوَذَّفُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْهَا فَقَالَ كَیْفَ رَاَیْتِنِیْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَاَیْتُكَ اَفْسَدْتَّ عَلَیْهِ دُنْیَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَیْكَ اٰخِرَتَكَ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تَقُوْلُ لَهٗ یَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَیْنِ اَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَیْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِهٖ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ اَبِیْ بَكْرٍ مِّنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِیْ لَا تَسْتَغْنِیْ عَنْهُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ كَذَّابًا وَّمُبِیْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَیْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِیَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ یُرَاجِعْهَا۔

کے خیال میں تو بُرا ہے وہ خود بُرا ہے۔ ایک روایت میں ہے لَاُمَّةٌ خَیْرٌ آیا ہے۔ پھر عبداللہ بن عمر وہاں سے چلے گئے۔ حجاج کو عبداللہ بن عمر کے ٹھہرنے کی اور ابن زبیر سے مذکورہ کلام کرنے کی خبر پہنچی تو حجاج نے کسی کو ابن زبیر کی طرف بھیجا۔ ابن زبیر کو لکڑی سے اتارا گیا اور یہودیوں کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ پھر حجاج نے ابن زبیر کی ماں کے پاس کسی کو بھیجا کہ وہ اسماء بیٹی ابو بکر کی ہے۔ اسماء نے انکار کیا آنے سے۔ پھر حجاج نے اسماء کے پاس کسی آدمی کو بھیجا کہ تو خود میرے پاس آ، ورنہ میں تیرے پاس ایسے آدمی کو بھیجوں گا جو تیرے سر کے بالوں سے پکڑ کر لے آئے گا۔ ابو نوفل نے کہا کہ اسماء نے انکار کر دیا اور یہ بات کہلا بھیجی کہ قسم ہے اللہ کی تیرے پاس نہیں آؤں گی جب تک تو میرے پاس اس شخص کو نہ بھیجے جو میرے سر کے بالوں سے پکڑ کر لے جائے۔ راوی نے کہا حجاج نے کہا دکھاؤ میری جوتیاں حجاج نے جوتیاں پہنیں پھر اکڑ کر چلا۔ یہاں تک کہ حضرت اسماء کے پاس آیا کہنے لگا کیا دیکھا تو نے مجھ کو جو میں نے خدا کے دشمن کے ساتھ کیا اسماء نے کہا دیکھا میں نے تجھ کو تباہ کی تو نے دنیا اس کی اور تباہ کی اس نے آخرت تیری پہنچی ہے مجھ کو یہ بات تو کہتا تھا ابن زبیر کو اے بیٹے دو کمربند والی کے اللہ کی قسم میں ہوں ذات النطاقین ان دونوں میں سے ایک سے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کا کھانا جانوروں سے محفوظ رکھتی تھی اور دوسرا کمربند کہ جس سے عورتیں اپنی کمر باندھتی ہیں نہیں بے پروا ہوتی کوئی عورت اس سے خبردار کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہم کو کہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا اور ایک ہلاکو ہوگا پس اے پر بڑا جھوٹا دیکھا ہم نے اس کو اور پر ہلاکو نہیں گمان کرتی میں تجھ کو مگر وہ ہلاکو کہ حضرت نے خبر دی ہے نوفل نے کہا حجاج اسماء کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا اور

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۷۵۲/۲۵ وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِیْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَیْرِ فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰی وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا یَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ یَمْنَعُنِیْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیَّ دَمَ اَخِی الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ یَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰی وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰی لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَّكَانَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰی تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ لِغَیْرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

اس کو کوئی جواب نہ دیا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کے پاس دو آدمی ابن زبیر کے فتنہ میں آئے۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں نے کیا کہ جو کچھ دیکھتے ہو تم اور تم بیٹے عمر کے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو نکلنے سے ابن عمر نے کہا کہ باز رکھتا ہے مجھ کو اس بات کا علم کہ خدا تعالیٰ نے حرام کیا ہے مجھ پر خون بھائی مسلمان کا' ان دونوں نے کہا کہ خدا نے نہیں فرمایا کہ تم لوگوں سے لڑو یہاں تک کہ نہ پایا جاوے فتنہ ابن عمر نے کہا کہ ہم لڑے یہاں تک کہ نہ تھا فتنہ اور خالص ہوا دین اسلام خدا کے لیے اور تم چاہتے ہو یہ کہ لڑو یہاں تک کہ فتنہ واقع ہو اور دین ہو واسطے غیر اللہ کے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۷۵۳/۲۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ وَعَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَیْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ یَدْعُوْ عَلَیْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا قبیلہ دوس ہلاک ہوا' اس لیے کہ نافرمانی کی اور باز رہے طاعت سے۔ آپ بددعا کیجیے اللہ سے ان پر۔ لوگوں نے گمان کیا کہ آپ بددعا فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا خداوندا راہ راست دکھا دوس کو اور ان کو لاؤ۔ (متفق علیہ)

۵۷۵۴/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَّالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَّكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کو تین وجہ سے دوست رکھو ایک یہ کہ میں عربی ہوں ـــ دوسرا یہ کہ قرآن عربی میں اترا ہے ـــ تیسرا اس وجہ سے کہ جنتیوں کا کلام عربی میں ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۵۵ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَّا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۵۶ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَفَعَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مِّمَّا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَآءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَآءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَنَا اَتٰى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِّاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتٰى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۷۵۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ

مناقب صحابہ کا بیان

پہلی فصل

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو گالی مت دو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ برابر سونا خرچ کرے تو وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک مد کے ثواب کو نہ پہنچے گا اور نہ اسکے آدھے کے برابر۔ (متفق علیہ)

ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے باپ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کی طرف بہت سر مبارک اٹھاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ستارے امن کا سبب ہیں آسمان کے لیے۔ جب ستارے جاتے رہیں گے وہ چیز آسمان پر آوے گی جس کا وعدہ کیا جاتا ہے اور میں صحابہ کے لیے امن کا سبب ہوں جب میں اس جہان سے کوچ کر جاؤں گا میرے صحابہ کو وہ چیز آویگی جسکا وعدہ دیے جاتے ہیں اور میرے صحابہ میری امت کے لیے امن کا سبب ہیں جب صحابہ جاتے رہیں گے تو میری امت کو آئیگی وہ چیز جسکا وعدہ دیے جاتے ہیں۔ (مسلم)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آویگا تو ایک جماعت جہاد کریگی جہاد کرنیوالے کہیں گے اپنی جماعت سے کہ تم میں ایسا آدمی آیا ہے؟ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی ہو کہیں گے ہاں انکے لیے فتح ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک زمانہ آویگا، ایک جماعت ان میں سے

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَّنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَّنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيكُمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيهِمْ مَّنْ رَّاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَّنْ رَّاٰى مَنْ رَّاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ اَحَدًا رَّاٰى مَنْ رَّاٰى اَحَدًا رَّاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُ۔

جہاد کرے گی۔ کہا جاوے گا کیا تم میں آیا ہے وہ شخص جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھوں کا کہیں گے ہاں فتح کی جاوے گی ان کے لیے۔ پھر ایک زمانہ لوگوں پر آوے گا' ایک جماعت جہاد کرے گی۔ کہا جاوے گا کیا آیا ہے تم میں وہ شخص جو ساتھ رہا ہو صحابہؓ کے ساتھیوں کے کہیں گے ہاں فتح کی جاوے گی ان کے لیے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر آئے گا کہ لوگوں سے لشکر بھیجا جاوے گا کہیں گے دیکھو کیا تم اپنے میں سے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی پاتے ہو۔ پایا جاوے گا ایک شخص اصحاب میں سے فتح کی جاوے گی ان کے سبب سے۔ پھر دوسرا لشکر بھیجا جاوے گا۔ کہیں گے کہ آیا ہے ان میں وہ شخص جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا ہو اس کو پایا جاوے گا ان کے لیے فتح کی جاوے گی۔ پھر تیسرا لشکر بھیجا جاوے گا۔ کہا جاوے گا آیا پاتے ہو ان میں اس شخص کو کہ اس نے اس شخص کو دیکھا جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے یاروں کو دیکھا۔ پھر چوتھے لشکر کو بھیجا جاوے گا۔ کہا جاوے گا کہ دیکھو آیا دیکھتے ہو ان میں کسی کو کہ دیکھا ہو اس کو جس نے اس شخص کو دیکھا ہو جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے اصحاب کو دیکھا ہو۔ ایسا شخص پایا جاوے گا۔ اس کے سبب فتح کی جاوے گی۔

۵۷۵۸/۴ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَ يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ وَ فِيْ رِوَايَةٍ وَّيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُّحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کے بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہیں پھر ان قرنوں کے بعد ایک قوم ہوگی وہ گواہی دینگے مگر ان سے گواہی طلب نہیں کی جاوے گی اور خیانت کرینگے اور امین نہ بنائے جاویں گے اور نذر مانیں گے اور وفا نہ کریں گے۔ ان میں موٹاپا آجائے گا۔ ایک روایت میں ہے اور قسم کھاویں گے اور نہ قسم دلائے جاویں گے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ابوہریرہؓ سے یوں آیا ہے۔ پھر ان کے بعد ایک قوم آئے گی کہ وہ موٹاپے کو پسند رکھیں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۷۵۹ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرِمُوْا أَصْحَابِيْ فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى أَنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ أَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوْحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَّرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ إِلَّا إِبْرَاهِيْمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ لَمْ يُخْرِجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کی عزت کرو اس لیے کہ وہ تم سے افضل ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں۔ پھر ظاہر ہوگا جھوٹ یہاں تک کہ ایک شخص ہوگا کہ قسم کھاوے گا اور اس سے قسم نہیں لی جاوے گی اور گواہی دے گا حالانکہ گواہی اس سے طلب نہیں کی جاویگی خبردار! جس کو جنت کا درمیان اچھا لگے تو وہ جماعت کو لازم پکڑے اس لیے کہ اکیلے کے ساتھ شیطان ہے۔ دو شخصوں سے شیطان دور ہے۔ مرد اجنبیہ عورت کے ساتھ ہرگز تنہائی میں نہ رہے اس لیے کہ شیطان ان کا تیسرا ہے جسکو اسکی نیکی خوش کرے اور برائی غمگین کرے تو وہ مومن ہے۔ روایت کیا اسکو نسائی نے۔ اسکی سند صحیح ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ ابراہیم بن حسن خثعمی کے علاوہ اسلیے کہ بخاری مسلم نے اس سے روایت نہیں کیا اور وہ ثقہ ثبت ہے۔

۵۷۶۰/۶ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا اس شخص کو آگ نہیں لگے گی جس نے مجھ کو دیکھا یا مجھ کو دیکھنے والے کو دیکھا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۷۶۱/۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِيْ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِيْ وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَّأْخُذَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو میرے صحابہؓ کے بارے میں۔ میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا۔ جو ان سے محبت کرتا ہے میری محبت کی وجہ سے محبت کرتا ہے جو ان سے بغض کرتا ہے میرے بغض کی وجہ سے۔ ان سے بغض کرتا ہے جو ان کو تکلیف دے۔ اس نے مجھ کو تکلیف دی جس نے مجھ کو تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ کو تکلیف دی قریب ہے کہ اللہ انکو پکڑ لے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۷۶۲/۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أَصْحَابِيْ فِيْ أُمَّتِيْ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں میرے صحابہ کا مقام کھانے میں نمک جیسا ہے۔ جیسے کھانا نمک کے بغیر اچھا نہیں ہوتا۔ حسن بصریؒ نے کہا ہمارا نمک جاتا رہا۔ ہم کیونکر سنوریں۔ (روایت کیا اسکو بغوی نے شرح السنہ میں)

۵۷۶۳/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ أَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ میں سے کوئی کسی زمین پر نہیں مرے گا مگر اٹھایا جاوے گا کہ اس کے لیے وہ قائد ہوگا اور روشنی ہوگی قیامت کے دن۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۷۶۴/۱۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۷۶۵/۱۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّيْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِيْ مِنْ بَعْدِيْ فَاَوْحٰى اِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ وَّ لِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَيْءٍ مِّمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلٰى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۶۶/۱ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَّعِنْدَ الْبُخَارِيِّ اَبَا بَكْرٍ وَّلَوْ

تیسری فصل

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ کو گالی دیتے ہیں تم کہو تمہارے اس بدفعل پر اللہ کی لعنت ہو۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ میں نے اللہ سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارہ میں پوچھا جو میرے بعد واقع ہوگا۔ اللہ نے میری طرف وحی کی اے محمدؐ! تیرے صحابہ میرے نزدیک ستاروں کے مرتبہ میں ہیں۔ آسمان پر بعض ان ستاروں میں سے بعض سے قوی تر ہیں اور ہر ایک کے لیے نور ہے جس شخص نے ان میں سے کچھ لیا جو اختلاف پر ہیں ان میں سے وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہیں۔ عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے، راہ پاؤگے۔

(روایت کیا اس کو رزین نے)

حضرت ابوبکرؓ کے مناقب کا بیان

پہلی فصل

ابوسعید خدری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مجھ پر بہت احسان کرنے والا صحبت اور مال سے ابوبکر ہیں۔ بخاری کے نزدیک ابابکر واقع ہوا ہے۔ اگر میں اپنا دوست پکڑتا تو ابوبکر کو پکڑتا

كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَّلٰكِنَّ اُخُوَّةَ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتَهٗ لَا تُبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لیکن اسلام کی برادری اور محبت اس کی ثابت ہے۔ مسجد میں کوئی کھڑکی نہ چھوڑی جاوے مگر ابوبکرؓ کی کھڑکی۔ ایک روایت میں یوں ہے، اگر میں دوست پکڑنے والا ہوتا اپنے رب کے سوا تو پکڑتا ابوبکرؓ کو دوست۔ (متفق علیہ)

۵۷۶۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَّلٰكِنَّهٗ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں دوست پکڑتا تو ابوبکر کو دوست پکڑتا لیکن ابوبکر میرے بھائی ہیں اور میرے ساتھی اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھی کو دوست پکڑا ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۷۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَّيَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا وَلَا وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَّفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اَنَا اَوْلٰى بَدَلَ اَنَا وَلَا۔

عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے فرمایا اپنی مرض الموت میں اپنے باپ ابوبکر کو میرے لیے بلاؤ اور اپنے بھائی کو کہ میں نوشتہ لکھ دوں میں ڈرتا ہوں کہ خواہش کرے خواہش کرنے والا اور کہے کہنے والا میں مستحق ہوں خلافت کا حالانکہ وہ مستحق نہیں اللہ انکار کرے گا اور مومن مگر ابوبکرؓ کو۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔ حمیدی کی کتاب میں ہے اَنَا اَوْلٰی بجائے وَلَا کے۔

۵۷۶۹ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ۔

جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے۔ کہا ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپ سے کسی معاملہ میں کلام کیا۔ آپ نے حکم کیا کہ کسی دوسرے وقت میں آئے۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ خبر دیجیے مجھ کو اگر آؤں میں اور آپ کو نہ پاؤں۔ جبیرؓ نے کہا گویا وہ عورت نہ پانے سے مراد رکھتی تھی آپ کی موت کو۔ آپ نے فرمایا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۷۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اگر تو مجھ کو نہ پاوے تو ابوبکرؓ کے پاس آنا۔ (متفق علیہ)

عمرو بن عاص سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امیر بنا کر ذات السلاسل کی لڑائی میں بھیجا کہا میں حضرت کے پاس آیا میں نے کہا کون زیادہ محبوب ہے آپ کو فرمایا عائشہؓ میں نے کہا مردوں میں سے فرمایا اس کا باپ۔ میں نے کہا پھر کون فرمایا عمرؓ حضرت نے اور آدمیوں کو گنا میں خاموش ہوا اس ڈر سے کہیں میں آخر میں نہ آجاؤں

(متفق علیہ)

۵۷۷۱ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيْتُ اَنْ يَّقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہا میں نے اپنے باپ کو کہا کون لوگوں میں سے بہتر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد علیؓ نے کہا ابوبکرؓ میں نے کہا پھر کون کہا عمرؓ اور میں ڈرا کہ کہیں عثمانؓ میں نے کہا پھر آپ بہتر ہیں علی نے کہا میں نہیں۔ مگر ایک مسلمانوں میں سے مرد۔

(روایت اسکو بخاری نے)

۵۷۷۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِاَبِيْ بَكْرٍ اَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَفْضَلُ اُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهٗ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم کسی کو ابوبکرؓ کے برابر نہیں کرتے تھے۔ پھر عمر کے ساتھ کسی کو برابر نہیں کرتے تھے۔ پھر عثمان کے ساتھ کسی کو پھر چھوڑ دیتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو نہ فضیلت دیتے ان کے درمیان ایک دوسرے کو۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے ابن عمر نے کہا ہم کہتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے۔ آپ کے بعد آپ کی امت میں سے ابوبکرؓ ہیں، پھر عمرؓ، پھر عثمانؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

دوسری فصل

۵۷۷۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْهِ اللّٰهُ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَّاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں احسان کسی کا ہم پر مگر ہم نے اس کا بدلہ اتارا ہے ابوبکرؓ کے سوا۔ ابوبکر کا ہم پر احسان ہے۔ جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ دے گا قیامت کے دن اور مجھ کو کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا کہ ابوبکر کے مال نے نفع دیا اگر میں کسی کو اپنا دوست جانی بناتا تو ابوبکر کو دوست بناتا۔ خبردار تمہارا ساتھی خدا کا دوست ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۷۷۴ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

عمرؓ سے روایت ہے کہ ابوبکر ہمارے سردار اور ہم سے افضل ہیں اور ہم سے بہت پیارے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۷۷۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَصَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے ابوبکر کو فرمایا تو میرا غار میں ساتھی ہے اور تو حوض کوثر پر بھی میرا ساتھی ہوگا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۷۷۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْ بَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس قوم کے لیے لائق نہیں کہ جن میں ابوبکرؓ ہو اور ابوبکر کے سوا کوئی امامت کرے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

۵۷۷۷ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ الْیَوْمَ

عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم فرمایا صدقہ کرنے کا آپ کا یہ حکم کرنا میرے کثیر مال کی وجہ سے میرے بڑا موافق آیا۔ میں نے کہا میں آج

أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا أَسْبِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۵۷۷۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۷۷۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ أَتَى أَهْلَ الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِيَ ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۷۸۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرَئِيلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي يَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ

ابوبکرؓ پر سبقت لے جاؤں گا۔ عمرؓ نے کہا میں اپنا آدھا مال لایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! اپنے اہل وعیال کے لیے تو نے اپنے گھر کتنا مال چھوڑا میں نے کہا اپنے گھر والوں کے لیے آدھا چھوڑ آیا ہوں اور آدھا لے آیا ہوں اور ابوبکرؓ جو کچھ ان کے پاس تھا لے آئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابوبکرؓ کیا چھوڑا تو نے اپنے اہل وعیال کیلئے ابوبکرؓ نے کہا اللہ اور اسکا رسولؐ چھوڑا ہے عمرؓ نے کہا میں کبھی ابوبکرؓ پر سبقت نہیں لیجا سکتا۔ (روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے حضرت نے انکو فرمایا تو اللہ کا آزاد کردہ ہے آگ سے۔ اسی دن سے ابوبکرؓ کا نام عتیق رکھا گیا

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا ہونگا جن پر زمین پھٹے گی۔ میرے بعد ابوبکرؓ پر، ان کے بعد عمرؓ پر۔ پھر میں جنت البقیع کی طرف آؤں گا۔ وہ اٹھائے اور جمع کیے جائیں گے میرے ساتھ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا کہ جمع کیا جاؤں گا حرمین شریفین کے درمیان۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جبریل آئے۔ میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو دروازہ دکھایا جس میں سے میری امت جنت میں داخل ہوگی۔ ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! میری خواہش ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا اور اس دروازہ کو دیکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکرؓ تو اول ان کا ہوگا جو داخل ہوں گے میری امت سے جنت میں۔ (روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

اُمَّتِیْ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۷۸۱/۱۶ عَنْ عُمَرَ ذُکِرَ عِنْدَہٗ اَبُوْبَکْرٍ فَبَکٰی وَقَالَ وَدِدْتُّ اَنَّ عَمَلِیْ کُلَّہٗ مِثْلُ عَمَلِہٖ یَوْمًا وَّاحِدًا مِّنْ اَیَّامِہٖ وَلَیْلَۃً وَّاحِدَۃً مِّنْ لَیَالِیْہِ اَمَّا لَیْلَتُہٗ فَلَیْلَۃٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْغَارِ فَلَمَّا انْتَہَیَا اِلَیْہِ قَالَ وَاللّٰہِ لَا تَدْخُلُہٗ حَتّٰی اَدْخُلَ قَبْلَکَ فَاِنْ کَانَ فِیْہِ شَیْءٌ اَصَابَنِیْ دُوْنَکَ فَدَخَلَ فَکَسَحَہٗ وَوَجَدَ فِیْ جَانِبِہٖ ثُقْبًا فَشَقَّ اِزَارَہٗ وَسَدَّھَا بِہٖ وَبَقِیَ مِنْھَا اثْنَانِ فَاَلْقَمَھُمَا رِجْلَیْہِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَاْسَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ وَنَامَ فَلُدِغَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ رِجْلِہٖ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ یَتَحَرَّکْ مَخَافَۃَ اَنْ یَّنْتَبِہَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُہٗ عَلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالَکَ یَا اَبَا بَکْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَھَبَ مَا یَجِدُہٗ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَیْہِ وَکَانَ سَبَبَ مَوْتِہٖ وَاَمَّا یَوْمُہٗ فَلَمَّا

تیسری فصل

عمرؓ سے روایت ہے ابوبکرؓ کا ان کے پاس ذکر کیا گیا۔ عمرؓ روئے اور کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ میری ساری عمر کے عمل ابوبکرؓ کے ایک دن کے برابر ہوتے یا مانند ایک رات کے ایک عمل کے برابر۔ ابوبکرؓ کی رات وہ ہجرت کی رات ہے ابوبکر نے اس میں آنحضرتؐ کے ساتھ ہجرت کی غار کی طرف جب آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ غار کی طرف آئے۔ ابوبکرؓ نے کہا خدا کی قسم آپ ﷺ غار میں داخل نہ ہوں۔ اس لیے کہ اگر اس میں کچھ ہو تو مجھ کو ضرر پہنچے اور آپ کو نہ پہنچے۔ ابوبکرؓ آپ سے پہلے غار میں داخل ہوئے، اس کو جھاڑا۔ غار میں ایک طرف کئی ایک سوراخ پائے۔ ابوبکرؓ نے اپنا تہبند پھاڑا اور سوراخوں کو بند کیا۔ دو سوراخ باقی رہ گئے، ابوبکرؓ نے اپنے دونوں پاؤں سوراخوں پر رکھے۔ پھر ابوبکرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا، آپ تشریف لائیے، آپ داخل ہوئے اور اپنا سر مبارک ابوبکرؓ کی گود میں رکھا اور آرام کیا۔ ابوبکرؓ کو سوراخ سے سانپ نے ڈس لیا۔ ابوبکرؓ نے حرکت نہ کی اس ڈر سے کہیں حضرت بیدار نہ ہو جائیں۔ ابوبکرؓ کے آنسو تکلیف کی وجہ سے آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک پر گرے۔ آپ جاگے اور پوچھا اے ابوبکر تجھ کو کیا ہوا۔ ابوبکر نے کہا میں کاٹا گیا ہوں۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ نے لب مبارک لگائی۔ ابوبکرؓ کی تکلیف رفع ہو گئی پھر ابوبکرؓ پر اس زہر نے اثر کیا اور یہی زہر ابوبکرؓ کی موت کا سبب بنی اور ایک دن ابوبکر کا وہ ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی بعض عرب مرتد ہوئے اور کہنے لگے

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا لَا نُؤَدِّيْ زَكٰوةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا لَّجَاهَدْتُّهُمْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِيْ اَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْاِسْلَامِ اِنَّهٗ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّيْنُ اَيَنْقُصُ وَاَنَا حَيٌّ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ ابوبکرؓ نے کہا اگر اونٹ کی رسی بھی نہ دیں گے تو میں جہاد کروں گا اس سے میں نے کہا اے رسول اللہؐ کے خلیفہ لوگوں سے الفت کرو اور نرمی کرو۔ ابوبکرؓ نے مجھ کو کہا تو جاہلیت میں بہادر تھا اور اسلام میں آکر نامرد ہو گیا۔ شان یہ ہے کہ وحی منقطع ہو گئی۔ دین مکمل ہو گیا۔ کیا ناقص ہو دین میری زندگی میں۔

(روایت کیا اس کو رزین نے)

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب عمر رضی اللہ عنہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۷۸۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُ اَحَدٌ فِيْ اُمَّتِيْ فَاِنَّهٗ عُمَرُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی امتوں سے بعض لوگوں کو الہام کیے گئے۔ اگر میری امت سے کوئی ہوا تو وہ عمر ہو گا۔

(متفق علیہ)

۵۷۸۳ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُّكَلِّمْنَهٗ وَيَسْتَكْثِرْنَهٗ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی اس حالت میں کہ آپ کے پاس قریش کی عورتیں تھیں۔ وہ آنحضرتؐ سے بلند آواز کے ساتھ کلام کرتی تھیں جب عمرؓ نے اجازت طلب کی اٹھیں اور دوڑیں پردہ میں عمر داخل ہوئے اور آپ مسکراتے تھے۔ عمر نے کہا اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے اے اللہ کے رسولؐ! آپ نے فرمایا میں نے تعجب کیا ان عورتوں سے جو میرے پاس تھیں۔

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ زَادَ الْبَرْقَانِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَضْحَكَكَ۔

جب تیری آواز سنی جلدی سے پردہ میں ہوگئیں۔ عمرؓ نے کہا اے اپنی جان کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہؐ سے نہیں ڈرتی۔ انہوں نے کہا ہم تجھ سے ڈرتی ہیں کیونکہ تو سخت خو اور نہایت سخت گو ہے۔ آپ نے کہا اے خطاب کے بیٹے کلام کر۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ہرگز نہیں ملتا تجھ کو شیطان رستہ میں کہ جس راستہ سے تو گزرے بلکہ وہ دوسرا راستہ اختیار کرتا ہے (متفق علیہ) اور حمیدی نے کہا۔ برقانی نے یہ قول زیادہ کیا کہ اے اللہ کے رسول کس چیز نے آپ کو ہنسایا۔

۵۷۸۴/۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَغَارُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا۔ رمیصاء ابوطلحہ کی عورت کو ملا اور میں نے پاؤں کی آواز سنی۔ میں نے کہا یہ کون ہے، کہا یہ بلالؓ ہے۔ میں نے ایک محل دیکھا اس میں ایک نوجوان عورت ہے۔ میں نے کہا یہ محل کس کا ہے۔ انہوں نے کہا عمر بن خطاب کا۔ میں نے چاہا کہ میں اس میں داخل ہوں تاکہ میں دیکھوں تو مجھ کو عمرؓ کی غیرت یاد آئی۔ عمرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا آپ کے داخل ہونے پر میں غیرت کروں گا۔ (متفق علیہ)

۵۷۸۵/۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ

ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سونے کی حالت میں لوگوں کو دیکھتا تھا کہ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں ان پر قمیصیں

قُمُصٌ مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَّجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہیں بعض کی سینے تک اور بعض کی اس سے بھی کم۔ جب میں نے عمر کو دیکھا تو ان پر اتنی لمبی قمیص تھی کہ وہ اس کو کھینچتے تھے۔ صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی۔ فرمایا میں نے اس کی تعبیر دین سے کی۔ (متفق علیہ)

۵۷۸۶/۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى إِنِّيْ لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ أَظْفَارِيْ ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے پیا حتیٰ کہ میرے ناخنوں سے نکلنا شروع ہوا۔ پھر میں نے باقیماندہ عمرؓ بن خطاب کو دیا۔ لوگوں نے کہا آپ نے اس کی تعبیر کیا فرمائی اے اللہ کے رسولؐ! فرمایا اس کی تعبیر علم سے ہے۔ (متفق علیہ)

۵۷۸۷/۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ضَعْفَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَّدِ أَبِيْ بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِيْ يَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا جو بے منڈیر تھا اس پر ایک ڈول ہے۔ میں نے اس کنوئیں سے پانی کھینچا جس قدر اللہ نے چاہا۔ پھر وہ ڈول ابن ابی قحافہ نے لے لیا۔ ابو بکرؓ نے اس ڈول سے کنوئیں میں سے کھینچا ایک ڈول یا دو ڈول۔ ابو بکر کے کھینچنے میں ناتوانی تھی۔ اللہ ابو بکر کی سستی کو بخشے۔ پھر وہ ڈول چرس یعنی بڑا ڈول ہو گیا۔ اسکو عمرؓ نے پکڑا۔ میں نے نہیں دیکھا کسی شخص کو قوی لوگوں میں سے کہ کھینچتا ہو عمر کے کھینچنے جیسا۔ لوگوں نے اونٹ کو سیراب کیا اونٹ بٹھائے اور اونٹوں کیلئے عطن مقرر کیے۔ ابن عمر کی روایت میں یوں آیا ہے پھر عمرؓ نے ڈول لیا ابو بکر کے ہاتھ سے وہ ڈول عمر کے ہاتھ میں چرس ہو گیا۔ نہیں دیکھا میں نے کسی قوی آدمی کو کہ عمل کرتا ہو عمر جیسا یہاں تک کہ سیراب کیا لوگوں کو اور اونٹوں کیلئے عطن مقرر کیے۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۷۸۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَبِیْ دَاؤُدَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ یَقُوْلُ بِہٖ۔

۵۷۸۹ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا کُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّکِیْنَۃَ تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ۔ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ)

۵۷۹۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ ثُمَّ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ ظَاھِرًا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

۵۷۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَکْرٍ یَا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَمَا اِنَّکَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِکَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

دوسری فصل

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ نے عمرؓ کی زبان پر حق جاری کیا ہے اور اس کے دل پر روایت کیا اس کو ترمذی نے ابوداؤد میں ابوذرؓ سے یوں آیا ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان پر حق رکھا اور وہ حق کہتا ہے۔

علیؓ سے روایت ہے کہ ہم یہ بات بعید نہ جانتے کہ سکینہ عمرؓ کی زبان پر جاری ہوتی ہے۔ روایت کیا اسکو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا اے اللہ اسلام کو عزت دے۔ ابوجہل بن ہشام سے یا عمرؓ بن خطاب سے۔ صبح کی عمر نے اور صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مسلمان ہو گیا۔ پھر نماز پڑھی حضرت نے مسجد میں ظاہر۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے۔

جابرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے ابوبکرؓ کو کہا اے لوگوں سے بہتر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔ ابوبکرؓ نے کہا اے عمرؓ خبردار ہو اگر تو نے مجھ کو بہتر لوگوں کا کہا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ نہیں سورج طلوع ہوا کسی شخص پر کہ بہتر ہو عمرؓ سے۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۹۲ (۱۱) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ بن خطاب ہوتے۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۹۳ (۱۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنَّى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَإِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ إِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَّهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

بریدہؓ اسلمی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض جہادوں میں نکلے۔ جب آپ جہاد سے واپس آئے آپ کے پاس ایک سیاہ رنگ کی لڑکی آئی۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! میں نے نذر مانی تھی اگر آپ فتح یاب ہوئے تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی۔ آپ نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی ہے تو دف بجا لے۔ اگر نذر نہیں مانی تو دف مت بجا۔ وہ لڑکی شروع ہوئی بجاتی تھی۔ ابوبکرؓ آئے وہ دف بجاتی رہی، علیؓ آئے وہ دف بجاتی رہی عثمان آئے وہ دف بجاتی رہی۔ پھر عمرؓ آئے تو اس لڑکی نے دف اپنے چوتڑوں کے نیچے ڈال دی، پھر بیٹھی اس پر۔ آپ نے فرمایا اے عمرؓ شیطان آپ سے ڈرتا ہے۔ میں بیٹھا تھا اور وہ دف بجاتی رہی اور ابوبکرؓ آئے، علیؓ آئے، عثمانؓ آئے اور وہ متواتر دف بجاتی رہی۔ اے عمرؓ! جب تو آیا تو اس نے دف بجانا چھوڑ دیا۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۷۹۴ (۱۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَّصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيِيْ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلٰى رَأْسِهٖ فَقَالَ لِيْ أَمَا شَبِعْتِ أَمَا شَبِعْتِ فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهٗ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے شور و غوغا سنا اور لڑکوں کی آواز آپ کھڑے ہوئے۔ ناگہاں ایک حبشیہ عورت ناچتی تھی اور اس کے ارد گرد لڑکے تھے۔ حضرت نے فرمایا اے عائشہؓ آ اور تماشہ دیکھ۔ میں آئی اور میں نے اپنی ٹھوڑی آپ کے کندھے پر رکھی۔ میں نے دیکھنا شروع کیا حبشیہ کی طرف آنحضرتؐ کے کندھے اور سر کے درمیان سے۔ آپ نے مجھ کو فرمایا کیا تو ابھی سیر نہیں ہوئی۔ میں کہتی تھی ابھی میں سیر نہیں ہوئی تاکہ میں اپنا مقام آنحضرتؐ کے نزدیک دیکھوں۔ حضرت عمرؓ نمودار ہوئے تو اس عورت کا تماشہ دیکھنے والے لوگ متفرق ہوگئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں جن و انس کے شیاطین کی طرف کہ وہ عمرؓ سے بھاگتے ہیں۔ عائشہؓ نے کہا میں بھی پھری۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۷۹۵ عَنْ أَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى وَّقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلٰى نِسَائِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

انسؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمر نے کہا میں نے تین چیزوں میں اپنے پروردگار کی موافقت کی ایک یہ کہ میں نے آنحضرتؐ کو کہا کہ اگر ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز پکڑتے تو بہتر ہوتا، تو اللہ نے فرمایا مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ ٹھہراؤ۔ دوسرا یہ کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! آپ کی بیویوں پر نیک و بد داخل ہوتے ہیں، اگر آپ حکم فرمائیں کہ وہ پردہ میں رہیں تو بہتر ہوگا تو آیت پردہ اتری۔ تیسری یہ کہ مجتمع ہوئیں ازواج مطہرات

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ عَسٰى رَبُّهٗٓ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُّبْدِلَهٗٓ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ لِّابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ فِيْ مَقَامِ إِبْرٰهِيْمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِيْ أُسَارٰى بَدْرٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غیرت کے قصہ میں (یعنی رشک کے) میں نے کہا اگر آنحضرتؐ آپکو طلاق دیدیویں تو اللہ تعالیٰ تمہارے بدلے میں اسے بہتر بیویاں دیگا تو اسی طرح آیت اتری۔ ایک روایت میں ابن عمر سے یوں آیا ہے کہ میں نے اپنے رب کی تین چیزوں میں موافقت کی ایک مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے میں دوسرا حضرت کی بیویوں کے پردہ کرنے میں اور تیسرا بدر کے قیدیوں میں۔ (متفق علیہ)

۵۷۹۶/۱۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فُضِّلَ النَّاسُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِأَرْبَعٍ بِذِكْرِ الْأُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ أَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَبِذِكْرِ الْحِجَابِ أَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهٗ زَيْنَبُ وَإِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِيْ بُيُوْتِنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ وَّبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ أَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَأْيِهٖ فِيْ أَبِيْ بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهٗ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا چار چیزوں کی وجہ سے حضرت عمرؓ تمام لوگوں پر فضیلت دیے گئے ہیں۔ بدر کے دن قیدیوں کے معاملہ میں حضرت عمرؓ نے ان کو قتل کرنے کا مشورہ دیا۔ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اگر اللہ کی طرف سے حکم سبقت نہ جا چکا ہوتا تو تمہارے فدیہ لینے کی وجہ سے میں تم کو عذاب پہنچتا۔ اور پردہ کا ذکر کرنیکی وجہ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو پردہ کا حکم دیا۔ حضرت زینب نے کہا اے عمر بن خطاب تو ہم پر حکم کرتا ہے حالانکہ ہمارے گھروں میں وحی اترتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیت اتاری اور جب تم حضرت کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے مانگو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے جو آپ نے ان کے حق میں فرمائی خدا وند دین اسلام کو قوی کر۔ عمر کے اسلام لانے کی وجہ سے اور بسبب اجتہاد اپنے کے ابوبکر کی بیعت میں حضرت نے تمام آدمیوں سے پہلے بیعت کی تھی۔ (احمد)

۵۷۹۷/۱۶ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِيْ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَاللّٰهِ مَا كُنَّا نَرٰى ذَاكَ الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص میری امت میں بہت بلند ہے از روئے مرتبہ کے بہشت میں۔ ابوسعیدؓ نے کہا خدا کی قسم نہ گمان کرتے اس شخص کو کہ وہ کون ہے مگر عمر بن خطاب پر یہاں تک کہ عمر اپنی راہ سے گذر گئے۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

(روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۵۷۹۸/۱۷ وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ سَاَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَاْنِهٖ يَعْنِي عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِيْنِ قُبِضَ كَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى مِنْ عُمَرَ۔

اسلم سے روایت ہے کہا سوال کیا مجھ سے ابن عمر نے عمرؓ کے حالات کے متعلق۔ میں نے انکو کہا، کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو رسول اللہؐ کے بعد جب سے آپ کی وفات ہوئی ہے جو ہمت کوشش کرنے والا ہو اور نیک تر عمر سے بڑھ کر۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۷۹۹/۱۸ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَاْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّكَاَنَّهٗ يُجَزِّعُهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا كُلَّ ذٰلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَا بَكْرٍ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِّنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِّنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ۔

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہا جس وقت عمرؓ زخمی کیے گئے، عمر اپنے درد کو ظاہر کرتے تھے۔ ابن عباس نے اس کو کہا کہ عمر جزع فزع کرتے تھے اے امیرالمومنین یہ سب جزع فزع نہیں کرنا چاہیے۔ تم نے رسول اللہؐ سے ساتھ رکھا اچھا ساتھ رکھنا اور حضرت تم سے جدا ہوئے اس حال میں کہ وہ تم سے راضی تھے۔ پھر تم نے ابوبکر کے ساتھ صحبت رکھی اور اچھی صحبت رکھی ان سے پھر وہ تم سے جدا ہوئے اس حال میں کہ وہ تم سے راضی تھے پھر تم نے مسلمانوں سے صحبت رکھی اور اچھی صحبت رکھی تم نے ان سے۔ اگر تم ان سے جدا ہو گے تو اس حال میں جدا ہو گے کہ وہ تم سے راضی ہیں۔ عمر نے کہا جو تم نے آنحضرتؐ کی صحبت کا ذکر کیا اور ان کی رضا کا، یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور احسان ہے مجھ پر اور تو نے ابوبکر کی صحبت کا ذکر کیا اور ان کی رضا کا۔ یہ بھی اللہ کی طرف سے نعمت اور احسان ہے مجھ پر اور جو تم.... میری بے قراری دیکھتے ہو وہ تیرے اور تیرے ساتھیوں کی وجہ سے ہے۔ اللہ کی قسم اگر میرے پاس زمین کی پوری کے برابر سونا ہو تو اللہ کے عذاب کو دیکھنے سے پہلے اس کا بدلہ دوں۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِي بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۸۰۰/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ اَعْيٰى فَرَكِبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ فِيْ غَنَمٍ لَّهٗ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰى شَاةٍ مِّنْهَا فَاَخَذَهَا فَدَرَكَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَّتَكَلَّمُ فَقَالَ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، آپؐ نے فرمایا ایک آدمی ایک گائے ہانکتا تھا۔ جب تھک گیا تو اس پر سوار ہو گیا۔ گائے بولی ہم سواری کی خاطر نہیں پیدا ہوئیں۔ ہم تو زمین کی کاشت کے لیے پیدا کی گئی ہیں۔ لوگ بولے سبحان اللہ گائے بولتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایمان لاتا ہوں اس پر اور ابوبکرؓ و عمرؓ اور وہ دونوں وہاں نہیں تھے۔ ابوہریرہؓ نے کہا اس وقت کہ ایک شخص اپنے ریوڑ میں تھا۔ اچانک ایک بھیڑیے نے بکری پر حملہ کیا۔ بھیڑیے نے بکری کو پکڑا۔ بکری کا مالک آیا۔ بکری کو بھیڑیے سے چھڑا لیا۔ کہا بھیڑیے نے سبع کے دن یعنی فتنے کے دن کوئی راعی نہ ہوگا میرے سوا لوگوں نے کہا سبحان اللہ بھیڑیا کلام کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکرؓ و عمرؓ وہ دونوں اس جگہ نہیں تھے۔ (متفق علیہ)

۵۸۰۱/۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّيْ لَوَاقِفٌ فِيْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ اِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِيْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهٗ عَلٰى مَنْكِبِيْ يَقُوْلُ يَرْحَمُكَ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا میں ایک قوم میں کھڑا تھا تو اس قوم نے عمر کے لیے دعائے خیر کی اس حال میں کہ عمرؓ اپنے تخت پر رکھے گئے تھے۔ ایک شخص نے میرے پیچھے سے میرے مونڈھوں پر اپنی کہنی رکھی

اللّٰهُ إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّي كَثِيْرًا مَّا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا عَلِيُّ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور کہتا ہے کہ اللہ تجھ پر رحمت کرے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تجھ کو تیرے دونوں ساتھیوں میں سے کرے گا اس لیے کہ میں رسول اللہ سے بہت سنتا تھا کہ آپ فرماتے تھے تھا میں ابوبکرؓ و عمرؓ۔ کیا میں نے اور ابوبکرؓ عمرؓ نے۔ چلا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ، داخل ہوا میں ابوبکرؓ اور عمرؓ نکلا میں ابوبکرؓ اور عمرؓ۔ میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ علیؓ بن ابیطالب تھے۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۸۰۲/۳ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِيْ أُفُقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰى نَحْوَهٗ أَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشتی علیین والوں کو دیکھیں گے جیسا کہ تم روشن ستارہ کو آسمان میں دیکھتے ہو۔ بلاشبہ ابوبکرؓ، عمرؓ اہل علیین سے ہوں گے اور کیا خوب رہے۔ روایت کیا بغوی نے شرح السنہ میں اور روایت کیا اس کے مانند ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

۵۸۰۳/۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ اور عمرؓ جنت میں بڑی عمر والوں کے سردار ہوں گے جو پہلوں اور پچھلوں میں سے ہیں انبیاء اور رسولوں کے سوا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)۔

۵۸۰۴/۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَا أَدْرِيْ

حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میری کتنی زندگی ہے۔ تم میں

مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

میرے بعد ان دو شخصوں کی یعنی ابوبکر و عمر کی پیروی کرنا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۰۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ یَرْفَعْ اَحَدٌ رَّاْسَهٗ غَیْرَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ کَانَا یَتَبَسَّمَانِ اِلَیْهِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْهِمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے نہ اٹھاتا اپنے سر کو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے سوا دونوں آنحضرتؐ کو دیکھ کر مسکراتے اور آپ ان کو دیکھ کر مسکراتے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)۔

۵۸۰۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْهِمَا فَقَالَ هٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ایک دن نکلے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ میں سے ایک آپ کے دائیں طرف تھا اور دوسرا آپ کے بائیں طرف اور آپ دونوں ساتھیوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا کہ ہم اسی طرح قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۰۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا)

عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو دیکھا اور فرمایا یہ دونوں میرے کانوں اور آنکھوں کے مرتبہ میں ہیں (روایت کیا اسکو ترمذی نے ارسال کے طریق پر)

۵۸۰۸ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَئِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَهْلِ

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نبی نہیں جس کے وزیر نہ ہوں۔ دو آسمان میں فرشتوں سے اور دو زمین والوں سے۔ تو میرے دو وزیر آسمان والوں سے جبریل اور میکائیل ہیں۔ زمین والوں سے ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۰۹/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ وَّوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَآءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَآءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَآءُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ترازو اترا۔ آپ اور ابوبکرؓ کا وزن کیا گیا آپ غالب آئے۔ پھر ابوبکرؓ اور عمرؓ تولے گئے، ابوبکرؓ غالب آئے۔ پھر اٹھایا گیا ترازو۔ آپ کو اس خواب کے سننے نے غمگین کیا۔ آپ نے فرمایا یہ خلافت نبوت ہے پھر اللہ دے گا یہ ملک جس کو چاہے گا۔
(روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۸۱۰/۱۱ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر ایک بہشتی آدمی آئے گا۔ ابوبکرؓ آئے پھر آپ نے فرمایا کہ تم پر بہشتی آدمی آئے گا۔ عمرؓ آئے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۱۱/۱۲ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ صَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ قَالَ

عائشہؓ سے روایت ہے کہا اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا رات کی چاندنی میں۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ کیا کسی شخص کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں۔ فرمایا، ہاں! وہ عمرؓ ہے۔ میں نے کہا کیا حال

نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ۔
(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

ہے ابوبکرؓ کا۔ آپ نے فرمایا' عمر کی تمام نیکیاں ابوبکرؓ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کے برابر ہیں۔
(روایت کیا اس کو رزین نے)

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۸۱۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهٖ كَاشِفًا فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَّاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالَةِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے آپ کی پنڈلیاں ننگی تھیں۔ ابوبکرؓ نے آنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے ان کو اجازت دیدی اور آپ اسی حال میں تھے انہوں نے باتیں کیں۔ پھر عمرؓ نے اذن چاہا آپ اسی حال میں تھے آپ نے انکو اجازت دی عمرؓ نے باتیں کیں۔ پھر عثمانؓ نے اذن چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ بیٹھے اور اپنے کپڑے درست کر لیے۔ جب صحابہؓ کرام (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمان) چلے گئے عائشہؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! ابوبکرؓ آئے آپ نے حرکت نہ کی اور ان کے آنے کی پروا نہ کی' پھر عمرؓ آئے آپ نے حرکت نہ کی اور نہ ہی ان کے آنے کی پروا کی۔ پھر عثمانؓ آئے آپ اٹھ بیٹھے اور اپنے کپڑے درست کر لیے۔ حضرت نے فرمایا کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے۔ آپ نے فرمایا عثمان ایک مرد شرم و حیا والا ہے اور میں ڈرا اگر میں انکو اسی حالت میں اجازت دوں تو وہ شرم کی وجہ سے مجھ تک پہنچ ہی نہ سکے اپنی ضرورت لے کر۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۸۱۳ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَّفِیْقٌ وَرَفِیْقِیْ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّلَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ۔

دوسری فصل

طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے لیے رفیق ہوتا ہے اور میرے لیے میرا رفیق جنت میں عثمانؓ ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے ابوہریرہؓ سے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں اور یہ منقطع ہے۔

۵۸۱۴ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَحُثُّ عَلٰی جَیْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیَّ مِائَةُ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَیَّ مِائَتَا بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَیَّ ثَلٰثُ مِائَةِ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ یَقُوْلُ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

عبدالرحمان بن خباب سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، اس حال میں کہ آپ لشکرِ تبوک پر خرچ کرنے کیلئے رغبت دلاتے تھے۔ عثمان کھڑے ہوئے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ میرے ذمہ سو اونٹ بمعہ جھلوں اور کجاووں کے خدا کے راستہ میں پھر حضرت نے لشکر کا سامان درست کرنے پر رغبت دلائی۔ پھر عثمانؓ کھڑے ہوئے اور کہا میرے ذمہ دو سو اونٹ جھلوں اور کجاووں سمیت خدا کی راہ میں۔ پھر حضرت نے رغبت دلائی لشکر کا سامان درست کرنے پر۔ عثمانؓ کھڑے ہوئے کہا میرے ذمہ تین سو اونٹ جھل اور کجاووں سمیت خدا کی راہ میں۔ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا کہ آپ منبر سے اترتے تھے فرماتے تھے کہ عثمانؓ کو کوئی چیز ضرر نہیں دے سکتی کہ کریں اس نیکی کے بعد۔ نہیں مضر عثمانؓ کو وہ چیز کہ کریں بعد اس کے۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۱۵ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

عبدالرحمان بن سمرہ سے روایت ہے کہ عثمانؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار دینار لائے اپنی

وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حَجْرِهٖ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حَجْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

آستین میں رکھ کر جبکہ تبوک کے لشکر کا سامان تیار کیا اور آپ کی گود میں بکھیر دیے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ان کو الٹتے اور پلٹتے تھے اپنی گود میں اور فرماتے تھے نہیں ضرر کریں گے عثمان کو وہ گناہ کہ کریں آج کے عمل کے بعد۔ یہ کلمہ دو بار فرمایا۔

(روایت کیا اس کو احمد نے)

۵۸۱۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیعت رضوان کا صحابہ کو تو عثمانؓ حضرتؐ کے ایلچی تھے مکہ والوں کی طرف۔ حضرت نے لوگوں سے بیعت لی، فرمایا کہ عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں ہے تو آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمانؓ کے لیے بہتر تھا صحابہ کے ہاتھوں سے جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے لیے بیعت کی تھی۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۱۷ وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُّ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُّسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ وَ

ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے کہ میں یوم دار کو حاضر ہوا جس وقت عثمانؓ نے اوپر سے جھانکا اس قوم پر عثمانؓ نے کہا میں تم کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو رسول اللہ مدینہ میں تشریف لائے اور مدینہ میں کوئی میٹھا کنواں نہ تھا سوائے رومہ کے آنحضرتؐ نے فرمایا کون ہے جو بیر رومہ کو خریدے اور مسلمانوں کے لیے وقف کر دے اس کے لیے اس کے بدلے جنت میں نیکی ہو۔ میں نے اس کو اپنے خالص مال سے خریدا اور آج تم مجھ کو اس

اَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّآءِ الْبَحْرِ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَّالِيْ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرٍ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِيْضِ فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ قَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

کے پانی پینے سے منع کرتے ہو یہاں تک کہ میں دریا کے پانی سے پیتا ہوں۔ لوگوں نے کہا اے اللہ ہاں پھر عثمانؓ نے کہا میں تم کو خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ نمازیوں پر مسجد تنگ ہوئی۔ حضرت نے فرمایا کہ کون فلاں کی اولاد سے زمین خریدے گا اور اس جگہ کو ثواب کی خاطر مسجد کے لیے وقف کردے تو میں نے اسکو اپنے خالص مال سے خریدا۔ تم آج مجھ کو اس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے روکتے ہو۔ لوگوں نے کہا یا الٰہی ہاں عثمانؓ نے کہا میں پوچھتا ہوں تم سے خدا اور اسلام کے واسطہ سے کہ کیا معلوم ہے تم کو کہ میں نے تبوک کے لشکر کا سامان درست کیا اپنے مال سے لوگوں نے کہا یا الٰہی ہاں! عثمانؓ نے کہا میں تم سے پوچھتا ہوں خدا اور اسلام کے حق سے کہ آیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے مکہ کی ثبیر پر اور حضرت کے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی کھڑے تھے ہلا پہاڑ یہاں تک کہ بعض پتھر گرے نیچے حضرت نے اس کو ایڑی ماری فرمایا اے ثبیر ٹھہر اس لیے کہ نہیں ہے تجھ پر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید لوگوں نے کہا یا الٰہی ہاں عثمان نے کہا۔ اللہ اکبر انہوں نے گواہی دی۔ قسم ہے کعبہ کے رب کی کہ میں شہید ہوں تین بار کہا یہ کلمہ۔ (روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائی اور دار قطنی نے)۔

۵۸۱۸ وَعَنْ مُّرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى

مرہ بن کعب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ اس حال میں کہ آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کا واقع ہونا قریب بتایا ایک شخص سر پر کپڑا اوڑھے ہوئے گزرا۔ فرمایا حضرت

فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

نے کہ یہ شخص اس روز راہ راست پر ہوگا۔ مرہ بن کعب کہتے ہیں کہ میں اٹھا اس شخص کی طرف اچانک وہ عثمانؓ بن عفان تھے۔ مرہ نے کہا کہ میں نے عثمانؓ کا منہ آپ کو دکھایا کہ یہ شخص۔ آپ نے فرمایا ہاں! روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۸۱۹/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ۔)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان شاید یہ کہ خدا تعالیٰ تجھ کو ایک کرتہ پہناوے گا اگر لوگ تجھ سے کرتہ اتارنے کا مطالبہ کریں تو تو وہ کرتہ نہ اتارنا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے۔ ترمذی نے کہا اس حدیث میں لمبا قصہ ہے)۔

۵۸۲۰/۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيهَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا۔)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا مارا جاوے گا یہ اس فتنہ میں مظلوم کے ساتھ۔ یہ عثمان کے لیے فرمایا۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے از روئے سند کے۔

۵۸۲۱/۱۰ وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِي عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

ابی سہلہ سے روایت ہے (جو عثمانؓ کا غلام ہے) کہا عثمانؓ نے مجھ کو کہا دار کے دن کہ رسول اللہ نے مجھ کو وصیت کی تھی اور میں صبر کرنے والا ہوں اس پر۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۸۲۲/۱۱ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ يُرِيدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا

عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت ہے کہ ایک شخص مصر والوں سے آیا اس حال میں کہ وہ حج کا ارادہ رکھتا تھا۔ ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ بیٹھی ہوئی

فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَّلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تھی کہا یہ قوم کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں۔ اس شخص نے کہا ان میں شیخ کون ہیں؟ انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر ہیں۔ اس شخص نے کہا اے ابن عمر میں تجھ سے کچھ پوچھتا ہوں مجھ کو جواب دو آیا جانتے ہو تم کہ عثمانؓ احد کے دن بھاگ گئے تھے؟ ابن عمر نے کہا ہاں۔ اس شخص نے کہا کیا عثمان غزوۂ بدر سے غائب تھے اور وہاں نہ حاضر ہوئے۔ ابن عمر نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان میں بھی غیر حاضر تھے۔ ابن عمر نے کہا ہاں۔ تو اس نے کہا اللہ اکبر ابن عمر نے کہا آ بیان کروں میں حقیقتِ حال۔ احد سے عثمان کا بھاگنا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے معاف کیا اور عثمان کا بدر سے غائب ہونا اس وجہ سے تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ ان کے نکاح میں تھی اور وہ بیمار تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کے لیے فرمایا کہ تیرے لیے بدر میں حاضر ہونیوالوں میں سے ایک شخص کے برابر ثواب ہے اور اس کا حصہ اور بیعت رضوان سے غائب ہونا اس سبب سے تھا کہ عثمان سے زیادہ اگر مکہ میں کوئی عزت والا ہوتا تو آپ ان کو مکہ میں بھیجتے۔ تو رسول اللہؐ نے عثمانؓ کو بھیجا۔ اور بیعت رضوان عثمانؓ کے مکہ جانے کے بعد حدیبیہ میں ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ فرمایا کہ یہ میرا ہاتھ عثمان کے ہاتھ کا نائب ہے۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر مارا اور فرمایا کہ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے۔ ابن عمر نے کہا لے جا ان سوالوں کے جواب اپنے ساتھ۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۲۳/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ یَتَغَیَّرُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَّفْسِیْ عَلَیْهِ۔

ابو سہلہؓ مولی عثمانؓ سے روایت ہے کہا شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کے ساتھ سرگوشی کی اور عثمانؓ کا رنگ متغیر ہوتا جاتا تھا جب یوم دار کا واقعہ ہوا میں نے کہا کیا ہم ان سے نہ لڑیں۔ عثمان نے کہا نہ لڑو۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت فرمائی ایک امر کی۔ میں اس امر میں اپنے نفس پر صبر کرنے والا ہوں۔

۵۸۲۴/۱۳ وَعَنْ اَبِیْ حَبِیْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِیْهَا وَاَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْکَلَامِ فَاَذِنَ لَهٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَةً وَّاخْتِلَافًا اَوْقَالَ اخْتِلَافًا وَّفِتْنَةً فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ لَّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْمَا تَاْمُرُنَا بِهٖ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِهٖ وَهُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِكَ۔

(رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

ابو حبیبہؓ سے روایت ہے کہ وہ عثمانؓ کے گھر داخل ہوئے۔ اس حال میں کہ عثمانؓ گھیرے گئے تھے گھر میں اور ابو حبیبہؓ نے ابو ہریرہؓ کو سنا کہ وہ عثمانؓ سے کلام کرنے میں اجازت مانگتے ہیں۔ عثمانؓ نے اجازت دی۔ ابو ہریرہؓ کھڑے ہوئے۔ اللہ کی حمد و ثنا کی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم میرے بعد دیکھو گے بلائیں اور بہت اختلاف یا حضرت نے اختلاف کا لفظ پہلے اور فتنہ کا بعد میں فرمایا۔ آنحضرتؐ سے کہنے والے نے کہا لوگوں میں سے ہمارے لیے کون ہے اے اللہ کے رسول یا کہا کہ ہمارے لیے کیا حکم ہے حضرت نے فرمایا کہ تم کو امیر کی متابعت لازم ہے اور اسکے ساتھیوں کی اور آپ عثمانؓ کیطرف اشارہ کرتے تھے امیر کے لفظ سے (روایت کیں دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

مناقب اصحاب ثلٰثہ رضی اللہ عنہم کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۸۲۵/۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَ

انسؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد کے پہاڑ پر چڑھے اور آپؐ کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ

عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بھی تھے۔ احد پہاڑ ہلنے لگا۔ آپ نے اس کو پاؤں سے مارا اور فرمایا اے احد ٹھہر تو نہیں ہیں تجھ پر مگر نبی صدیق اور دو شہید۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۲۶ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ میں مدینہ کے باغوں میں سے تھا ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھلوایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لیے دروازہ کھول دے اور اس کے لیے جنت کی خوشخبری دے۔ میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا۔ وہ ابوبکرؓ تھے۔ میں نے اس کو بشارت دی اس چیز کے ساتھ جو پیغمبر اسلام نے فرمائی تو ابوبکرؓ نے اللہ کی تعریف کی یعنی شکر کیا۔ پھر ایک اور شخص آیا اور دروازہ کھلوایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے کھول دے اور اس کے لیے جنت کی خوشخبری دے۔ میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا وہ عمرؓ تھے۔ میں نے ان کو خوشخبری دی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ اس نے اللہ کی حمد کی۔ پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھلوایا آپ نے فرمایا اس کیلئے دروازہ کھول دے اور اسکو جنت کی خوشخبری سنا۔ بڑی بلاء و مصیبت کیساتھ کہ پہنچے گی اس کو وہ عثمانؓ تھے میں نے اسکو خوشخبری دی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی عثمانؓ نے اللہ کا شکر کیا اور کہا اللہ سے مدد طلب کیجاتی ہے (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۸۲۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کہا کرتے تھے: ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اللہ ان سے راضی ہو۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۸۲۸ عَنْ جَابِرٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِيْطَ عُمَرُ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَّنِيْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ الْاَمْرِ الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں خواب میں دکھلایا گیا آج کی رات ایک مرد صالح گویا ابوبکرؓ لٹکائے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور عمرؓ، ابوبکرؓ کے ساتھ لٹکائے گئے۔ جابرؓ نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھے۔ ہم نے کہا مرد صالح جو آنحضرتؐ نے فرمایا وہ خود آپ ہیں اور بعض کا بعض کے ساتھ اتصال کا معنی یہ ہے کہ یہ والی ہیں اس کام کے کہ خدا نے بھیجا ہے اس کے ساتھ اپنے نبیؐ کو۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۸۲۹ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کہ تو مجھ سے ہارون کے مرتبہ میں ہے موسیٰ سے مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(متفق علیہ)

۵۸۳۰/۲ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَّالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهِدَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَّا يُحِبَّنِيْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضَنِيْ إِلَّا مُنَافِقٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

زرین حبیش سے روایت ہے علیؓ نے کہا اس خدا کی قسم جس نے پھاڑا دانہ اور پیدا کیا ذی روح کو شان یہ ہے نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا میری طرف یہ کہ دوست نہیں رکھے گا مجھ کو مگر مومن اور دشمن نہیں رکھے گا مجھ کو مگر منافق (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۸۳۱/۳ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَّجُلًا يَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ أَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسَلُوْا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَ اللّٰهِ لَأَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ

سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا کہ میں کل کو یہ نشان ایسے شخص کو دوں گا کہ فتح کرے گا اللہ خیبر کے قلعہ کو اس کے ہاتھوں اور وہ خدا اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھے گا اور خدا اور اس کا رسول اسکو دوست رکھیں گے جب لوگوں نے صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اس حال میں کہ سب صحابہ امیدیں رکھتے تھے کہ ان کو نشان دیا جاوے گا۔ آپ نے فرمایا علیؓ کہاں ہے صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! وہ آنکھوں کی تکلیف کی شکایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کسی کو ان کے پاس بھیجو حضرت علیؓ لائے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی آنکھوں میں آب دہن ڈالا علیؓ تندرست ہوئے۔ گویا کہ ان کو کبھی درد ہوا ہی نہ ہو۔ ان کو نشان دیا۔ علیؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! میں ان سے لڑوں حتیٰ کہ وہ میری مثل ہو جائیں۔ فرمایا حضرت نے گزر اپنی نرمی اور آہستگی سے یہاں تک کہ تو انکی زمین میں اترے پھر ان کو اسلام کی دعوت دے اور انکو اس چیز کی دعوت دے جو ان پر واجب ہے خدا کی طرف سے اسلام میں۔ خدا کی قسم اگر ایک کو بھی تیری وجہ سے ہدایت ہو گئی تو تیرے لیے یہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے (متفق علیہ) اور براء کی حدیث ذکر کی گئی

قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ۔

حضرت نے فرمایا اے علیؓ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے باب بلوغ الصغیر میں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۸۳۲ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے اور علی ہر مومن کا دوست ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۳۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَّوْلَاهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا میں دوست ہوں تو علیؓ بھی اس کا دوست ہے۔ (روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے)

۵۸۳۴ وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ جُنَادَةَ)

حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور نہ ادا کرے میری طرف سے کوئی مگر میں یا علیؓ۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور روایت کیا اسکو احمد نے ابی جنادہ سے)۔

۵۸۳۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ اٰخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحَدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں میں بھائی چارہ کروایا۔ علیؓ آئے اس حال میں کہ ان کی آنکھیں آنسو بہاتی تھیں۔ علیؓ نے کہا آپ نے بھائی چارہ کروایا اپنے ساتھیوں کے درمیان اور آپ نے میرے اور کسی کے درمیان بھائی چارہ نہیں کروایا۔ آپ نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے دنیا اور آخرت میں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۳۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِيْ هٰذَا الطَّيْرَ فَجَآءَهٗ عَلِيٌّ فَاَكَلَ مَعَهٗ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

پاس ایک جانور بھنا ہوا تھا۔ فرمایا اے اللہ میرے پاس اس کو لا جو تیری مخلوق میں سے تجھ کو پیارا ہو کہ وہ میرے ساتھ ملکر اس جانور کو کھائے۔ آنحضرتؐ کے پاس علیؓ آئے اور ان کے ساتھ کھایا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۳۷ / ۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ وَاِذَا سَكَتُّ اِبْتَدَاَنِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

علیؓ سے روایت ہے کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تو مجھ کو دیتے۔ جب میں خاموش رہتا تو پھر بغیر سوال کے دیتے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۳۸ / ۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَالَ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيْكٍ۔

انہیں (علیؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور اس کا دروازہ علیؓ ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔ ترمذی نے کہا کہ بعض علماء نے یہ حدیث روایت کی ہے شریک تابعی سے نہیں ذکر کیا انہوں نے اس کی سند میں صنابحی اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو کسی سے سوائے شریک کے ثقات میں سے۔

۵۸۳۹ / ۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّآئِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ طائف کے دن علیؓ کو بلایا۔ ان سے سرگوشی کی۔ لوگوں نے کہا دراز ہوئی آنحضرتؐ کی سرگوشی چچا کے بیٹے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کو خاص نہیں کیا سرگوشی کے لیے مگر اللہ نے ان سے سرگوشی کی۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۸۴۰ / ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ

ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی کے لیے اے علیؓ کسی کو جائز نہیں کہ

لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُجْنِبُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَّا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَّسْتَطْرِقُهٗ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

اس کو جنابت پہنچے یہ کہ وہ اس مسجد میں سے گزرے میرے اور تیرے سوا علی بن منذر نے کہا کہ میں نے ضرار بن صرد سے کہا کہ اس حدیث کے کیا معنی ہیں۔ ضرار نے کہا کسی کو حلال نہیں کہ وہ جنابت کی حالت میں اس مسجد سے راہ کرے سوا میرے اور تیرے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۴۱ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا کہ ان میں علیؓ تھے۔ ام عطیہ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اس حال میں کہ آپ دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے یا الٰہی نہ مارنا مجھ کو یہاں تک کہ دکھاوے تو مجھ کو علیؓ۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۸۴۲ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُّنَافِقٌ وَّلَا يُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ کو منافق اپنا دوست نہیں رکھتا اور علیؓ کو مومن اپنا دشمن نہیں رکھتا۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے۔ ترمذی نے کہا سند کے اعتبار سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۴۳ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علیؓ کو برا کہا اس نے مجھ کو برا کہا۔ (روایت کیا اس کو احمد نے)

۵۸۴۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكَ مَثَلٌ مِّنْ عِيْسٰى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ

علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ تجھ میں ایک مشابہت عیسیٰ سے ہے کہ یہود نے ان کو دشمن رکھا۔ یہاں تک کہ ان کی ماں پر تہمت لگائی اور نصاریٰ نے ان سے محبت رکھی یہاں تک کہ

الَّتِي لَيْسَتْ لَهُ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَ مُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اتارا انکو اس مرتبہ پر جو ان کیلئے ثابت نہیں ہے۔ پھر علی نے کہا میرے بارے میں دو شخص ہلاک ہونگے ایک محبت رکھنے والا حد سے زیادہ میری تعریف کریگا جو مجھ میں نہیں دوسرا میرا دشمن کہ میری دشمنی سے مغلوب ہوکر وہ مجھ پر بہتان لگائیگا۔ روایت کیا اسکو احمد نے۔

۵۸۴۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلَى قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهِ قَالُوا بَلَى فَقَالَ اللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَّوْلَاهُ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ هَنِيئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم پر اترے آنحضرتؐ نے علیؓ کا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ میں قریب تر ہوں مومنوں کے ان کے نفسوں سے صحابہؓ نے عرض کی کیوں نہیں پھر حضرت نے فرمایا اے اللہ جس کا میں دوست ہوں علیؓ اس کا دوست ہے۔ خدایا دوست رکھ اس شخص کو جو علیؓ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسکو جو علیؓ کو دشمن رکھے۔ علیؓ سے عمرؓ نے ملاقات کی۔ عمرؓ نے علیؓ کو کہا تمہارے لیے خوشی ہو اے ابوطالب کے بیٹے صبح کی تو نے اور شام کی تو نے ہر مسلمان مرد اور عورت کی دوستی کے ساتھ۔

(روایت کیا اس کو احمد نے)

۵۸۴۶ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا صَغِيرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

بریدہؓ سے روایت ہے ابوبکرؓ اور عمرؓ نے فاطمہؓ کی منگنی کا پیغام بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چھوٹی ہے۔ پھر پیغام بھیجا علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کا علیؓ سے نکاح کردیا۔

(روایت کیا اس کو نسائی نے)

۵۸۴۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا نے دروازوں کے بند کردینے کا حکم فرمایا علیؓ کے دروازہ کے سوا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۴۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ

علیؓ سے روایت ہے کہ میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ

مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِّاَحَدٍ مِّنَ الْخَلَآئِقِ اَتِيْهِ بِاَعْلٰى سَحَرٍ فَاَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاِنْ تَخَلَّفَ انْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِيْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۵۸۴۹/۲۱ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِيْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَآءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ اَوِ اشْفِهٖ شَكَّ الرَّاوِيْ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِيْ بَعْدُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

علیہ وسلم کے نزدیک ایک مرتبہ اور مقام تھا جو دوسرے کسی کے لیے نہ تھا خلائق میں سے۔ میں سحری کے وقت آپ کے پاس آتا میں السلام علیک یا نبی اللہ کہتا۔ اگر آپ کھنکارتے تو میں اپنے گھر والوں کی طرف جاتا اگر نہ کھنکارتے تو میں آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہو جاتا۔ (روایت کیا اسکو نسائی نے)

علیؓ سے روایت ہے کہ میں بیمار تھا مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور میں کہہ رہا تھا یا الٰہی اگر میری موت کا وقت آچکا ہے تو مجھ کو راحت دے اور اگر اجل میں ڈھیل ہے تو میری زندگی کو فراخ کر اور اگر یہ بیماری ہے تو مجھ کو صبر دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کس طرح کہا علیؓ نے آنحضرتؐ کے سامنے یہ دعا پڑھی تو حضرت نے اپنا پاؤں مارا اور فرمایا یا اللہ عافیت دے اسکو یا فرمایا اللہ شفا بخش اسکو۔ شک کیا راوی نے علی نے کہا حضرت کی اس دعا کے بعد میں کبھی بیمار نہ ہوا اس بیماری میں۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

عشرہ مبشرہ کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۸۵۰/۱ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَآءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَّعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَّسَعْدًا وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عمرؓ سے روایت ہے کہ نہیں ہے حقدار اس خلافت کا مگر چند آدمی وہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت کیے گئے اور وہ ان سے راضی تھے۔ پھر نام لیا علیؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور سعدؓ اور عبدالرحمانؓ کا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۵۱ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہؓ کا ہاتھ دیکھا کہ وہ شل ہوگیا تھا۔ احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کی وجہ سے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون خبر لاوے گا غزوۂ احزاب کے دن قوم کی۔ زبیر نے کہا میں لاتا ہوں قوم کی خبر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے مددگار ہوتا ہے اور میرا مددگار زبیر ہے۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۳ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

زبیرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون قریظہ کے پاس جائے گا کہ میرے پاس ان کی خبر لاوے۔ میں چلا جب میں پھرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ میرے لیے جمع کیے فرمایا قربان ہوں تیرے اوپر میرا باپ اور ماں میری۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے نہیں سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کیے ہوں ماں باپ اپنے کسی کے لیے مگر سعد بن مالک کے لیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا احد کے دن آپ فرماتے تھے اے سعد تیر پھینک میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۵ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے عربوں میں سے سب سے پہلے خدا کی راہ میں تیر پھینکا۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آنے سے پہلے ایک رات نہ سوئے۔ آپ نے فرمایا کاش (آج رات) کوئی نیک بخت مرد میری نگہبانی کرتا اچانک ہم نے

إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ أَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہتھیاروں کی آواز سنی۔ حضرت نے فرمایا کون ہے سعد نے کہا میں سعد ہوں۔ حضرت نے فرمایا کون چیز لائی تجھ کو سعد نے کہا میرے دل میں خوف واقع ہوا آپ کے متعلق تو میں آپ کی نگہبانی کرنے کے لیے آیا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے لیے دعا کی۔ پھر آپ نے آرام فرمایا۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کے لیے ایک امانتدار ہوتا ہے اور میری امت کا امانتدار ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۸ وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَّوِ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ فَقِيلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا عائشہؓ سے جبکہ ان سے سوال کیا گیا کہ آپ کس کو اپنا خلیفہ بناتے اگر صریحاً کسی کو اپنا خلیفہ بناتے؟ عائشہؓ نے کہا ابوبکرؓ کو اور کہا گیا پھر کس کو ابوبکرؓ کے بعد عائشہ نے کہا عمرؓ کو۔ پھر عمر کے بعد عائشہؓ نے کہا ابوعبیدہؓ بن جراح کو خلیفہ بناتے۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۸۵۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَّزَادَ بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے۔ آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ۔ حرا پہاڑ ہلا۔ آپ نے فرمایا ٹھہر جا۔ نہیں تجھ پر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور بعض نے زیادہ کیا یہ لفظ سعدؓ بن ابی وقاصؓ اور علیؓ کا ذکر نہیں کیا۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۸۶۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ وَطَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّۃِ وَاَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ)

عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ جنتی ہے۔ عمرؓ جنتی ہے۔ عثمانؓ جنتی ہے۔ علیؓ جنتی ہے۔ طلحہؓ جنتی ہے۔ زبیرؓ جنتی ہے۔ عبدالرحمانؓ بن عوف جنتی ہے۔ سعدؓ بن ابی وقاص جنتی ہے۔ سعید ابن زید جنتی ہے۔ ابوعبیدہؓ بن جراح جنتی ہے۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے سعید بن زید سے۔

۵۸۶۱ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْ بَکْرٍ وَّاَشَدُّھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ وَاَصْدَقُھُمْ حَیَآءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُھُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَقْرَؤُھُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَاَعْلَمُھُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَّاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَّرُوِیَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ قَتَادَۃَ مُرْسَلًا وَّفِیْہِ وَاَقْضَاھُمْ عَلِیٌّ)

انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میری امت میں سے میری امت پر نہایت مہربان ابوبکرؓ ہے اور اللہ کے معاملہ میں نہایت سخت گیر عمرؓ ہے اور ان میں حیا کا بہت سچا عثمانؓ ہے اور سب سے بڑھ کر فرائض کو جاننے والا زیدؓ بن ثابت ہے اور بہت زیادہ پڑھنے والا قرآن کو ابیؓ بن کعب ہے اور حرام و حلال کو بہت جاننے والا معاذؓ بن جبل ہے اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔

روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ معمر عن قتادہ سے روایت مرسل مذکور ہے اس میں یہ ہے سب سے بڑھ کر صحیح فیصلہ کرنیوالا علیؓ ہے۔

۵۸۶۲ وَعَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَھَضَ اِلَی الصَّخْرَۃِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ

زبیر سے روایت ہے کہ احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں آپ ایک بڑے پتھر کی طرف اٹھنے لگے لیکن اٹھ نہ سکے طلحہؓ آپ کے نیچے بیٹھ گیا۔ آپ کو

فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اٹھا کر پتھر کے برابر کر دیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے طلحہ نے جنت واجب کر لی۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۶۳ / ۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهٗ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَّنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا اور فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ دنیا میں کسی ایسے شخص کو دیکھے جس نے اپنا ذمہ پورا کر لیا ہے۔ وہ اس کو دیکھ لے ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا جس کو یہ بات پسند ہے وہ سطح زمین پر چلتا ہوا شہید دیکھے وہ طلحہؓ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۶۴ / ۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

علیؓ سے روایت ہے کہ میرے کانوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ کہتے سنا ہے فرماتے تھے طلحہؓ اور زبیرؓ جنت میں میرے ہمسایہ ہیں۔
روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۶۵ / ۱۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اَشْدُدْ رَمْيَتَهٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ۔
(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز یعنی احد کے دن فرمایا اے اللہ سعدؓ کی تیر اندازی قوی کر اور اس کی دعا قبول کر۔ روایت کیا اس کو شرح السنہ میں۔

۵۸۶۶ / ۱۷ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (سعدؓ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! سعدؓ جس وقت تجھ سے دعا کرے اسے قبول فرما۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۶۷/۱۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَقَالَ لَهٗ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کے لیے اپنی ماں باپ کو جمع کرتے ہوئے ایسا نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ قربان ہوں صرف حضرت سعدؓ کو احد کے دن فرمایا تھا۔ تیر پھینک تجھ پہ میرے ماں باپ قربان ہوں اور اسے فرمایا اے قوی نوجوان تیر پھینک۔ (ترمذی)

۵۸۶۸/۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرُؤٌ خَالَهٗ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِّنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ اُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلْيُرِنِيْ مَنْ بَدَلَ فَلْيُرِنِيْ۔

جابرؓ سے روایت ہے سعدؓ آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ میرے ماموں ہیں۔ کوئی آدمی ان جیسا اپنا کوئی ماموں دکھلائے اور راوی نے کہا سعد بنو زہرہ سے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی بنو زہرہ سے تھیں اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کو اپنا ماموں کہا۔

ایک روایت میں فلیرنی کی جگہ فلیکرمن ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۸۶۹/۲۰ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَّقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُنَا نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةَ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَاِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهٗ خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ عَمَلِيْ وَكَانُوْا وَشَوْا بِهٖ اِلٰى عُمَرَ وَقَالُوْا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے۔ میں نے سعدؓ بن ابی وقاص سے سنا فرماتے تھے میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا۔ ایک ایسا زمانہ ہمارے سامنے ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے۔ ہماری خوراک کیکر کے پھل اور پتوں کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی۔ ہم میں سے ایک اس طرح پاخانہ پھرتا جیسے بکری کی مینگنیاں ہوتی ہیں اس میں کوئی آمیزش نہیں ہوتی۔ پھر یہ بنو سعد اسلام پر مجھے توبیخ کرتے ہیں اور انہوں نے حضرت عمرؓ کی طرف ان کی شکایت کی تھی کہ سعد اچھی طرح نماز نہیں پڑھتا۔ (متفق علیہ)

۵۸۷۰/۲۱ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ رَاَيْتُنِيْ وَاَنَا ثَالِثُ الْاِسْلَامِ وَمَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ اَسْلَمْتُ فِيْهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَّاِنِّيْ لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سعدؓ سے روایت ہے میں اس بات کو اچھی طرح جانتا ہوں میں تیسرا مسلمان ہوں اور جس دن میں نے اسلام قبول کیا ہے اسی روز دوسرے اسلام لائے ہیں۔ سات دن میں ٹھہرا رہا کہ میں اسلام کا تہائی تھا۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۷۱/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لِنِسَائِهٖ اِنَّ اَمْرَكُنَّ مِمَّا يَهُمُّنِيْ مِنْ بَعْدِيْ وَلَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّيْقُوْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِحَدِيْقَةٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے فرمایا کرتے تھے میرے بعد تمہارا معاملہ مجھ کو غم میں ڈالے ہوئے ہے۔ تمہارے احوال پر صدیق لوگ ہی صبر کریں گے۔ عائشہؓ نے کہا آپ کی مراد صدقہ کرنیوالے تھے۔ پھر عائشہ نے سلمہ بن عبدالرحمان سے کہا اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو جنت کے چشمہ سے پلائے۔ ابن عوف نے امہات المومنین پر باغ وقف کر دیا تھا جو چالیس ہزار کا فروخت ہوا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۷۲/۲۳ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهٖ اِنَّ الَّذِيْ يَحْثُوْا عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو فرمایا جو شخص میرے بعد لپ بھر بھر تم پر خرچ کرے گا وہ صادق اور نیک ہے۔ اے اللہ عبدالرحمان بن عوف کو جنت کے چشمہ سے پلا۔ (روایت کیا اس کو احمد نے)

۵۸۷۳/۲۴ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِبْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ

حذیفہؓ سے روایت ہے کہ اہل نجران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے ہمارے ساتھ ایک امین شخص کو بھیجیں آپ نے فرمایا کل میں تمہارے ساتھ ایک امانتدار شخص کو بھیجوں گا جو لائق امانت ہے۔ لوگ اس کے لیے منتظر ہوئے آپ نے ابوعبیدہ بن جراح کو ان کے ساتھ

قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بھیجا۔ (متفق علیہ)

۵۸۷۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ نُّؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَّلَا اُرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا يَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

علیؓ سے روایت ہے کہ کہا گیا اے اللہ کے رسولؐ آپ کے بعد ہم کس کو امیر بنائیں۔ فرمایا: اگر تم ابوبکرؓ کو امیر بناؤ گے اس کو امانتدار، دار دنیا میں زہد کرنیوالا اور آخرت میں رغبت کرنیوالا پاؤ گے۔ اگر عمرؓ کو امیر بناؤ گے اسے قوی دیانتدار پاؤ گے کہ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہیں ڈرتا۔ اگر تم علیؓ کو امیر بنالو گے اور میرا خیال ہے تم ایسا نہیں کرو گے، اس کو ہدایت یافتہ پاؤ گے کہ تم کو سیدھے راستے پر لے جائیگا۔ (روایت کیا اس کو احمد نے)

۵۸۷۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِّنْ مَّالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انہی (علیؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم کرے اپنی بیٹی کے ساتھ میری شادی کردی۔ دار ہجرت کی طرف اپنی اونٹنی پر سوار کرلایا۔ غار میں میرا ساتھی بنا اپنے مال سے بلالؓ کو خرید کر آزاد کیا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم کرے حق کہتا ہے اگرچہ کسی کو کڑوا لگے۔ حق نے اسے اسی طرح چھوڑا ہے کہ اس کا کوئی دوست نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ عثمانؓ پر رحم کرے۔ فرشتے اس سے حیا کرتے ہیں۔ اللہ علیؓ پر رحم کرے اے اللہ حق کو اس کے ساتھ کر جدھر وہ پھرے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۸۷۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ، حسینؓ کو بلایا اور فرمایا اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۸۷۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَّعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَآءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ جَآءَ الْحُسَيْنُ فَاَدْخَلَ مَعَهٗ ثُمَّ جَآءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَآءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح باہر نکلے۔ آپ پر سیاہ منقش بالوں کی کملی تھی۔ حسنؓ بن علیؓ آئے آپ نے ان کو اس میں داخل کر لیا۔ پھر حسینؓ آئے اس کے ساتھ اسے بھی داخل کر لیا۔ پھر حضرت فاطمہؓ آئیں ان کو بھی اس میں داخل کر لیا۔ پھر علیؓ آئے ان کو بھی اس میں داخل کر لیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اے اہلبیت تم سے پلیدی دور کر دے اور تم کو پاک کر دے۔ پاک کرنا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۸۷۸ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

براءؓ سے روایت ہے کہ جس وقت ابراہیم نے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں اس کو ایک دودھ پلانے والی ہے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۷۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اَزْوَاجَ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهٗ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَآءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰ حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَاِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّهَا فَقَالَتْ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِيْ قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَّاِنَّهٗ عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اَرٰى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَاِنَّ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِيْ سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُقْبَضُ فِيْ وَجَعِهٖ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِيْ اَتْبَعُهٗ فَضَحِكْتُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت فاطمہؓ آئیں۔ ان کی چال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے نہیں چھپتی تھی۔ جب آپ نے اسے دیکھا فرمایا میری بیٹی کے لیے کشادگی ہو۔ پھر ان کو بٹھایا اور اس کے کان میں چپکے بات کی حضرت فاطمہؓ سخت روئیں۔ جب آپ نے اس کا غم و حزن دیکھا دوبارہ اس کے کان میں چپکے سے ایک بات کہی وہ ہنسنے لگیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے، میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ آپؐ نے چپکے سے تیرے کان میں کیا کہا ہے؟ وہ کہنے لگیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید کو ظاہر نہیں کروں گی۔ جب آپ فوت ہوگئے تو میں نے اسے کہا میں تجھ کو اس حق کا واسطہ دیتی ہوں جو تجھ پر میرا ہے مجھے ضرور بتلاؤ کہ وہ کیا بات تھی۔ فرمانے لگیں اب جبکہ آپ فوت ہوگئے کوئی بات نہیں ہے۔ پہلی مرتبہ آپ نے جو مجھے کہا تھا وہ یہ تھا کہ فرمایا حضرت جبریل ہر سال قرآن پاک کا ایک مرتبہ دور کرتے تھے اس سال انھوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے۔ میرا خیال ہے میری اجل قریب آچکی ہے۔ تو اللہ سے ڈر اور صبر کر میں تیرے لیے اچھا پیش رو ہوں۔ میں رو پڑی۔ جب آپ نے میری بے صبری دیکھی، دوسری مرتبہ میرے ساتھ سرگوشی کی فرمایا اے فاطمہؓ تو اس بات سے راضی نہیں کہ تو جنتی عورتوں کی سردار ہوگی یا فرمایا مومنوں کی عورتوں کی سردار ہوگی۔

ایک روایت میں ہے آپ نے مجھ کو خبر دی کہ میں اس بیماری میں فوت ہو جاؤں گا میں رو پڑی۔ پھر میرے کان میں چپکے سے فرمایا تو میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے ملے گی۔ میں ہنس پڑی۔

(متفق علیہ)

۵۸۸۰/۵ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مسورؓ بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہؓ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھ کو ناراض کیا۔ ایک روایت میں ہے جو چیز اسکو قلق میں ڈالتی ہے وہ مجھ کو قلق میں ڈالتی ہے جو اس کو ایذا دیتی ہے وہ مجھ کو ایذا دیتی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۸۸۱/۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُّدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُّوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چشمہ کے پاس جس کا نام خم تھا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے، ایک دن خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی اس کی ثنا کہی، پھر وعظ کیا فرمایا امابعد اے لوگو! میں ایک بشر ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا ایلچی میرے پاس آجائے میں اس کو قبول کروں اور میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ چلا ہوں۔ ایک اللہ کی کتاب ہے اس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ کی کتاب کو پکڑو اور اس کو مضبوطی سے تھامو۔ اللہ کی کتاب پر برانگیختہ کیا اور اس میں رغبت دلائی۔ پھر فرمایا دوسری بھاری چیز میرے اہلبیت ہیں ان کے حقوق کی نگہداشت میں میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے حقوق میں۔ ایک روایت میں ہے اللہ کی کتاب وہ اللہ کی رسی ہے جو اس کے پیچھے لگا وہ ہدایت پر ہوگا۔ جس نے اس کو چھوڑ دیا گمراہ ہوگا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۸۸۲/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اِذَا سَلَّمَ عَلٰى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عمر سے روایت ہے جس وقت وہ ابن جعفر کو سلام کہتا اسے کہتا تجھ پر سلامتی ہو اے ذوالجناحین کے بیٹے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۸۳/۸ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى

براء سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسنؓ بن علیؓ آپ کے کندھے پر بیٹھے ہوئے

عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہیں۔ آپ فرماتے ہیں اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔ (متفق علیہ)

۵۸۸۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ حَتّٰى اَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِيْ حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ دن کے ایک حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ آپ حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے۔ فرمایا یہاں لڑکا ہے یہاں لڑکا ہے حسنؓ مراد رکھتے تھے۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ بھی دوڑتا ہوا آیا۔ دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور جو شخص اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما۔ (متفق علیہ)

۵۸۸۵ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّعَلَيْهِ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوبکرہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا منبر پر تشریف فرما ہیں۔ حسنؓ بن علیؓ آپ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے ہیں کبھی آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کبھی حسنؓ کی طرف۔ فرماتے تھے۔ میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ امید ہے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں یہ صلح کرادے گا۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۸۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْسِبُهٗ يَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْاَلُوْنِيْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عبدالرحمٰنؓ بن ابی نعم سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا ایک آدمی نے محرم کے متعلق پوچھا۔ شعبہ نے کہا میرا خیال ہے مکھی قتل کرنے کے متعلق وہ پوچھ رہا تھا۔ ابن عمر کہنے لگے اہل عراق مجھ سے مکھی قتل کرنے کے متعلق پوچھ رہے تھے۔ حالانکہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ کو شہید کر دیا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۸۷/۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ اَيْضًا كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انس سے روایت ہے کہ حسنؓ بن علیؓ سے بڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی مشابہت نہیں رکھتا تھا حضرت حسینؓ کے متعلق بھی انہوں نے ایسا ہی کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انکی بہت مشابہت تھی۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۸۸/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَفِي رِوَايَةٍ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سینہ کی طرف ملایا اور فرمایا اے اللہ اس کو حکمت سکھلا۔ ایک روایت میں ہے اسکو کتاب اللہ سکھلا۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۸۹/۱۴ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (عباسؓ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہوئے۔ میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھا۔ جس وقت آپ باہر نکلے فرمایا: یہ کس نے رکھا ہے، آپ کو بتلایا گیا۔ آپ نے فرمایا اے اللہ اسکو دین کی سمجھ عطا فرما۔ (متفق علیہ)

۵۸۹۰/۱۵ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَاْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا فَاِنِّيْ اُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَاِنِّيْ اَرْحَمُهُمَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسامہؓ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اسے اور حسنؓ کو پکڑ کر فرماتے اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔ ایک روایت میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو پکڑ لیتے، اپنی ران پر بٹھاتے اور حسنؓ بن علیؓ کو دوسری ران پر، پھر ان کو ملاتے اور فرماتے اے اللہ ان دونوں پر مہربانی فرما کیونکہ میں ان دونوں پر مہربانی کرتا ہوں۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۹۱/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اسامہ بن زید کو اس پر امیر مقرر کیا۔ بعض لوگوں نے اس کے امیر بننے میں طعن کیا

بَعْضُ النَّاسِ فِيْ إِمَارَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهٗ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ وَفِيْ آخِرِهٖ أُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَإِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس کی امارت میں طعن کرتے ہو تو تم نے اس کے باپ کی امارت پر بھی طعن کیا تھا اور اللہ کی قسم وہ امارت کے لیے ہی پیدا ہوا تھا اور سب لوگوں سے بڑھ کر مجھے محبوب تھا اور اسامہؓ اپنے باپ کے بعد مجھے سب لوگوں سے بڑھ کر محبوب ہے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں اسی طرح ہے اور اس کے اخیر میں ہے اس کے متعلق تم کو وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے جملہ صالحین میں سے ہے۔

۵۸۹۲/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ ادْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّيْ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحِضَانَتِهٖ۔

انہی (عبداللہ بن عمرو) سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں ہم ان کو زید بن محمد کہا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ قرآن پاک میں یہ حکم نازل ہوا کہ ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کرو۔ (متفق علیہ) براءؓ کی حدیث بیان کی جا چکی ہے جس کے الفاظ ہیں آپ نے حضرت علیؓ کے لیے فرمایا تھا اَنْتَ مِنِّیْ باب بلوغ الصغیر و حضانتہ میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۸۹۳/۱۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ أَهْلَ بَيْتِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے آخری حج میں عرفہ کے دن اپنی قصواء اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ فرما رہے تھے۔ میں نے سنا آپ فرماتے تھے اے لوگو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑ چلا ہوں اگر تم اس کو مضبوطی سے پکڑو گے گمراہ نہیں ہوگے۔ اللہ کی کتاب ہے اور میری عترت، یعنی اہل بیت۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۹۴/۱۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ

زیدؓ بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِيْ أَهْلُ بَيْتِيْ وَلَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

نے فرمایا میں تم میں ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو گے میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک دوسری سے بڑی ہے کتاب اللہ جو آسمان سے زمین تک ایک پھیلی ہوئی رسی ہے۔ اور میری عترت میرے اہلبیت یہ دونوں آپس میں جدا نہیں ہوں گے۔ یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں۔ دیکھو ان دونوں پر تم میرے کیسے خلیفہ ثابت ہوتے ہو۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۹۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (زید رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا جو ان سے لڑے گا میں ان سے لڑوں گا جو ان سے صلح کرے گا میں ان سے صلح کروں گا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۹۶ وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جُمَیع بن عُمَیر سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر داخل ہوا۔ میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے بڑھ کر کسے محبوب سمجھتے تھے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو۔ کہا گیا مردوں میں سے فرمایا اسکے خاوند کو۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۹۷ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَّأَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُّبْشِرَةٍ وَّإِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ

عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ غصہ کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوئے میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا تجھے کس نے غصہ دلایا ہے فرمایا اے اللہ کے رسول ہمیں اور قریش کو کیا ہے۔ جب وہ آپس میں ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو کشادہ روئی سے ملتے ہیں اور جب ہمارے ساتھ ملتے ہیں تو ان کے چہرے ایسے نہیں ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے۔ حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ اللہ اور رسول کو راضی

قَلْبَ رَجُلٍ لِلْاِیْمَانِ حَتّٰی یُحِبَّکُمْ لِلّٰہِ وَ لِرَسُوْلِہٖ ثُمَّ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ)

کرنے کے لیے تمہارے ساتھ محبت کرے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی سوائے اس کے نہیں آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہے۔ (ترمذی)

۵۸۹۸ / ۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَبَّاسُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عباسؓ کا تعلق مجھ سے ہے اور میرا تعلق اس سے ہے۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۹۹ / ۲۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا کَانَ غَدَاۃُ الْاِثْنَیْنِ فَاْتِنِیْ اَنْتَ وَوَلَدُکَ حَتّٰی اَدْعُوَ لَکُمْ بِدَعْوَۃٍ یَّنْفَعُکُمُ اللّٰہُ بِھَا وَوَلَدَکَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَہٗ وَاَلْبَسَنَا کِسَاءَہٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِہٖ مَغْفِرَۃً ظَاھِرَۃً وَّبَاطِنَۃً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰھُمَّ احْفَظْہُ فِیْ وَلَدِہٖ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) وَزَادَ رَزِیْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَۃَ بَاقِیَۃً فِیْ عَقِبِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا جب سوموار کی صبح ہو میرے پاس آنا اور اپنے لڑکے کو لیتے آنا میں تمہارے لیے دعا کروں گا جس سے تمہیں اور تمہاری اولاد کو اللہ تعالیٰ نفع دے گا جب صبح ہوئی وہ بھی گئے اور ہم بھی اس کے ساتھ گئے۔ آپ نے اپنی چادر ہمیں اوڑھائی پھر فرمایا اے اللہ عباس اور اس کی اولاد کو بخش دے بخشنا ظاہر اور باطن جس سے کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ اے اللہ عباس کی اولاد کی حفاظت فرما۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ رزین نے زیادہ کیا ہے کہ فرمایا اس کی اولاد میں خلافت باقی رکھ۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۰۰ / ۲۵ وَعَنْہُ اَنَّہٗ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ مَرَّتَیْنِ وَدَعَالَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

انہی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہ انہوں نے دو مرتبہ جبریل کو دیکھا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ میرے لیے دعا فرمائی۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۰۱ / ۲۶ وَعَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ دَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّؤْتِیَنِیَ اللّٰہُ الْحِکْمَۃَ مَرَّتَیْنِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

انہی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دو مرتبہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا فرمائے۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۰۲/۲۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ یُّحِبُّ الْمَسَاكِیْنَ وَیَجْلِسُ اِلَیْهِمْ وَ یُحَدِّثُهُمْ وَیُحَدِّثُوْنَهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُكَنِّیْهِ بِاَبِی الْمَسَاكِیْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جعفر مساکین سے محبت رکھتے تھے ان کے پاس آکر بیٹھتے اور ان سے باتیں کرتے وہ لوگ ان سے باتیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت "ابوالمساکین" رکھی تھی۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۰۳/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ جَعْفَرًا یَّطِیْرُ فِی الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلٰٓئِكَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جعفر کو دیکھا ہے وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتا پھر رہا ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۰۴/۲۹ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۰۵/۳۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ هُمَا رَیْحَانَایَ مِنَ الدُّنْیَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَدْ سَبَقَ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور یہ حدیث فصل اول میں گزر چکی ہے۔

۵۹۰۶/۳۱ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰی شَیْءٍ لَّا اَدْرِیْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَیْهِ فَكَشَفَهٗ فَاِذَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ عَلٰی وَرِكَیْهِ فَقَالَ هٰذَانِ

اسامہؓ بن زید سے روایت ہے میں ایک رات کسی کام کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ آپ ایک چیز کو لپیٹنے والے تھے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے۔ جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں نے کہا یہ کیا ہے جو آپ لپیٹے ہوئے ہیں آپ نے کھولا حسنؓ اور حسینؓ آپ کی رانوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان دونوں

ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اس شخص سے محبت فرما جو ان سے محبت کرتا ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۰۷/۳۲ وَعَنْ سَلْمٰی قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ وَھِیَ تَبْکِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْکِ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعْنِیْ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰی رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ شَھِدْتُّ قَتْلَ الْحُسَیْنِ اٰنِفًا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

سلمیٰؓ سے روایت ہے میں ام سلمیٰ پر داخل ہوا وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا تو کیوں روتی ہے کہنے لگی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے سر اور داڑھی میں مٹی پڑی ہوئی ہے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ کو کیا ہے۔ فرمایا میں ابھی حسینؓ کی شہادت گاہ میں حاضر ہوا تھا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۰۸/۳۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ اَھْلِ بَیْتِکَ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَیَقُوْلُ لِفَاطِمَۃَ اُدْعِیْ لِیْ ابْنَیَّ فَیَشُمُّھُمَا وَیَضُمُّھُمَا اِلَیْہِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا آپ کو اپنے گھر والوں میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے۔ فرمایا حسنؓ اور حسینؓ۔ حضرت فاطمہؓ کو فرماتے میرے بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ۔ آپ انکو سونگھتے اور اپنی طرف ملاتے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۰۹/۳۴ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَعَلَیْھِمَا قَمِیْصَانِ اَحْمَرَانِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَھُمَا وَوَضَعَھُمَا بَیْنَ یَدَیْہِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰہُ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ فَنَظَرْتُ اِلٰی ھٰذَیْنِ الصَّبِیَّیْنِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ

بریدہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے حسنؓ اور حسینؓ آئے انھوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں چلکر آرہے تھے اور گر پڑتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے ان کو اٹھایا اور اپنے سامنے لاکر رکھا۔ پھر فرمایا اللہ تعالےٰ نے سچ فرمایا ہے سوائے اسکے نہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں۔ میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ چل رہے ہیں اور گر رہے ہیں۔ میں صبر نہ کرسکا۔ حتیٰ کہ میں نے اپنی بات کاٹ ڈالی اور ان کو اٹھا کر لایا ہوں۔ روایت کیا اسکو ترمذی

حَتّٰی قَطَعْتُ حَدِیْثِیْ وَرَفَعْتُهُمَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

نے، ابوداؤد اور نسائی نے۔

۵۹۱۰/۳۵ وَعَنْ یَّعْلَی بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

یعلیٰؓ بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں جو حسینؓ سے محبت رکھے اللہ اس سے محبت رکھے۔ حسینؓ سبط ہے اسباط میں سے۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۱۱/۳۶ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَلْحَسَنُ اَشْبَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ الصَّدْرِ اِلَی الرَّاْسِ وَالْحُسَیْنُ اَشْبَهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

علیؓ سے روایت ہے کہ حسنؓ سینہ سے سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ ہیں اور حسینؓ سینہ سے نیچے میں آپ سے مشابہت رکھتے ہیں۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۱۲/۳۷ وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّیْ دَعِیْنِیْ اٰتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّیَ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهٗ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لِیْ وَلَكِ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّیْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰی حَتّٰی صَلَّی الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهٗ فَسَمِعَ صَوْتِیْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَیْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ یَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ اَنْ یُّسَلِّمَ عَلَیَّ وَیُبَشِّرَنِیْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَیِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ

حذیفہؓ سے روایت ہے میں نے اپنی والدہ سے کہا مجھے چھوڑو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور آپ سے اپنے اور تیرے لیے مغفرت کی دعا کراؤں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ میں نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ آپ نے نماز پڑھی اور پھر عشا کی نماز پڑھی۔ پھر آپ واپس گھر جانے کے لیے مڑے آپ نے میری آواز سنی فرمایا کون ہے۔ میں نے کہا میں حذیفہ ہوں۔ فرمایا تجھے کیا کام ہے۔ اللہ تجھ کو اور تیری والدہ کو معاف کرے۔ یہ فرشتہ ہے۔ آج رات سے پہلے کبھی زمین کی طرف نہیں اترا۔ اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ مجھ کو سلام کہے اور مجھ کو خوشخبری دے کہ فاطمہؓ اہل جنت عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؓ اور حسینؓ نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔

اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۱۳/۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسینؓ کو کندھے پر اٹھایا ہوا تھا ایک آدمی نے کہا اے لڑکے تو اچھی سواری پر سوار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سوار بھی بہت اچھا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۱۴/۳۹ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ وَّخَمْسِ مِائَةٍ وَّفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُبِّيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسامہؓ کی ساڑھے تین ہزار اور عبداللہؓ بن عمر کی تین ہزار مقرر کی۔ عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے کہا تو نے مجھ پر اسامہؓ کو کس لیے فضیلت دی ہے۔ اللہ کی قسم اس نے کسی مشہد میں مجھ پر سبقت نہیں کی ہے۔ فرمایا اس لیے کہ زید تیرے والد سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف محبوب تھا اور اسامہ تجھ سے زیادہ آپ کی طرف محبوب تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۱۵/۴۰ وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِبْعَثْ مَعِيَ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جبلہؓ بن حارث سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ بھیج دیں۔ آپ نے فرمایا یہاں موجود ہے اگر تمہارے ساتھ جانا چاہے میں اسکو منع نہیں کرونگا۔ زید نے کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ پر میں کسی کو اختیار نہیں کرتا جبلہؓ نے کہا میں نے اپنے بھائی کی رائے اپنی رائے سے افضل معلوم کی۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۱۶/۴۱ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ لِيْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

اسامہؓ بن زید سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعیف ہو گئے میں مدینہ آیا اور دوسرے لوگ بھی آئے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا جبکہ وہ چپ کر دیے گئے تھے۔ آپ نے کوئی بات نہ کی۔ آپ مجھ پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے پھر اٹھا لیتے۔ میں نے معلوم کیا آپ میرے لیے دعا فرما رہے ہیں۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۱۷/۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنَحِّيَ مَخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ اُحِبُّهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اسامہؓ کا آب بینی دور کریں۔ حضرت عائشہ نے کہا میں دور کرتی ہوں۔ فرمایا اے عائشہؓ اسے دوست رکھ اس لیے کہ میں اسے دوست رکھتا ہوں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۱۸/۴۳ وَعَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَّالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا لِاُسَامَةَ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَّالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ اِئْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ

اسامہؓ سے روایت ہے کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے ان دونوں نے آکر اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ ان دونوں نے اسامہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے لیے اجازت طلب کرو۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول علیؓ اور عباسؓ اجازت طلب کرتے ہیں۔ فرمایا تجھے علم ہے وہ کیوں آئے ہیں؟ لیکن میں جانتا ہوں ان کو اجازت دو۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم اس لیے آئے ہیں کہ آپ سے سوال کریں آپ کے اہل میں سے آپ کو کون محبوب ہے۔ فرمایا فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ انھوں نے کہا ہم آپ کی اولاد سے نہیں بلکہ متعلقین سے پوچھتے ہیں۔ فرمایا وہ شخص جس پر اللہ نے انعام کیا اور میں نے انعام کیا اسامہ

* میں نے کہا نہیں فرمایا

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِيٌّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ذُكِرَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ فِي كِتَابِ الزَّكٰوةِ)

بن زید ہیں۔ انہوں نے کہا پھر کون ہے۔ کہا علی بن ابی طالب۔ عباس کہنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ! اپنے چچا کو آپ نے آخر میں کر دیا۔ فرمایا علی رضی اللہ عنہ ہجرت میں آپ سے سبقت لے گیا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے) اور روایت ان عم الرجل صنو ابیہ پیچھے کتاب الزکوٰۃ میں نقل کی جا چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۹۱۹/۴۴ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى أَبُوْبَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ وَّعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عقبہ رضی اللہ عنہ بن حارث سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر نکلے چلتے تھے۔ ان کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے کندھے پر اٹھایا اور فرمانے لگے میرا باپ ان پر فدا ہو ان کی مشابہت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہیں ہے۔ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنستے رہے۔ (بخاری)

۵۹۲۰/۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِيْ حُسْنِهِ شَيْئًا قَالَ أَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِيْ أَنْفِهِ وَيَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا اس کو ایک طشت میں رکھا گیا۔ وہ اس کو چھڑی سے چھیڑنے لگا اور ان کے حسن پر کچھ طعن کی بات کی۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم یہ سب اہل بیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ ان کے سر پر وسمہ لگا ہوا تھا (بخاری) ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ میں ابن زیاد کے پاس تھا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا۔ وہ چھڑی لے کر ان کے ناک میں مارنے لگا اور کہتا تھا میں نے اس کی مثل کوئی حسین نہیں دیکھا۔ میں نے کہا آگاہ رہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کو بہت

بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

مشابہت حاصل تھی اور کہا یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے۔

۵۹۲۱ وَعَنْ (۴۶) اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ اِنَّهٗ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَاَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ وَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حِجْرِهٖ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّيْ اِلْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرَيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَالَكَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ۔

ام الفضل بنت الحارث سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئی کہا اے اللہ کے رسولؐ! میں نے آج رات ایک برا خواب دیکھا ہے آپ نے پوچھا وہ کیا ہے۔ اس نے کہا وہ بہت سخت ہے۔ پوچھا وہ کیا ہے۔ اس نے کہا میں نے دیکھا ہے آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ انشاء اللہ فاطمہؓ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو تیری گود میں آئے گا۔ حضرت فاطمہؓ کے ہاں حسین پیدا ہوئے اور میری گود میں آئے جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گئی۔ میں نے حسینؓ کو اٹھا کر آپ کی گود میں دے دیا۔ میں کسی اور طرف دیکھنے لگی، اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کیوں روتے ہیں۔ فرمایا حضرت جبریل میرے پاس آئے ہیں، انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی میں نے کہا اس کو فرمایا ہاں اور اس نے مجھے اس کی سرخ مٹی لا کر دکھلائی ہے۔

۵۹۲۲ وَعَنِ (۴۷) ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں ایک دن دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے بال پراگندہ اور خاک آلودہ ہیں۔

اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاَحْصَيْنَا ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَاَجَدُوْهُ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَاَحْمَدُ الْاَخِيْرَ)

آپ کے ہاتھ میں شیشی ہے اس میں خون ہے میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کیا ہے۔ فرمایا یہ حسینؓ اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے میں آج ہمیشہ سے اس کو چنتا رہا ہوں۔ ابن عباس نے کہا میں نے اس وقت کو یاد رکھا میں نے پایا کہ حسین اسی وقت قتل ہوئے ہیں روایت کیا ان دونوں کو بیہقی نے اور احمد نے صرف آخری کو۔

۵۹۲۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِّنْ نِّعَمِهٖ وَاَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کیونکہ وہ اپنی نعمتوں سے تمہاری پرورش کرتا ہے اور مجھ سے محبت کرو اللہ سے محبت کرنیکی وجہ سے اور میرے اہلبیت سے محبت کرو میری محبت کیوجہ سے (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۲۴ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابوذرؓ سے روایت ہے کہا جبکہ انہوں نے کعبہ کے دروازے کو پکڑا ہوا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میرے اہلبیت کی مثال تم میں اسی طرح ہے جس طرح نوح علیہ السلام کی کشتی تھی اس میں جو سوار ہوا نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا ہلاک ہو گیا۔ (روایت کیا اس کو احمد نے)

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۹۲۵ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ

علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے افضل مریم بنت عمران تھیں اور اس امت کی افضل خدیجہ بنت خویلد ہیں (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے ابوکریب نے

فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔

کہا وکیع نے آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا۔

۵۹۲۶/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى جِبْرَئِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَآءٌ فِيْهِ اِدَامٌ وَّطَعَامٌ فَاِذَآ اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسولؐ! یہ خدیجہؓ ایک برتن لیکر آرہی ہیں جس میں سالن اور کھانا ہے جب وہ آپ کے پاس آئیں، اس کے رب اور میری طرف سے اسکو سلام کہیں اور جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری دیں جو کھوکھلے موتی سے ہے۔ اس میں نہ شور ہے نہ رنج۔ (متفق علیہ)

۵۹۲۷/۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَآءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَآئِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا اِمْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں کسی پر میں نے اس قدر غیرت نہیں کی جس قدر خدیجہؓ پر کی۔ حالانکہ میں نے اسکو دیکھا بھی نہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو بہت زیادہ یاد کرتے بعض اوقات آپ بکری ذبح کرتے پھر اسکے بہت سے ٹکڑے کرتے اور خدیجہؓ کی سہیلیوں کی طرف بھیجتے۔ بعض اوقات میں کہہ دیتی گویا دنیا میں خدیجہؓ کے سوا کوئی عورت ہی نہیں۔ آپ فرماتے وہ ایسی ہی تھی اور میری اس سے اولاد ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۲۸/۴ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو سلمہؓ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ یہ جبریل ہیں جو تجھ کو سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ان پر بھی سلام ہو پھر کہا وہ دیکھتے ہیں اس چیز کو جو میں نہیں دیکھتی۔ (متفق علیہ)

۵۹۲۹/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِيْ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَّجْهِكِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ اِنْ يَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے فرمایا تین راتوں تک تو مجھ کو خواب میں دکھلائی گئی۔ فرشتہ ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں تیری تصویر لاتا رہا۔ فرمایا یہ تیری بیوی ہے۔ میں نے تیرے چہرے سے کپڑا اٹھایا وہ تو ہی تھی میں نے کہا اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر مقدر ہے تو ہو کر رہے گا۔ (متفق علیہ)

۵۹۳۰ وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ اِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِ اِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَاْتِنِيْ وَاَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا

اسی (عائشہؓ) سے روایت ہے کہا لوگ اپنے اپنے ہدایا کے ساتھ میری باری کے دن قصد کرتے تھے۔ اس طرح وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی چاہتے تھے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں دو گروہوں میں تقسیم تھیں۔ ایک گروہ عائشہؓ، صفیہؓ، حفصہؓ اور سودہؓ تھیں۔ دوسرے میں ام سلمہؓ اور آپ کی دوسری بیویاں تھیں۔ ام سلمہؓ کے گروہ نے اسے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملکر ان سے کہیں کہ وہ سب لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ جہاں بھی ہوں اپنے اپنے ہدایا وہیں بھیج دیا کریں۔ ام سلمہؓ نے اس سلسلہ میں آپ سے بات چیت کی۔ آپ نے اسے منع فرمایا کہ عائشہؓ کے متعلق مجھ کو ایذا نہ دو۔ تم میں سے کسی کے لحاف میں مجھ پر وحی نہیں اترتی سوائے عائشہؓ کے۔ ام سلمہؓ نے کہا میں اللہ کی طرف اس بات سے توبہ کرتی ہوں کہ آپ کو تکلیف دوں۔ پھر انہوں نے فاطمہؓ کو بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ اس نے آپ سے بات چیت کی۔ آپ نے فرمایا اے بیٹی! میں جس سے محبت رکھتا ہوں تو اس سے محبت نہیں رکھتی۔ اس نے کہا کیوں نہیں فرمایا پھر عائشہ سے محبت رکھ (متفق علیہ) انسؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں فضل عائشۃ علی النساء ابو موسیٰ کی روایت سے باب بدء الخلق میں گزر چکی ہے۔

بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ فِيْ بَابِ بَدْءِ الْخَلْقِ بِرِوَايَةِ اَبِيْ مُوْسٰى۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۹۳۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِّسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَّفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَّاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہان کی عورتوں میں سے تجھ کو فضل و شرف کے اعتبار سے یہ عورتیں کفایت کرتی ہیں۔ مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمدؐ اور آسیہ فرعون کی بیوی۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۳۲ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ جبریلؑ اس کی تصویر سبز ریشم کے ٹکڑے میں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یہ دنیا اور آخرت میں تیری بیوی ہے۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۳۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ لَهَا بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اِنِّيْ ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَّاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَّاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ

انسؓ سے روایت ہے کہ صفیہؓ کو یہ بات پہنچی کہ حفصہؓ نے کہا ہے وہ یہودی کی بیٹی ہے وہ رونے لگی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے وہ رو رہی تھی۔ آپ نے پوچھا تو کیوں رو رہی ہے۔ اس نے کہا حفصہ نے مجھے کہا ہے تو یہودی کی بیٹی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نبی کی بیٹی ہے۔ بیشک تیرا چچا بھی نبی ہے اور تو نبی کی بیوی ہے۔ وہ کس بات پر فخر کرتی ہے پھر فرمایا اے حفصہؓ اللہ سے ڈر۔

عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

(روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے)

۵۹۳۴ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا فَقَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ام سلمہؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال فاطمہؓ کو بلایا اس کے کان میں چپکے سے ایک بات کہی۔ وہ رو پڑی پھر ایک بات کہی وہ ہنس پڑی جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے میں نے اس سے رونے اور ہنسنے کا سبب دریافت کیا۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خبر دی کہ وہ فوت ہو جائیں گے میں یہ سن کر رو پڑی۔ پھر مجھ کو خبر دی کہ میں مریم بنت عمران کے سوا جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی میں ہنس پڑی۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۹۳۵ عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ پر جو مسئلہ بھی مشتبہ ہوتا وہ حضرت عائشہؓ سے پوچھتے ان کو اس کا علم ہوتا۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۹۳۶ وَعَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

موسیٰ بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں پایا۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۹۳۷/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِي يَدِيْ سَرَقَةً مِّنْ حَرِيْرٍ لَّا اَهْوِيْ بِهَا اِلٰى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِيْ اِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جامع مناقب کا بیان

پہلی فصل

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے۔ جنت میں جس جگہ پر پہنچنا چاہتا ہوں میں مجھ کو اڑا کر لے جاتا ہے۔ میں نے یہ خواب حفصہؓ سے بیان کیا۔ حفصہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تیرا بھائی نیک آدمی ہے یا فرمایا عبداللہ نیک آدمی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۳۸/۲ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اِنَّ اَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَّسَمْتًا وَّهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِّنْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ اِلٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَيْهِ لَا نَدْرِيْ مَا يَصْنَعُ فِيْ اَهْلِهٖ اِذَا خَلَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حذیفہؓ سے روایت ہے گھر سے نکلنے سے لیکر گھر میں داخل ہونے تک وقار، میانہ روی اور سیدھے طریقے کے اعتبار سے ابن ام عبد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں خلوت میں ہم نہیں جانتے کہ وہ گھر میں کیا کرتے تھے۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۹۳۹/۳ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَّا نَرٰى اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے ایک عرصہ تک ہم ٹھہرے۔ ہم عبداللہ بن مسعود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت سے خیال کرتے تھے کیونکہ وہ اور اس کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت داخل ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۰/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے بے شک رسول اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں سے قرآن مجید پڑھو۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے، سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ سے، ابی بن کعبؓ سے، معاذ بن جبل سے۔

(متفق علیہ)

۵۹۴۱ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِىْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَاَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ فَاِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِىْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ اِنِّىْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِىْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِىْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ اِبْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيْكُمُ الَّذِىْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ يَعْنِىْ عَمَّارًا اَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِىْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ يَعْنِىْ حُذَيْفَةَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

علقمہؓ سے روایت ہے کہ میں ملک شام آیا میں نے دو رکعت پڑھیں پھر میں نے دعا کی اے اللہ مجھے نیک ہمنشیں میسر فرما۔ میں کچھ لوگوں کے پاس آیا۔ ان میں بیٹھ گیا۔ ایک بوڑھا شخص آیا اور میرے پاس آکر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا یہ کون ہے انہوں نے کہا یہ ابودرداء ہے۔ میں نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک ہمنشیں میسر فرمائے تو تجھ کو میرے لیے میسر فرمایا ہے۔ اس نے مجھے کہا تو کون ہے۔ میں نے کہا میں کوفہ کا رہنے والا ہوں۔ کہا تمہارے پاس ابن ام عبد نہیں ہے جو صاحب نعلین و وسادۃ اور چھاگل ہے اور تم میں وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی ہے۔ یعنی حضرت عمار۔ کیا تم میں وہ صاحب السر نہیں ہے جو اس کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا یعنی حذیفہؓ۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۹۴۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِىْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِىْ فَاِذَا بِلَالٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت دکھلائی گئی۔ میں نے ابوطلحہؓ کی بیوی کو اس میں دیکھا ہے۔ میں نے اپنے آگے پاؤں کی آہٹ سنی۔ وہ بلالؓ کے قدموں کی آواز تھی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۹۴۳ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِىِّ

سعدؓ سے روایت ہے کہ میں نے چھ آدمیوں کے ساتھ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِءُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ مشرکوں نے نبی ؐ سے کہا ان لوگوں کو اپنی مجلس سے دور کردے کہ ہم پر دلیری نہ کریں۔ اس وقت میں تھا اور ابن مسعود۔ ایک ہذیل کا آدمی اور بلال ؓ اور دو شخص جن کا میں نام نہیں لیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس کا اثر ہوا جو اللہ نے چاہا یہ کہ واقع ہو آپ نے اپنے جی میں کچھ سوچا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ان لوگوں کو اپنے سے دور نہ ہٹا جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں۔ اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۹۴۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو موسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو موسیٰ تو آل داؤد جیسی خوش آوازی دیا گیا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۹۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قِيلَ لِأَنَسٍ مَّنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار شخصوں نے قرآن جمع کر لیا تھا۔ ابی بن کعب ؓ نے، معاذ بن جبل ؓ نے، زید بن ثابت ؓ نے اور ابو زید ؓ نے۔ انس ؓ سے پوچھا گیا ابو زید کون ہے، اس نے کہا میرا ایک چچا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۹۴۶ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالَى فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِّنْهُمْ مُّصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا

خباب بن الارت سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ اللہ کی رضامندی ہم تلاش کرتے تھے۔ ہمارا ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا۔ ہم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو گزر گئے اور اپنے اجر سے کچھ نہیں کھایا۔ ان میں ایک مصعب بن عمیر ہیں جو احد کے دن شہید ہوئے ان کو دینے کے لیے کفن نہیں ملتا تھا

يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایک چادر تھی جب ہم ان کا سر ڈھانپتے ان کے پاؤں باہر نکل آتے اور جب پاؤں ڈھانپتے سر ننگا ہو جاتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا سر ڈھانپ دو اور اس کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو اور ہم میں کچھ ایسے لوگ ہیں جس کے لیے پھل پختہ ہو چکا ہے۔ وہ اس کو چنتا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۷/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِي رِوَايَةٍ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ بِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابر سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے سعد بن معاذ کی موت پر عرش نے حرکت کی۔ ایک روایت میں ہے رحمٰن کا عرش سعدؓ بن معاذ کی موت کی وجہ سے ہلا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۸/۱۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمْسَحُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هٰذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَأَلْيَنُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

براءؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا ہدیۃً دیا گیا۔ آپ کے صحابہ اس کو ہاتھ لگاتے اور تعجب کرتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی ملائمت پر تعجب کر رہے ہو، سعدؓ بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بہتر اور زیادہ نرم ہیں۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۹/۱۳ وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَسٌ خَادِمُكَ ادْعُ اللهَ لَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ أَنَسٌ فَوَاللهِ إِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ وَإِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي لَيَتَعَادُّونَ عَلَى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام سلیمؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! یہ انس آپ کا خادم ہے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ آپ نے فرمایا اے اللہ اس کا مال اور اولاد زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اس کو دیا ہے اس میں برکت ڈال۔ انسؓ نے کہا اللہ کی قسم میرے پاس بہت مال ہے اور آج میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد سو سے زیادہ ہو چکی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۰/۱۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ

سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے

مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے زمین پر چلتے پھرتے کسی شخص کے لیے کہا ہو کہ وہ جنتی ہے سوائے عبداللہ بن سلام کے۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۱/۱۵ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَّادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ فَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسَطَهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَآءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيْ اِرْقَهْ فَقُلْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهُ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ اِسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى

قیس بن عُبَّاد سے روایت ہے کہ میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ اس پر خشوع کے آثار تھے۔ لوگوں نے کہا یہ شخص جنتی ہے۔ اس نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں اختصار کیا۔ پھر باہر نکلا۔ میں اس کے پیچھے چلا اور کہا کہ جس وقت تو مسجد میں داخل ہوا تھا لوگوں نے کہا تھا یہ شخص جنتی ہے۔ اس نے کہا اللہ کی قسم کسی شخص کے لیے لائق نہیں کہ وہ ایسی بات کہے جس کا اس کو علم نہ ہو۔ میں تجھ کو بتلاتا ہوں کہ انہوں نے ایسا کیوں کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میں نے ایک خواب دیکھا تھا۔ میں نے آپ کے سامنے بیان کیا۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک بہت بڑے باغ میں ہوں اس کی فراخی اور تروتازگی بیان کی۔ اس کے درمیان لوہے کا ایک عمود ہے جس کا نچلا حصہ زمین میں ہے اور اوپر کا حصہ آسمان میں ہے۔ اس کے اوپر کے حصہ میں ایک حلقہ ہے۔ مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ۔ میں نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ میرے پاس ایک خادم آیا اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے۔ میں اس پر چڑھا یہاں تک کہ اس کے اوپر کے حصہ تک پہنچ گیا۔ میں نے اس حلقہ کو پکڑ لیا۔ مجھے کہا گیا اس کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں بیدار ہوا اور اس وقت تک وہ میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کی۔ فرمایا یہ باغ اسلام ہے اور یہ عمود اسلام کا

فَاتَتْ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عمود ہے اور حلقہ سے مراد عروہ وثقیٰ ہے تو مرتے دم تک اسلام پر قائم رہے گا اور یہ آدمی عبداللہ بن سلام تھا۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۲/۱۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيْبَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِيْ بَيْتِهٖ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ مَا شَاْنُ ثَابِتٍ اَيَشْتَكِيْ فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انس رضؓ سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس بن شمّاس انصار کا خطیب تھا جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنی آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند مت کرو۔ آخر آیت تک ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے سے رک گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق سعد رضؓ بن معاذ سے پوچھا اور فرمایا ثابت کو کیا ہوا۔ کیا وہ بیمار ہے۔ سعد رضؓ اس کے پاس آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اس کے لیے ذکر کی۔ ثابت نے کہا یہ آیت اتر چکی ہے اور تم جانتے ہو میری آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تم سب سے بلند ہے میں تو دوزخی ہوں سعد رضؓ نے اس بات کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وہ جنتی ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۹۵۳/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالُوْا مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۂ جمعہ نازل ہوئی جس وقت یہ آیت اتری وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ صحابہ رضؓ نے کہا اے اللہ کے رسول صلعم! یہ کون لوگ ہیں اس نے کہا اور ہم میں سلمان رضؓ فارسی بھی تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان رضؓ پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا کے پاس ہو تو اس کو ان میں سے بہت شخص پالیں۔

ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۵۹۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهٗ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اپنے اس چھوٹے سے بندے یعنی ابوہریرہؓ اور اس کی ماں کو اپنے ایماندار بندوں کی طرف محبوب بنادے اور ان دونوں کی طرف مومنوں کو محبوب بنادے۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۹۵۵ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَّ بِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا الشَّيْخَ قُرَيْشٍ وَّسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اَخِيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عائذؓ بن عمرو سے روایت ہے کہ ابوسفیانؓ سلمانؓ صہیبؓ اور بلالؓ کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن کو پکڑنے کی جگہ سے نہیں لیا۔ ابوبکرؓ نے کہا تم قریش کے ایک سردار اور شیخ کے حق میں ایسے کلمات کہتے ہو۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو اس بات کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا اے ابوبکرؓ کہیں تو نے ان کو ناراض تو نہیں کر دیا۔ اگر تو نے ان کو ناراض کر دیا اپنے رب کو ناراض کرے گا۔ ابوبکرؓ ان کے پاس آئے اور کہا اے بھائیو! تم مجھ پر ناراض تو نہیں ہو۔ انہوں نے کہا نہیں اے بھائی اللہ تجھے معاف کرے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۹۵۶ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

(متفق علیہ)

۵۹۵۷ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلْاَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ

براءؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے انصار سے محبت نہیں کریگا مگر مومن اور بغض نہیں ان سے رکھے گا مگر منافق جو ان سے محبت رکھے گا اللہ اس سے محبت رکھے گا جو ان کو برا سمجھے گا اللہ

اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس کو برا سمجھے گا۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۸/۲۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا حِيْنَ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَآءَ فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ فَحُدِّثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ وَّلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَآءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَآؤُهُمْ اَمَّا ذَوُوْ رَاْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَّاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ قَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَدَعُ الْاَنْصَارَ وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضؓ سے روایت ہے کہا جس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صؐ کو ہوازن کے اموال بطور غنیمت کے دیے اور آپ نے قریش کے آدمیوں کو سو سو اونٹ دیے انصار میں سے بعض لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے رسول صؐ کو بخش دے کہ قریش کو دیتے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیا ہے حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک ان کے خون کے قطرے گر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ان کی یہ بات پہنچ گئی۔ آپ نے انصار کی طرف پیغام بھیجا۔ ان کو چمڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا اور ان کے علاوہ کسی کو نہ بلایا۔ جب وہ جمع ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے۔ آپ نے فرمایا تمہاری یہ کیسی بات مجھ تک پہنچی ہے۔ ان میں سے دانا لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول صؐ! ہم میں جو صاحب الرائے لوگ ہیں انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔ ہاں البتہ نو عمر اور نوجوان لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کر دے قریش کو دیتے ہیں اور انصار کو چھوڑ دیا ہے جبکہ ہماری تلواروں سے ان کے خون کے قطرے گر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جن کا کفر کے ساتھ ابھی نیا نیا زمانہ ہوتا ہے۔ میں ان کی تالیف قلبی کرتا ہوں۔ تم اس بات کو پسند نہیں کرتے ہو کہ لوگ مال لیکر اپنے اپنے گھروں کو لوٹیں اور تم اپنے گھروں کی طرف اللہ کا رسول لیکر جاؤ۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صؐ! ہم اس پر راضی ہیں۔

(متفق علیہ)

۵۹۵۹/۲۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَّالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی میں تو انصار میں سے ایک ہوتا۔ اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار ایک دوسری وادی یا پہاڑی درہ میں چلیں میں انصار کی وادی یا پہاڑی درہ میں چلوں۔ انصار بمنزلہ استر کے ہیں اور دوسرے لوگ بمنزلہ اوپر کے کپڑے کے ہیں۔ میرے بعد اے انصار تم ترجیح کو دیکھو گے۔ صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھے حوض کوثر پر آکر ملو۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

۵۹۶۰/۲۴ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَّمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيُعْذِرَانِكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کے لیے امان ہے۔ جو ہتھیار پھینک دے اسکے لیے امان ہے۔ انصار نے کہا اس شخص کے دل میں اپنی قوم کے لیے رأفت اور اپنی بستی کے لیے رغبت پیدا ہو گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری، فرمایا تم نے کہا ہے کہ اس شخص کے دل میں اپنی قوم کے لیے رأفت اور اپنی بستی کے لیے رغبت پیدا ہو گئی ہے ہرگز نہیں۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسولؐ ہوں۔ میں نے اللہ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے میرا تمہارے ساتھ زندگی اور موت کا ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ہم نے بھی اللہ اور اسکے رسولؐ کے ساتھ بخل کرتے ہوئے ایسا کہا ہے۔ فرمایا اسی لیے اللہ اور اس کا رسولؐ تمہیں سچا سمجھتے ہیں اور معذور گردانتے ہیں۔ (مسلم)

۵۹۶۱/۲۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى صِبْيَانًا وَّنِسَاءً

انسؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شادی سے انصار کے بچے اور عورتیں آئی ہوئی دیکھیں

مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرُسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِمَّنْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِمَّنْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا خدا گواہ ہے تم میری طرف سب لوگوں سے بڑھکر محبوب ہو خدا گواہ ہے تم میری طرف سب لوگوں سے بڑھکر محبوب ہو۔ اس سے انصار کو مراد لے رہے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۹۶۲/۲۶ وَعَنْهُ قَالَ مَرَّ اَبُوْبَكْرٍ وَّالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَّجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَا مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَّبَ عَلٰى رَاْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انہی (انس رضؓ) سے روایت ہے کہ ابوبکر رضؓ اور عباس رضؓ انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے وہ رو رہے تھے۔ ابوبکر نے کہا تم کیوں روتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس یاد آئی۔ ان میں سے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا اور آپ کو اس بات کی خبر دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ اپنے سر مبارک پر چادر کا کنارا باندھا ہوا تھا۔ آپ منبر پر چڑھے۔ اس کے بعد پھر آپ منبر پر نہیں چڑھ سکے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔ ثنا کہی، پھر فرمایا انصار کے متعلق میں تم کو وصیت کرتا ہوں وہ میرے رازدان اور بمنزلہ گٹھڑی کے ہیں۔ ان کے ذمہ جو حق تھا انہوں نے ادا کر دیا ہے اور ان کا حق باقی رہ گیا ہے۔ انکے نیکوکاروں سے ان کا عذر قبول کرو اور ان کے بدکاروں سے درگزر کرو۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۹۶۳/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَّلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَّضُرُّ

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی باہر تشریف لائے۔ منبر پر بیٹھے، اللہ کی تعریف کی اور ثنا کہی۔ پھر فرمایا اما بعد لوگ زیادہ ہوتے چلے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے۔ یہاں تک کہ لوگوں میں اسی طرح ہو جائیں گے جس طرح آٹے میں نمک ہوتا ہے جو شخص تم میں سے ایسی چیز کا والی بنے جو کچھ لوگوں کو نفع پہنچائے اور کچھ دوسروں

فِيهِ قَوْمًا وَّيَنْفَعُ فِيهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کو نقصان پہنچا سکے تو ان کے نیکوکار سے وہ عذر قبول کرے اور ان کے بدکار سے درگزر کرے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۹۶۴/۲۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

زید رضی اللہ عنہ بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ انصار کو بخش دے۔ انصار کے بیٹوں اور پوتوں کو بخش دے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۹۶۵/۲۹ وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنو نجار ہیں۔ پھر بنو عبدالاشہل، پھر بنو حارث بن خزرج ہیں۔ پھر بنو ساعدہ ہیں۔ پھر ہر انصار کے گھرانے میں خیر اور بھلائی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۶۶/۳۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّاَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَّعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا يَتَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلَى الرَّوْضَةِ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو، زبیر اور مقداد کو، ایک روایت میں مقداد کی جگہ ابو مرثد کا نام ہے۔ فرمایا جاؤ حتیٰ کہ تم روضہ خاخ پہنچ جاؤ وہاں ایک اونٹ کے کجاوے میں سوار عورت ہے اس کے پاس ایک خط ہے، اس سے وہ خط لے لو۔ ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے۔ یہاں تک کہ ہم خاخ پہنچ گئے۔ وہاں وہ عورت ہمیں ملی۔ ہم نے کہا تمہارے پاس جو خط ہے وہ ہمیں دیدے۔ وہ کہنے لگی میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا تجھے ضرور خط نکالنا ہوگا یا تجھے اپنے کپڑے اتار کر تلاشی دینا ہوگی۔ اس نے اپنی چوٹی سے وہ خط نکال کر ہمیں دیا۔ ہم وہ خط لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اس میں لکھا ہوا تھا، یہ خط

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ اِنِّيْ كُنْتُ اِمْرَأً مُّلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَّلَمْ اَكُنْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَّحْمُوْنَ بِهَا اَمْوَالَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ بِمَكَّةَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَّحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے مشرکوں کی طرف ہے۔ اس میں اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض کاموں کی خبر دیدی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حاطب یہ کیا ہے؟ اس نے کہا اے اللہ کے رسول مجھ پر جلدی نہ کریں۔ میں ایسا شخص تھا جو قریش کے ساتھ چمٹایا گیا تھا۔ میرا تعلق ان کے ساتھ ذاتی نہیں تھا۔ آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی انکے ساتھ قرابت ہے جس کی وجہ سے وہ مکہ میں اپنے اموال اور گھر والوں کی حفاظت کر لیتے ہیں۔ میں نے چاہا اگر نسبی قرابت مفقود ہے میں ان پر کوئی احسان کر دوں جس کی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت کرینگے۔ میں نے یہ کام کفر اور ارتداد کی وجہ سے نہیں کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد میں کفر پر راضی ہوا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس نے سچی بات کہہ دی ہے۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے اے اللہ کے رسول مجھ کو اجازت دیں میں اس منافق کی گردن اتار دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بدر میں شامل ہو چکا ہے اور تجھے اس بات کی حقیقت معلوم نہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ اہل بدر پر جھانکا ہے اور کہہ دیا جو چاہو تم کرو جنت تمہارے لئے واجب ہو گئی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ تم کو بخش دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

(متفق علیہ)

۵۹۶۷/۳۱ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رفاعہ بن رافع سے روایت ہے کہ جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور کہا تم میں سے جو لوگ بدر میں شریک ہوئے ہیں تم انکو کس مرتبہ میں شمار کرتے ہو۔ آپ نے فرمایا سب مسلمانوں سے افضل یا اسی طرح کا کلمہ کہا۔ جبریل نے کہا ہم بھی ان فرشتوں کو اسی طرح سمجھتے ہیں جو بدر میں شریک ہوئے تھے۔ (بخاری)

۵۹۶۸/۳۲ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ لَّا يَدْخُلَ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيْهِ يَقُوْلُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حفصہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ وہ شخص دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جو بدر اور حدیبیہ میں موجود تھا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا اور تم میں کوئی نہیں مگر اس میں وارد ہوگا۔ آپ نے فرمایا تو نے سنا نہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر ہم پرہیزگار لوگوں کو نجات دیں گے۔ ایک روایت میں ہے "اگر اللہ نے چاہا اصحاب شجرہ جنہوں نے درخت کے تلے بیعت کی، ان میں سے کوئی آگ میں داخل نہ ہوگا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۹۶۹/۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَّأَرْبَعَمِائَةٍ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تمام زمین پر بسنے والے لوگوں سے بہتر ہو۔ (متفق علیہ)

۵۹۷۰/۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهٗ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ

اسی (جابرؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہا ثنیہ مرار پر جو چڑھے گا اس کے اسقدر گناہ معاف کر دیے جائیں گے جس قدر بنی اسرائیل کے کیے گئے۔ اس پر سب سے پہلے ہمارے یعنی بنی خزرج کے گھوڑے (یعنی گھڑ سوار) چڑھے، پھر پے در پے لوگ چڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سرخ اونٹ والے کے سوا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ صَاحِبُكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سب کو بخش دیا گیا ہے۔ ہم اس کے پاس آئے اور کہا آؤ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخشش مانگیں وہ کہنے لگا میں اپنا گمشدہ اونٹ پالوں اس سے بہتر ہے کہ تمہارا صاحب میرے لیے بخشش مانگے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ فِيْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

انسؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں آپ نے ابی بن کعب کو کہا تھا اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ فضائل القرآن کے بعد کے باب میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۹۷۱/۳۵ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَّتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَّفِيْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میرے بعد ان دو شخصوں کی پیروی کرو جو میرے بعد خلیفہ ہوں گے یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ عمار بن یاسرؓ کی سیرت اختیار کرو۔ عبداللہ بن مسعود کے قول کو مضبوطی سے پکڑو۔ حذیفہ کی ایک روایت میں تَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابن ام مکتوم کی جگہ ہے کہ ابن مسعود جو حدیث بیان کرے اسکو راست گو جانو۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۷۲/۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِّنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں مشورہ کے بغیر کسی کو امیر بناتا میں ان پر ابن ام عبد کو سردار مقرر کرتا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے)

۵۹۷۳/۳۷ وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهُ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْاِنْجِيْلَ وَالْقُرْاٰنَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

خیثمہ بن ابی سبرہ سے روایت ہے کہا میں مدینہ آیا اور اللہ سے دعا کی میرے لیے نیک ہمنشیں میسر کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ابو ہریرہؓ میسر فرمایا۔ میں اسکے پاس آکر بیٹھا میں نے کہا میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ نیک ہمنشیں میسر ہو تو آپ کو میرے میسر کیا گیا ہے۔ وہ کہنے لگے تو کہاں سے آیا ہے۔ میں نے کہا کوفہ سے میں خیر کی تلاش میں یہاں آیا ہوں۔ وہ کہنے لگے کیا تم میں سعد بن مالک نہیں ہے جو مستجاب الدعوات ہے اور ابن مسعود جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی اور نعلین پر مقرر تھا اور حذیفہ جنکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید ہے اور عمار جس کو اللہ نے شیطان سے بچا لیا ہے جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ملی ہے اور سلمان جو دو کتابوں کے صاحب ہیں یعنی قرآن اور انجیل کے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۷۴/۳۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکرؓ اچھا آدمی ہے، عمرؓ اچھا آدمی ہے ابو عبیدہ بن الجراح اچھا آدمی ہے، اُسید بن حضیر اچھا آدمی ہے، ثابت بن قیس بن شماس اچھا آدمی ہے معاذ بن جبل اچھا آدمی ہے۔ معاذ بن عمرو بن جموح اچھا شخص ہے۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۷۵/۳۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّةَ

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے جو علیؓ عمارؓ

تَشْتَاقُ إِلَى ثَلٰثَةٍ عَلِيٍّ وَّعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور سلمانؓ ہیں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۷۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علیؓ سے روایت ہے کہ عمار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی۔ فرمایا اسکو اجازت دو کہ پاک ہے پاک کیا گیا ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۹۷۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّهُمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار کو دو کاموں میں ایک کے قبول کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا۔ مگر وہ دونوں میں سے بہترین کو پسند کر لیتا ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۷۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهٗ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے جب سعدؓ بن معاذ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ منافق کہنے لگے اس کا جنازہ بہت ہلکا ہے کیونکہ بنو قریظہ کے بارے میں انہوں نے فیصلہ کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی۔ آپ نے فرمایا اس کو فرشتوں نے اٹھایا ہوا تھا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۷۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ابوذرؓ سے بڑھ کر کسی سچے شخص پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اٹھایا نہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۹۸۰ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ مِنْ ذِيْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰى مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ شِبْهِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ يَعْنِيْ فِيْ

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذرؓ سے بڑھ کر کسی راستگو پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اٹھایا نہیں۔ وہ زہد میں عیسیٰ بن مریمؑ کے مشابہ ہیں۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

الزُّهْدِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۸۱ (۴۵) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ اِلْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَآءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَلَامٍ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

معاذ رضؓ جبل سے روایت ہے کہ جب ان کی موت کا وقت آیا انہوں نے کہا چار شخصوں سے علم طلب کرو عویمر ابی الدرداء سے، سلمان رضؓ، عبداللہ رضؓ بن مسعود اور عبداللہ بن سلام سے جو پہلے یہودی تھے۔ پھر ایمان لائے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے وہ جنت میں دسویں شخص ہیں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۸۲ (۴۶) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَّا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حذیفہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلعم آپ کوئی خلیفہ مقرر فرما دیتے تو بہتر تھا۔ آپ نے فرمایا اگر میں کوئی خلیفہ مقرر کر دوں اور تم اس کی نافرمانی کرو تو تم کو عذاب دیا جائے گا لیکن تم کو حذیفہ رضؓ جو حدیث بیان کرے اس کی تصدیق کرو اور عبداللہ جو پڑھائے اسکو پڑھو۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۸۳ (۴۷) وَعَنْهُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ اِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَاَقَرَّهُ عَبْدُ الْعَظِيْمِ الْمُنْذِرِيُّ)

انہی (حذیفہ رضؓ) سے روایت ہے کہ میں محمد بن مسلمہ کے سوا ہر شخص کے لیے فتنہ سے ڈرتا ہوں کہ اسکو نقصان نہ پہنچائے عبداللہ بن مسلمہ کے لیے میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے فتنہ تم کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ابوداؤد نے اسکو روایت کیا ہے اور اس پر سکوت کیا ہے۔ عبدالعظیم نے اس کا اقرار کیا ہے۔

۵۹۸۴ (۴۸) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اَرٰى اَسْمَآءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهٗ

عائشہ رضؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضؓ کے گھر میں دیا دیکھا فرمایا اے عائشہ میرے خیال میں اسماء کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے، اس کا نام نہ رکھنا۔ میں اس کا نام رکھوں گا۔ آپ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور آپ کے

فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهٖ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ہاتھ میں کھجور تھی اسکے ساتھ گھٹی دی۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۸۵/۴۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَّاهْدِ بِهٖ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عبدالرحمٰنؓ بن ابی عمیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے معاویہ کے لیے کہا اے اللہ اس کو راہ دکھانے والا اور راہ یافتہ بنادے اور اسکے ساتھ لوگوں کو ہدایت دے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۹۸۶/۵۰ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ)

عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرے لوگ اسلام لائے ہیں اور عمرو بن عاص ایمان لائے ہیں۔
روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند قوی نہیں ہے۔

۵۹۸۷/۵۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَّاَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلَ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ اِلَيْهَا لَا يُرْجَعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا۔ اَلْاٰيَةَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور فرمایا اے جابر کیا ہے میں تجھ کو افسردہ دیکھ رہا ہوں۔ میں نے کہا میرا باپ شہید ہو گیا ہے اور انہوں نے عیال اور قرض چھوڑا ہے۔ فرمایا میں تجھ کو بشارت دوں کہ اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو کس طرح ملا ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسولؐ! فرمایا ہر ایک سے اللہ تعالیٰ نے پردے کے پیچھے کلام کیا ہے اور تیرے باپ کو اللہ نے زندہ کیا اور روبرو اس سے گفتگو فرمائی۔ فرمایا میرے بندے تو آرزو کر میں تجھ کو عطا کرونگا۔ اس نے کہا اے میرے رب مجھکو زندہ کر تا کہ دوبارہ تیرے راستہ میں شہید ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا میرا حکم گزر چکا ہے کہ وہ دوبارہ نہیں لوٹائے جائیں گے۔ اس وقت یہ آیت اتری اور ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں شہید ہو چکے ہیں مردے نہ خیال کرو آخر آیت تک۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے

۵۹۸۸/۵۲ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (جابرؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۵ مرتبہ میرے لیے بخشش کی دعا کی۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۸۹/۵۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِّنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے ہی پراگندہ بال غبار آلودہ قدموں والے پرانے کپڑوں میں ملبوس ایسے ہیں جن کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں، اللہ ان کی قسم کو سچا کر دے۔ ان میں براء بن مالک ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۹۹۰/۵۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرِشِيَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُّحْسِنِهِمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

ابو سعیدؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے مشیران خاص جن کی طرف میں پناہ پکڑتا ہوں میرے اہلبیت ہیں۔ میرے دلی دوست انصار ہیں ان کے نیکوکار سے قبول کرو اور ان کے گنہگار سے درگزر کرو۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۹۱/۵۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۹۲/۵۶ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَّا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے وہ ابو طلحہ سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا اپنی قوم کو میرا اسلام کہنا میرے علم میں وہ بڑے پارسا اور صبر کرنیوالے ہیں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۹۳/۵۷ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِّحَاطِبٍ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جابرؓ سے روایت ہے کہ حاطب کا ایک غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے حاطب کی شکایت

يَشْكُوْ حَاطِبًا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّ الْحُدَيْبِيَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کی اور کہا اے اللہ کے رسول حاطب ضرور دوزخ میں داخل ہوگا۔ آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے وہ اس میں داخل نہیں ہوگا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہو چکا ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۹۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا أَمْثَالَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتَبْدَلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا أَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهُ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی اگر تم منہ پھیر لو تو تمہارے سوا کسی اور قوم کو بدل دے پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس سے مراد کون ہیں؟ اگر ہم منہ پھیر لیں وہ ہماری جگہ لیں گے اور ہم جیسے نہ ہونگے۔ آپ نے سلمان فارسیؓ کی ران پر ہاتھ مارا۔ پھر فرمایا یہ اور اس کی قوم۔ اگر ایمان ثریا تک پہنچ جائے تو فارس کے لوگ اس کو پکڑ لیں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۹۵ وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا بِبَعْضِهِمْ أَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ أَوْ بِبَعْضِكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسی (ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجمیوں کا ذکر ہوا۔ آپ نے فرمایا میں ان پر یا ان میں سے بعض پر تم سے زیادہ یا تمہارے بعض سے زیادہ وثوق رکھتا ہوں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۹۹۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ وَأُعْطِيْتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَايَ وَ

علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے سات برگزیدہ نگہبان ہوتے ہیں میرے چودہ ہیں۔ ہم نے کہا وہ کون ہیں فرمایا میں اور میرے دونوں بیٹے (مراد حسنؓ و حسینؓ ہیں) جعفرؓ، حمزہؓ، ابو بکرؓ، عمرؓ،

جَعْفَرُ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَّبِلَالٌ وَّسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاَبُوْذَرٍّ وَّالْمِقْدَادُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

مصعبؓ بن عمیرؓ بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، عبداللہ بن مسعودؓ ابوذرؓ، مقدادؓ۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۹۷/۶۱ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَاَغْلَظْتُ لَهٗ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَّشْكُوْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَّهُوَ يَشْكُوْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهٗ وَلَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا غِلْظَةً وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَّا يَتَكَلَّمُ فَبَكٰى عَمَّارٌ وَّقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرٰى مَا فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ وَقَالَ مَنْ عَادٰى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا اَبْغَضَهُ اللّٰهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رِّضَا عَمَّارٍ فَلَقِيْتُهٗ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ

خالدؓ بن ولید سے روایت ہے کہ میرے اور عمار بن یاسر کے درمیان کچھ معاملہ تھا۔ میں نے اس سے کچھ سخت کلامی کی۔ عمار نے میری شکایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی میں نے بھی آکر اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ اور بڑی سخت باتیں کیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے ہیں۔ کچھ نہیں بولتے اور عمار رو پڑے اور کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ اس کو دیکھتے نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا جو عمار سے دشمنی رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دشمن رکھے گا اور جو عمار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو برا سمجھے گا۔ خالد نے کہا میں باہر نکلا تو مجھے عمار کی رضامندی سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہ تھی میں عمار کے ساتھ اس طرح پیش آیا کہ وہ مجھ سے راضی ہو گئے۔

۵۹۹۸/۶۲ وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ۔ (رَوَاهُمَا اَحْمَدُ)

ابوعبیدہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے خالدؓ اللہ کی تلوار ہے۔ اور اپنے قبیلے کا اچھا نوجوان ہے۔ (روایت کیا ان دونوں کو احمد نے)

۵۹۹۹/۶۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمَرَنِيْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَّاَخْبَرَنِيْ

بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ کو چار شخصوں کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ وہ بھی

اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَّ اَبُوْذَرٍّ وَّالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ اُمِرْتُ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

ان کو دوست رکھتا ہے۔ کہا گیا اے اللہ کے رسولؐ آپ ان کے نام لیں۔ فرمایا ان میں سے علیؓ ہے۔ تین بار یہ کلمہ کہا اور ابوذرؓ، مقداد اور سلمانؓ ہیں مجھ کو ان سے محبت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور مجھ کو خبر دی ہے کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۰۰/۶۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِيْ بِلَالًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ کہا کرتے تھے ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار بلالؓ کو انہوں نے آزاد کیا ہے (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۶۰۰۱/۶۵ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِنَفْسِكَ فَاَمْسِكْنِيْ وَاِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ فَدَعْنِيْ وَعَمَلَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قیسؓ بن ابی حازم سے روایت ہے کہ بلالؓ نے ابوبکرؓ سے کہا اگر تو نے مجھے اپنے لیے خریدا ہے تو مجھ کو اپنے لیے روک لے اور اگر تو نے مجھ کو اللہ کی رضامندی کے لیے خریدا ہے تو مجھ کو اللہ کے لیے عمل کرنے کو چھوڑ دے۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۶۰۰۲/۶۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّضِيْفُهٗ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِيْ قَالَ فَعَلِّلِيْهِمْ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا میں فقیر ہوں۔ آپ نے اپنی کسی بیوی کے پاس پیغام بھیجا کہ ایک سائل آیا ہے۔ وہ کہنے لگی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس سوا پانی کے کچھ بھی نہیں۔ پھر دوسری بیوی کی طرف یہی پیغام بھیجا۔ اس نے بھی اسی طرح کا جواب دیا۔ سب نے اسی طرح کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کون مہمان بنائے گا اللہ اس پر رحم کرے گا۔ ایک انصاری شخص کھڑا ہوا اس کا نام ابوطلحہ تھا اس نے کہا میں اے اللہ کے رسولؐ! وہ اسے اپنے گھر لے گیا۔ اپنی بیوی سے کہا تیرے پاس کچھ ہے اس نے کہا نہیں، صرف بچوں کے لیے تھوڑا سا کھانا ہے۔ اس نے کہا ان کو بہلا کر سلا دے۔ جب ہمارا مہمان آئے اسکو اس طرح

بِشَيْءٍ وَّنَوَّمِيْهِمْ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَرِيْهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى بِيَدِهٖ لِيَأْكُلَ فَقُوْمِيْ إِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيْهِ فَأَطْفِئِيْهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوْا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ أَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَّفُلَانَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِّثْلَهٗ وَلَمْ يُسَمِّ أَبَا طَلْحَةَ وَفِيْ آخِرِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محسوس ہو کہ ہم کھا رہے ہیں جب وہ کھانے کے لیے اپنے ہاتھ کو حرکت دے تو چراغ کو درست کرنے کے بہانہ سے بجھا دینا اس نے ایسا ہی کیا۔ وہ سب بیٹھ گئے۔ مہمان نے کھا لیا اور ان دونوں نے بھوکے رات گزاری جب صبح ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تعجب کیا ہے فلاں مرد اور فلاں عورت سے یا فرمایا اللہ تعالیٰ فلاں مرد اور عورت سے خوش ہے۔ ایک روایت میں اس کی مثل ہے اور اس میں ابوطلحہ کا نام مذکور نہیں۔ اس کے آخر میں ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان کو بھوک ہو۔

(متفق علیہ)

۶۰۰۳/۶۷ وَعَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَأَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ اترے۔ لوگ گزرنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ابوہریرہؓ یہ کون ہے۔ میں کہتا فلاں ہے۔ آپ فرماتے یہ خدا کا اچھا بندہ ہے اور فرماتے یہ کون ہے میں کہتا فلاں شخص ہے آپ فرماتے یہ اللہ کا برا بندہ ہے۔ یہاں تک کہ خالد بن ولید گزرے آپ نے فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا خالد بن ولید ہے۔ آپ نے فرمایا خالد بن ولید اللہ کا بہت اچھا بندہ ہے اور اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۶۰۰۴/۶۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَّإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَ

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ انصار نے کہا اے اللہ کے نبی ہر نبی کے اتباع ہوتے ہیں۔ ہم نے آپ کی اتباع اختیار کی ہے۔ اللہ سے دعا کریں کہ ہمارے تابعدار ہماری اولاد

اَتْبَاعَنَا مِمَّا فَدَعَا بِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سے بنائے۔ آپ نے یہ دعا کی۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

۶۰۰۵/۶۹ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ شَهِيْدًا اَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ اَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ سَبْعُوْنَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قتادہ سے روایت ہے کہ ہم کسی قبیلہ عرب کو نہیں جانتے جس کے شہید قیامت کے دن انصار سے بڑھ کر زیادہ معزز ہوں کہا اور انس نے کہا احد کے دن ان کے ستر آدمی شہید ہوئے اور بیر معونہ کے دن ستر شہید ہوئے اور جنگ یمامہ (جو حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں ہوئی) میں ستر انصار شہید ہوئے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۶۰۰۶/۷۰ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ اٰلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَاُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہا بدر میں شریک ہونیوالوں کا وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا اور عمرؓ نے کہا میں بعد میں آنیوالے لوگوں پر ان کو فضیلت دوں گا۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے)

تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ الْبُخَارِيِّ

ان صحابہ کے نام جو بدر میں شریک ہوئے جیسا کہ جامع بخاری میں ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

(۱) اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲) عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ الْقُرَشِيُّ (۳) عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ (۴) عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِبْنَتِهٖ رُقَيَّةَ وَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمِهٖ (۵) عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ (۶) اِيَاسُ بْنُ بُكَيْرٍ (۷) بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ

حضرت نبی محمد بن عبداللہ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن عثمانؓ، ابوبکر صدیق قریشی، عمرؓ بن خطاب عدوی، عثمان بن عفانؓ قرشی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی رقیہؓ کی تیمارداری کے لیے انکو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ لیکن ان کو مال غنیمت سے حصہ دیا۔ علی بن ابی طالب ہاشمی، ایاس بن بکیر، بلال بن رباح مولیٰ ابوبکرؓ صدیق۔ حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی، حاطب بن ابی بلتعہ حلیف قریش، ابوحذیفہ بن عتبہ

مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ (۸) حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ (۹) حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ (۱۰) أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ (۱۱) حَارِثَةُ بْنُ رُبَيِّعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ (۱۲) خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ (۱۳) خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ (۱۴) رِفَاعَةُ ابْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ (۱۵) رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ۔ (۱۶) الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ (۱۷) زَيْدُ ابْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ (۱۹) سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ (۲۰) سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ (۲۱) سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ (۲۲) سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ (۲۳) ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ (۲۴) وَأَخُوهُ (۲۵) عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ (۲۶) عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ (۲۷) عُبَيْدَةُ ابْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ (۲۸) عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ (۲۹) عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ (۳۰) عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ (۳۱) عَامِرُ ابْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ (۳۲) عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ (۳۳) عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ (۳۴) عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ

بن ربیعہ قرشی، حارثہ بن ربیع انصاری۔ یہ جنگ بدر میں شہید ہوئے اور ان کا نام حارثہ بن سراقہ ہے یہ جنگ میں شریک نہ تھے بلکہ نظارہ میں تھے خبیب بن عدی انصاری۔ خنیس بن حذافہ سہمی۔ رفاعہ بن رافع انصاری۔ رفاعہ بن عبدالمنذر۔ ابو لبابہ انصاری۔ زبیر بن عوام قرشی زید بن سہل ابو طلحہ انصاری۔ ابو زید انصاری۔ سعد بن مالک زہری۔ سعد بن خولہ قرشی۔ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی۔ سہل بن حنیف انصاری۔ ظہیر بن رافع انصاری۔ ان کے بھائی۔ عبداللہ بن مسعود ہذلی۔ عبدالرحمٰن بن عوف زہری۔ عبیدہ بن حارث قرشی۔ عبادۃ بن صامت انصاری۔ عمرو بن عوف حلیف بنی عام بن لؤی۔ عقبہ بن عمرو انصاری۔ عامر بن ربیعہ عنزی۔ عاصم بن ثابت انصاری۔ عویم بن ساعدہ انصاری۔ عتبان بن مالک انصاری قدامہ بن مظعون۔ قتادہ بن نعمان انصاری معاذ بن عمرو بن الجموح۔ معوذ بن عفراء اور ان کے بھائی۔ مالک بن ربیعہ۔ ابو اسید انصاری۔ مسطح بن اثاثہ بن عبا د بن عبد المطلب بن عبد مناف مرارہ بن ربیع انصاری۔ معن بن عدی انصاری مقداد بن عمرو کندی۔ حلیف بن زہرہ۔ ہلال بن امیہ انصاری رضی اللہ عنہم اجمعین۔

الْاَنْصَارِیُّ (۳۵) قُدَامَۃُ بْنُ مَظْعُوْنٍ (۳۶) قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ (۳۷) مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ (۳۸) مُعَوَّذُ بْنُ عَفْرَآءَ (۳۹) وَاَخُوْہُ (۴۰) مَالِكُ ابْنُ رَبِیْعَۃَ (۴۱) اَبُوْ اُسَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ (۴۲) مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَۃَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ (۴۳) مُرَارَۃُ ابْنُ رَبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ (۴۴) مَعْنُ بْنُ عَدِیِّ الْاَنْصَارِیُّ (۴۵) مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْکِنْدِیُّ حَلِیْفُ بَنِیْ زُھْرَۃَ (۴۶) ھِلَالُ ابْنُ اُمَیَّۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ۔

بَابُ ذِکْرِ الْیَمَنِ وَالشَّامِ وَذِکْرُ اُوَیْسِ نِ الْقَرَنِیِّ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۶۰۰۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا یَّاْتِیْکُمْ مِّنَ الْیَمَنِ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ لَا یَدَعُ بِالْیَمَنِ غَیْرَ اُمٍّ لَّہٗ قَدْ کَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَدَعَا اللّٰہَ فَاَذْھَبَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّیْنَارِ اَوِ الدِّرْھَمِ فَمَنْ لَّقِیَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

یمن اور شام کا ذکر اور اُویس قرنی کا بیان

پہلی فصل

عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا جس کا نام اویس ہوگا یمن میں اپنی والدہ کے سوا کسی کو نہ چھوڑے گا۔ اس کو برص کی بیماری تھی اس نے اللہ سے دعا کی اور وہ بیماری ختم ہوگئی ہے۔ صرف ایک دینار یا درہم کی جگہ باقی رہ گئی ہے۔ جو شخص تم میں سے کوئی اس کو ملے وہ اپنے لئے بخشش کی اس سے دعا کرائے۔ ایک روایت میں ہے

إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَّلَهُ وَالِدَةٌ وَّكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تابعین میں بہتر ایک آدمی ہے جسکا نام اویس ہے اسکی والدہ ہے اسکو برص کی بیماری تھی اسکو کہو وہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے (مسلم)

۶۰۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَّأَلْيَنُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَّالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا تمہارے پاس اہل یمن آئیں گے۔ ان کے دل نرم ہیں ایمان یمن کے لوگوں میں ہے اور حکمت یمن کے لوگوں میں ہے۔ فخر و تکبر کرنا اونٹ والوں کا کام ہے اور سکون اور وقار بکری والوں میں ہے۔ (متفق علیہ)

۶۰۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کا سر مشرق کی طرف ہے۔ تکبر اور فخر گھوڑے والوں اور چلانے والوں میں ہے جو اونٹ کے پشم کے خیموں میں رہتے ہیں۔ بکری والوں کے دلوں میں نرمی ہے۔ (متفق علیہ)

۶۰۱۰ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابومسعودؓ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اس طرف سے فتنے آئیں گے۔ سخت زبانی اور سخت دلی، چلانے والوں میں ہے جو خیموں میں رہتے ہیں جو اونٹوں اور گایوں کی دموں کے پیچھے لگنے والے ہیں جو کہ ربیعہ اور مضر قبیلہ سے ہیں۔ (متفق علیہ)

۶۰۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخت دلی اور سخت زبانی مشرق کے رہنے والوں میں ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۶۰۱۲/۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّهٗ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ہماری شام میں برکت ڈال اے اللہ ہمارے یمن میں برکت ڈال۔ صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے فرمایا اے اللہ ہماری شام اور یمن میں برکت ڈال۔ صحابہ نے کہا اور نجد کے لیے بھی دعا فرمایئے۔ میرا خیال ہے آپ نے تیسری بار فرمایا اس جگہ زلزلے اور فتنے ہونگے اور وہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۶۰۱۳ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے، وہ زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھا اور فرمایا اے اللہ ان کے دلوں کو متوجہ کر اور ہمارے صاع اور مد میں برکت ڈال۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۶۰۱۴/۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ قُلْنَا لِاَيِّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ مَلٰٓئِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کے لیے مبارکبادی ہے ہم نے کہا کیوں اے اللہ کے رسولؐ! فرمایا اللہ کے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۶۰۱۵/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ نَّحْوِ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرموت کی جانب سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم شام کو لازم پکڑو۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۶۰۱۶/۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ النَّاسِ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ تَقْذِرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی۔ لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو ابراہیمؑ کے ہجرت کرنے کی جگہ، ہجرت کر جائے گا۔ ایک روایت میں ہے لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو ابراہیمؑ کی ہجرت کی جگہ کو لازم پکڑے گا۔ زمین میں بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے۔ انکی زمینیں انکو پھینک دیں گی۔ اللہ کی ذات انکو مکروہ رکھے گی۔ آگ انکو بندروں اور خنزیروں کے ساتھ اکٹھا کریگی۔ انکے ساتھ رات گزاریگی۔ جہاں وہ رات گزاریں گے اور جہاں وہ قیلولہ کرینگے، انکے ساتھ قیلولہ کرے گی۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

۶۰۱۷/۱۱ وَعَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهِ يَجْتَبِيْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهُ مِنْ عِبَادِهٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

ابن حوالہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امر دین اس طرح ہو جائے گا کہ تم جمع کیے گئے لشکر ہوگے۔ ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک لشکر یمن میں، ایک لشکر عراق میں۔ ابن حوالہ نے کہا اے اللہ کے رسول میرے لیے پسند فرمائیں اگر میں اس وقت کو پالوں کس لشکر میں شامل ہوں آپ نے فرمایا شام کو لازم پکڑو۔ وہ اللہ کی پسندیدہ زمین ہے اپنے پسندیدہ بندے اسکی طرف جمع کریگا۔ اگر تم اس بات سے انکار کرو تو یمن کو لازم پکڑو، وہاں کے تالابوں سے پانی پیو اللہ تعالیٰ میری وجہ سے شام اور اس کے رہنے والوں کے لئے متکفل بن چکا ہے۔

(روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۶۰۱۸/۱۲ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ

شریح بن عبید سے روایت ہے کہا اہل شام کا حضرت علیؓ

اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ وَقِيْلَ الْعَنْهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْاَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَآءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ۔

کے پاس ذکر کیا گیا اور کہا گیا اے امیر المومنین ان پر لعنت کریں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، فرماتے تھے ابدال شام میں ہونگے وہ ۴۰ آدمی ہیں۔ جب بھی ان میں سے کوئی آدمی فوت ہو جاتا ہے اسکی جگہ اور آدمی اللہ تعالیٰ بدل دیتا ہے۔ انکی برکت سے بارش برستی ہے انکی دعاؤں سے دشمنوں پر فتح حاصل کی جاتی ہے اور اہل شام سے انکی وجہ سے عذاب پھیر دیا جاتا ہے۔

۶۰۱۹/۱۳ وَعَنْ رَّجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَاِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيْهَا فَعَلَيْكُمْ بِمَدِيْنَةٍ يُّقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَاِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا وَمِنْهَا اَرْضٌ يُّقَالُ لَهَا الْغُوْطَةُ۔ (رَوَاهُمَا اَحْمَدُ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام فتح کیا جائے گا جب تم کو اس کے مکانوں اور شہروں میں رہنے کا اختیار دیا جائے تم ایک شہر کو لازم پکڑنا جس کا نام دمشق ہے وہ مسلمانوں کے لیے لڑائیوں سے پناہ کی جگہ ہے اور ملک شام کا جامع ہے وہاں ایک زمین کا نام غوطہ ہے۔

(روایت کیا ان دونوں کو احمد نے)

۶۰۲۰/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخِلَافَةُ بِالْمَدِيْنَةِ وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت مدینہ میں ہوگی اور بادشاہت شام میں۔

۶۰۲۱/۱۵ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ عَمُوْدًا مِّنْ نُّوْرٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَاْسِيْ سَاطِعًا حَتّٰى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَآئِلِ النُّبُوَّةِ)

عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے سر سے نور کا ایک ستون اٹھتے ہوئے دیکھا ہے جو شام میں جا کر ٹھہر گیا ہے۔ ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں بیان کیا ہے۔

۶۰۲۲/۱۶ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ اِلٰى

ابو الدرداءؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے اجتماع کی جگہ غوطہ میں روز جنگ ہے۔ وہ ایک شہر کی جانب ہے جس کا نام

جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهٗ دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

دمشق ہے وہ سب شہروں سے بہتر ہے۔
(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

۶۰۲۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَاْتِيْ مَلِكٌ مِّنْ مُّلُوْكِ الْعَجَمِ فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عبدالرحمٰن بن سلیمان سے روایت ہے۔ فرمایا ایک عجمی بادشاہ آئے گا وہ سب شہروں پر غالب آجائے گا سوا دمشق کے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس امت کے ثواب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۶۰۲۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَكُمُ

ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا دوسری امتوں کی نسبت جو گزر چکی ہیں تمہاری مدت عمر اس زمانہ کے مقدار ہے جو عصر سے لے کر غروب آفتاب تک ہوتا ہے۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس طرح پر ہے کہ ایک آدمی نے کچھ لوگوں کو کام پر لگایا اور کہا آدھے دن تک کون میرا کام کرتا ہے میں اس کو ایک ایک قیراط دوں گا۔ یہود نے ایک ایک قیراط پر نصف دن کام کیا۔ پھر اس نے کہا نصف دن سے عصر کی نماز تک کون ایک ایک قیراط پر کام کرتا ہے۔ عیسائیوں نے نصف دن سے لیکر عصر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر اس نے کہا عصر کی نماز سے لیکر مغرب تک کون ہے جو کام کرتا ہے اس کو دو قیراط ملیں گے۔ تم نماز عصر سے لیکر مغرب تک عمل کر رہے ہو۔ آگاہ رہو تمہارے لیے دوگنا ثواب ہے۔ یہود و نصاریٰ اس بات پر ناراض ہوگئے۔ کہنے لگے ہم نے کام زیادہ کیا ہے اور ہم کو اجرت کم دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تمہارے حق سے کچھ کم کیا ہے۔ وہ کہنے لگے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَآءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

یہ میرا فضل ہے۔ جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۶۰۲۵/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَّكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے میرے محبوب ترین لوگ وہ ہیں جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ وہ آرزو کرینگے کہ اپنے اہل وعیال کے بدلہ میں مجھے دیکھیں۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۶۰۲۶/۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میری امت میں سے ایک جماعت اللہ کے حکم کے ساتھ قائم رہے گی۔ ان کی جو مدد چھوڑ دے گا یا ان کی مخالفت کریگا ان کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا امر آئے گا وہ اس حالت پر ہونگے۔
(متفق علیہ)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ اَنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ۔

انس کی حدیث کے الفاظ ہیں اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ کتاب القصاص میں ذکر کی جا چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۶۰۲۷/۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی مراد بارش کی مانند ہے۔ یہ نہیں معلوم کیا جا سکتا کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۶۰۲۸/۵ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ اَوْ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ يَّكُوْنَ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَّاَعْمَقَهَا عُمْقًا وَّاَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِیُّ وَسْطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ اَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

۶۰۲۹/۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَيْكُمْ اِيْمَانًا قَالُوا الْمَلٰٓئِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوْا فَالنَّبِيُّوْنَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْیُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَیَّ اِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَّكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُّؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا۔

تیسری فصل

جعفرؓ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم خوش ہوؤ اور خوش ہوؤ میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے۔ یہ نہیں جانا جاتا اس کا اول بہتر ہے یا آخر یا اسکی مثال باغ کی مانند ہے۔ اس سے ایک سال تک ایک فوج کھلائی گئی۔ پھر ایک فوج ایک دوسرے سال کھلائی گئی۔ شاید کہ جب دوسری فوج کھائے وہ بہت چوڑا اور بہت گہرا اور بہت اچھا بن جائے۔ وہ امت کیسے ہلاک ہو جس کے اول میں میں ہوں مہدی اسکے وسط میں اور مسیحؑ اس کے آخر میں ہے لیکن اسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی۔ ان کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(رزین)

عمروؓ بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کونسی مخلوق تمہاری طرف ایمان کے لحاظ سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ انہوں نے کہا فرشتے۔ آپ نے فرمایا اور ان کے لیے کیا ہے وہ ایمان نہ لائیں جبکہ وہ اپنے رب کے پاس ہیں۔ انہوں نے کہا پیغمبر آپ نے فرمایا ان کو کیا ہے وہ ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر وحی نازل کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا پس ہم آپ نے فرمایا تمہارے لیے کیا ہے کہ تم ایمان نہ لاؤ جبکہ میں تم میں موجود ہوں۔ راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مخلوق میں سے میرے نزدیک پسندیدہ ایمان ان لوگوں کا ہے جو میرے بعد پیدا ہونگے مصحف پر ایمان لائیں گے اس میں کتاب ہوگی۔ اس میں جو کچھ ہے اسکے ساتھ ایمان لائیں گے۔

۶۰۳۰ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ أَهْلَ الْفِتَنِ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

عبدالرحمٰن بن علاء حضرمی سے روایت ہے کہ مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا اس امت کے آخر میں ایک جماعت ہوگی اس کو پہلے لوگوں کا اجر و ثواب ہوگا۔ نیکی کا وہ حکم دینگے برائی سے روکیں گے۔ خلاف شرع کام کرنیوالوں (اہل فتنہ) سے لڑائی کرینگے۔ روایت کیا ان دونوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۶۰۳۱ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لِمَنْ رَآنِيْ وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَّمْ يَرَنِيْ وَآمَنَ بِيْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ابوامامہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ کو دیکھا ہے اس کے لیے مبارک اور خوشی ہو اور جس شخص نے مجھ کو نہیں دیکھا لیکن ایمان لایا ہے سات بار مبارک اور خوشی ہو۔ (احمد)

۶۰۳۲ وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ جُمُعَةَ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا أَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَّكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

ابن محیریز سے روایت ہے میں نے ابوجمعہ سے کہا جو ایک صحابی ہے ہم کو ایک حدیث بیان کرو جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں میں تم کو ایک عمدہ حدیث بیان کرتا ہوں۔ ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کا کھانا کھایا ہمارے ساتھ ابوعبیدہ بن جراح بھی تھے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ہم سے بڑھ کر بھی کوئی بہتر ہوسکتا ہے۔ ہم اسلام لائے، آپ کے ساتھ ملکر جہاد کیا۔ آپ نے فرمایا ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے، میرے ساتھ ایمان لائیں گے اور انہوں نے مجھ کو دیکھا نہیں۔ روایت کیا اسکو احمد اور دارمی نے اور روایت کیا رزین نے ابوعبیدہ سے اس کے قول یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا آخر تک ذکر کیا ہے۔

وَرَوٰى رَزِيْنٌ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا إِلٰى آخِرِهٖ۔

۶۰۳۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معاویہ بن قرہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

جب شام کے رہنے والے تباہ ہو جائیں تم میں کوئی بھلائی نہ ہوگی۔ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ مدد کیے گئے ہونگے۔ ان کی مدد جو شخص چھوڑ دے ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ ابن مدینی نے کہا اس سے مراد محدثین ہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۳۴/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے میری امت سے خطا اور نسیان اور جس کام میں ان پر زبردستی کی جائے معاف کر دیا ہے۔ (روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور بیہقی نے)

۶۰۳۵/۱۲ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ أَنْتُمْ تُتِمُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

بہز بن حکیم اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق فرمایا کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تم ستر امتوں کو پورا کرتے ہو تم اللہ تعالیٰ کے ہاں ان سب میں سے بہتر اور گرامی قدر ہو۔

روایت کیا اس کو ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے تاج کمپنی لمیٹڈ کو صحیح بخاری شریف کی طباعت و اشاعت کے بعد احادیث کی دوسری مقبول و مشہور کتاب مشکوٰۃ المصابیح کی طباعت و اشاعت کی توفیق بخشی۔ اللہ رب العزت تاج کمپنی کی ان مساعیٔ جمیلہ کو قبول فرما کر مزید اپنے کلام اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو پوری دنیا تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

انتظامیہ تاج کمپنی لمیٹڈ پاکستان

کراچی لاہور راولپنڈی

تاج کمپنی کے انمول ہیرے

- قرآن مجید مع ترجمہ از حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ (جو اردو زبان میں پہلا بامحاورہ ترجمہ ہے) حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن۔
- قرآن مجید مع ترجمہ از حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ (جو اردو زبان میں واحد لفظی ترجمہ ہے) حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن۔
- قرآن مجید مع ترجمہ از شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ۔ حاشیہ پر تفسیر عثمانی از حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی مرحوم۔ بڑی تقطیع۔
- قرآن مجید مع ترجمہ از شمس العلماء مولانا حافظ نذیر احمد دہلوی مرحوم (عام فہم دل نشین ترجمہ بامحاورہ)۔
- قرآن مجید مع ترجمہ از حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ۔ حاشیہ پر مکمل تفسیر بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانویؒ۔
- قرآن مجید مع ترجمہ از مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی مرحوم (بہت رواں و سلیس ترجمہ)۔
- قرآن مجید مع ترجمہ از حضرت مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم۔ حاشیہ پر مکمل تفسیر ماجدی۔ جدید تعلیم یافتہ حضرات کیلئے بے بہا تحفہ۔
- قرآن مجید مع ترجمہ از اعلیٰحضرت مولانا شاہ محمد احمد رضا خان بریلویؒ۔ حاشیہ پر مکمل تفسیر نعیمی از مولانا مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی مرحوم۔
- قرآن مجید مع ترجمہ انگریزی از محمد مارماڈیوک پکتھال۔ انگریزی زبان میں بہت آسان اور عام فہم ترجمہ۔
- قرآن مجید مع ترجمہ و تفسیر بزبان انگریزی۔ از مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم۔ (انگریزی داں حضرات میں بہت مقبول ہے)۔
- قرآن مجید مع ترجمہ اردو و انگریزی از مولانا فتح محمد خان جالندھری مرحوم و محمد مارماڈیوک پکتھال مرحوم (دونوں ترجمے بہت مقبول ہیں)
- قرآن مجید مع ترجمہ فارسی۔ از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ (برصغیر میں فارسی کا واحد ترجمہ)۔
- قرآن مجید مع ترجمہ سندھی۔ از حضرت مولانا تاج محمود امروٹی رحمۃ اللہ علیہ۔ (سندھی زبان میں مقبولِ عام ترجمہ)۔
- قرآن مجید مع ترجمہ گجراتی۔ از حضرت مولانا عبدالرحیم سورتی مرحوم۔ (گجراتی زبان میں مقبولِ عام ترجمہ)۔
- **بےمثال و بےنظیر قرآن مجید:** ایک انتہائی حسین و جمیل یادگار و انمول تحفہ۔ اصل آرٹ پیپر پر آٹھ رنگوں میں سنہری طباعت۔
- **قرآن مجید مع ترجمہ کشمیری از مولانا محمد احمد مقبول سبحانی الکشمیری تفسیر از مفتی سید محمد ضیاء الحق بخاری مفتی کشمیر**
- **صحیح بخاری شریف:** جلد اوّل تا جلد ہم۔ (۹ جلدوں میں مکمل ترجمہ مع شرح) از علامہ وحید الزمان مرحوم۔
- **مشکوٰۃ شریف جلد اوّل تا جلد سوئم تین جلدوں میں مکمل آسان ترجمہ کیساتھ از مولانا عبدالعلیم علوی۔**

علاوہ ازیں بلا ترجمہ قرآن مجید چھوٹی سے چھوٹی تقطیع سے لیکر بڑی سے بڑی تقطیع تک، بے شمار اقسام کے دستیاب ہیں۔ نیز پنجسورہ یازدہ سورہ، مجموعۂ وظائف، دلائل الخیرات، مناجات مقبول، سیرت رسولِ پاکؐ پر متعدد کتب، اسلامی تاریخ اور بچوں کے لئے بہترین کتب ——— مکمل فہرستِ مطبوعات مفت طلب کریں۔

تاج کمپنی لمیٹڈ — منگھوپیر روڈ پوسٹ بکس نمبر ۵۳۰ کراچی۔ ریلوے روڈ لاہور۔ لیاقت روڈ راولپنڈی

تاج کمپنی لمیٹڈ

کے مطبوعہ قرآن کریم

بفضلہ ہر قسم کی غلطیوں سے مُبرّا



بخاری شریف

اور دیگر

اسلامی

مطبوعات

دُنیا

بھر میں

بے مثل

اور

بینظیر

ہیں

ان پر تلاوت

کر کے آنکھوں میں نور اور دِل میں سرُور

پیدا ہوتا ہے

عمدہ کاغذ۔ دیدہ زیب طباعت مضبوط جلد بندی